علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کے تذکار پر ایک حسین جامع کتاب



محسنِ اہلسنّت

مُصنّف: محمد عبدالستار طاہر

رضا دار الاشاعت ۔ لاہور

مُحسنِ اہل سُنّت

شیخ الحدیث علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری

مصنف:

محمد عبد الستار طاہر

رضا دار الاشاعت، ۲۵ نشتر روڈ، لاہور

نام کتاب	احوال و آثار علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری (شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ لاہور)
مرتب	محمد عبدالستار طاہر مسعودی
نظر ثانی	علامہ محمد منشا تابش قصوری
پروف ریڈنگ	محمد عبدالستار طاہر مسعودی
کمپوزنگ باہتمام	ملک محمد سعید مسعودی مجاہد آبادی
کمپوزنگ	عرفان احمد' لاہور
صفحات	۳۲۸
تعداد	۱۱۰۰
سن اشاعت	ربیع الاول ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۹ء
مطبع	
ناشر	رضا دارالاشاعت' لاہور
قیمت	۱۲۰ روپے

ملنے کے پتے

۱۔ رضا دارالاشاعت ۲۵ نشتر روڈ' لاہور

۲۔ مکتبہ قادریہ' داتا دربار مارکیٹ' لاہور

انتساب

مسعود ملت حضرت قبلہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب

دامت برکاتہم العالیہ کے نام

جو اس ظلمت کدہ میں سراپا اجالا ہیں

اور

جن کے حکم پر احقر کو یہ تذکرہ مرتب کرنے کی سعادت حاصل ہوئی

والحمد للہ علی ذالک

طاہر

ترتیب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابتدائیہ

سنا تھا ان کے وقت میں بڑی برکت ہے۔ اس شنید کو جب دید نے پایا تو تصدیق ہو گئی کہ ہاں واقعی یہ سچ ہے ----- علامہ شرف قادری صاحب کو جب بھی پایا مصروف، بے حد مصروف، تدریس میں مصروف، تقریر میں مصروف، تحریر میں مصروف، گویا لکھنا پڑھنا تو ان کا اوڑھنا بچھونا ہے ان کے شب و روز کا تین چوتھائی علم دین میں ہی بسر ہوتا ہے ---- تحریر میں ان کی مصروفیت ایسی ہے کہ وقت گزرنے کا احساس نہیں ہوتا ----- ان تمام مصروفیات کے باوجود یوں بھی لگتا ہے جیسے شرف صاحب بالکل مصروف نہ ہوں، وہ ایسے کہ جب بھی انہیں ملیں تو اتنی محبت سے، اتنے تپاک سے، اتنے پیار سے ملتے ہیں جیسے سارا خلوص آپ ہی کے لئے ہے ----- شرف صاحب سے ملنا بھی ایک شرف ہے ----- ان کے نیاز بھی سعادت سے کم نہیں ----- انہیں مل کر یوں محسوس ہوتا ہے جیسے دنیا میں سراپا اسلام ابھی باقی ہیں، جن کے دم قدم سے اسلام کی رونق ہے۔

وہ عاشقوں کے عاشق ہیں، اسی لئے تو عاشق رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) امام الافاضل احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ العزیز کے نظریات و افکار کی ترویج و اشاعت کو زندگی کا مشن بنا رکھا ہے ----- وہ بیعت ہوئے تو اعلیٰ حضرت کے خلیفہ ابو البرکات علامہ سید احمد قادری سے، انہوں نے اپنی قلمی زندگی کا آغاز بھی امام احمد رضا کی فارسی کتاب "الحجتہ الفائحہ" کے اردو ترجمہ سے کیا ---- بلکہ اشاعتی سفر کا نکتہ آغاز بھی امام احمد رضا ہی ہیں ----- مرکزی مجلس رضا، لاہور کے ساتھ ساتھ سنی رائٹرز گلڈ سے بھی ایک عمر ساتھ رہا ----- ۱۹۸۷ء سے رضا اکیڈمی لاہور ----- ۱۹۹۱ء سے رضا دار الاشاعت، لاہور کی سرپرستی اسی سلسلہ محبت کا مظہر ہے۔ وہ جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور سے عالم شباب سے وابستہ

ہیں۔ اور یہ پیوستگی پیرانہ سالی میں بھی قائم ہے ---- جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور میں فروغ رضویات کے سلسلے میں سرگرم عمل ادارہ "رضا فاؤنڈیشن" کے معتمد خاص بھی ہیں۔ جو "فتاوی رضویہ" کی تخریج و ترجمہ اور جدید انداز پر تدوین کے ساتھ اشاعت کے لئے ہمہ تن کوشاں ہے ---- اس ادارہ کی کوششیں ۱۹۹۰ء سے ۱۹۹۸ء تک فتاوی رضویہ جدید کی چودہ جلدوں کی صورت میں منظر عام پر آچکی ہیں۔ اور سفر ہے کہ رواں دواں ہے -----

گزشتہ ربع صدی سے فروغ و اشاعت رضویات کے لئے اپنا تن من دھن تو سیدی مرشدی و مولائی حضرت مسعود ملت قبلہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ بھی وقف کئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے امام احمد رضا کے نام اور کام کو بزم کونین کی ہر گلی ہر کوچہ تک اس انداز سے پھیلایا کہ قریہ قریہ سلام رضا سے گونجنے لگا۔

مصطفی جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

اندرون ملک ہو یا بیرون ملک' بین الاقوامی سطح پر پیغام رضا عام ہو چکا ہے۔ شاید ہی کوئی خطہ ایسا ہو جو قبلہ ڈاکٹر صاحب کی محبتوں اور عنایتوں کی خوشبو سے سرشار نہ ہوا ہو ----- احقر تحدیث نعمت کے طور پر عرض کرتا ہے کہ قبلہ ڈاکٹر صاحب کے حوالے سے کام کرنے کی سعادت بھی اس احقر کے نصیب میں آئی ---- **ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء**

ایک روز دیوانہ و مستانہ مسعود ملت برادرم ملک محمد سعید صاحب مجاہد آبادی (اللہ تعالی اپنے حبیب پاک کے صدقے انہیں اس محبت میں فراوانی بے پایاں' استقامت دوام اور صحت و تندرستی عطا فرمائے۔ آمین!) کے ہمراہ محترم بزرگوار حضرت العلامہ شرف قادری صاحب کی زیارت کے لئے حاضر ہوئے۔ آپ نے "تذکار مسعود ملت" کے لئے اپنا گراں قدر مقالہ مرحمت فرمایا۔ اور "تذکار مسعود ملت" کے بارے میں مساعی دیکھ کر مسکراتے ہوئے فرمایا۔

"عبدالستار صاحب ڈاکٹر صاحب پر بڑا کام کر رہے ہیں"۔

برادرم سعید صاحب نے لقمہ دیا۔

"حضرت! آپ نے بھی ماشاء اللہ دین کی بہت خدمت کی ہے' آپ پر بھی کام ہونا چاہیے"۔

علامہ صاحب فرمانے لگے۔

"ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کو عبدالستار طاہر جیسا تو جوان مل گیا ہے' جوان پر شب و روز کام کر رہا ہے ---- کبھی ہمیں بھی کوئی عبدالستار طاہر مل گیا تو شاید آپ کی خواہش پوری ہو جائے"۔

ایسی بلند پایہ علمی شخصیت کے لبوں سے یہ ستائشی کلمات سن کر میرا ڈھیروں خون بڑھ گیا۔ اور شکر بجا لایا' اس میں میرا تو کوئی کمال نہیں' یہ تو میرے بزرگوں کی نگہ التفات و انتخاب ہے' کہ اپنے پیر گھرانے کی خدمت کے لئے اس خاکسار کو چن لیا ---- واپسی پر برادرم ملک سعید صاحب کہنے لگے۔

"عبدالستار صاحب! آپ شرف صاحب پر بھی کچھ کام کر ڈالیں"۔

میں نے کہا:

"بھائی! اپنے شب و روز آپ کے سامنے ہیں ---- خدا کو اگر منظور ہوا تو شاید کچھ کر سکوں' سردست تو کچھ نہیں ہو سکتا' مشکل ہے --- ۔ خدا کرے انہیں کوئی کام کرنے والا مل ہی جائے"۔

یوں بات آئی گئی ہو گئی -----

قبلہ حضرت مسعود ملت گزشتہ سال ۱۹۹۷ء کے آخر میں مسلسل تین چار ماہ سخت علیل رہے۔ ڈاکٹروں نے لکھنے پڑھنے سے یکسر روک دیا' کہ ذہن پر کسی قسم کا بار نہ ہو ---- اسی دوران پروفیسر فیاض احمد خاں کاوش صاحب میرپور خاص سے قبلہ ڈاکٹر صاحب کی عیادت کے لئے کراچی آئے۔ واپسی پر انہوں نے برادرم سعید صاحب کے نام ۸ دسمبر ۱۹۹۷ء کو خط لکھا جس میں قبلہ حضرت صاحب کی صحت و تندرستی کی نوید سنائی اور ساتھ یہ بھی

لکھا:

"دیگر یہ کہ حضرت نے اپنی اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ -----
علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب کی سوانح مرتب ہونی چاہئے۔ حضرت کی اس خواہش کا احترام کرتے ہوئے میں نے اپنی سی کوشش کی تھی۔ جس کی رپورٹ حضرت کو پیش کی' اس پر حضرت نے فرمایا' ----- "لاہور میں مستقل رہائش پذیر کوئی امیب اس کام کو بطریق احسن انجام دے سکتا ہے۔ اگر محمد عبدالستار طاہر صاحب یہ کام کریں تو بہتر طریقے سے انجام دے سکتے ہیں"۔

یوں بالآخر دست غیب سے یہ قرعہ احقر ہی کے نام نکلا ----- قبلہ حضرت صاحب کی خواہش کے احترام کے پیش نظر جو بن پایا' جو مل سکا' پیش خدمت ہے۔ ۹ فروری ۹۸ء تا ۲۴ مئی ۹۸ء کی کارگزاری "احوال و آثار فاضل لاہوری علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری" کی صورت میں آپ کے سامنے ہے۔ اس میں میرا کوئی کمال نہیں' کوئی ہنر نہیں' کوئی فن نہیں ----- یہ سب کا سب میرے ولی نعمت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی نظر عنایت کا مظہر ہے۔

گر قبول افتد زہے عزو شرف

چلتے چلتے علامہ شرف صاحب کے رفقاء و تلامذہ و متوسلین کی خدمت میں گزارش ہے کہ انہیں چاہیے کہ ان کے فکر و فن اور شخصیت کے حوالے سے لکھیں۔ اور ان کی حیات ظاہری میں لکھ کر انہیں خراج تحسین پیش کریں۔ چند موضوعات ترغیب و تحریک کے لئے پیش خدمت ہیں:

☆ علامہ شرف قادری ----- فکر و فن اور شخصیت
☆ علامہ شرف قادری رفقاء کی نظر میں
☆ علامہ شرف صاحب کا تلامذہ سے برتاؤ

☆ علامہ شرف صاحب کے تلامذہ
☆ شرف صاحب بحیثیت مدرس
☆ شرف صاحب بحیثیت مفتی
☆ شرف صاحب بحیثیت مصنف
☆ شرف صاحب بحیثیت مترجم
☆ شرف صاحب بحیثیت طالب علم
☆ شرف صاحب بحیثیت انشاء پرداز
☆ شرف صاحب بحیثیت مقرر / خطیب
☆ شرف صاحب بحیثیت ناشر
☆ شرف صاحب بحیثیت مربی
☆ شرف صاحب اپنی تحریروں کے آئینے میں
☆ شرف صاحب اپنے خطوط کے آئینے میں [1]۔

ان کی پرت در پرت جگمگاتی شخصیت کے بے شمار پہلو ہیں' جن پر لکھا جانا چاہیے۔ بلکہ مذکورہ بالا عنوانات پر لکھ کر یا لکھوا کر اہلسنت کے موقر رسائل کو ان کی شخصیت پر خصوصی نمبرز شائع کرنا چاہئیں۔

حضرت علامہ شرف قادری صاحب مدظلہ العالی کی سوانح مرتب کرنے کے دوران راقم کو ان کی درج ذیل کتب بھی ترتیب دینے کا شرف حاصل ہوا ہے:۔

☆ معارف امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔[2]
☆ لمعات امام ربانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔[3]

۱۔ ایک ماہنامہ کے مدیر نے آپ کے مکاتیب پر ایک خصوصی اشاعت نکالنے کا عندیہ ظاہر کیا ہے۔ طاہر
۲۔ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے محررہ مقالات کا مجموعہ
۳ حضرت شیخ احمد سرہندی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے محررہ مقالات کا مجموعہ

☆ مقالات رضویہ[4]

☆ مقدمات رضویہ[5]

☆ آئینہ شرف[6]

☆ تذکار شرف[7]

اول الذکر دو تو زیر طبع ہیں۔ یہ تذکرہ یقیناً "کبھی پایہ تکمیل تک نہ پہنچ پاتا" مولیٰ پاک کی رحمتوں' عنایتوں اور توفیق کے ساتھ ساتھ اگر ان احباب کا بھرپور تعاون نہ حاصل ہوتا:

☆ محترم بزرگوارم علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ

☆ محترم بزرگوارم علامہ محمد منشاتابش قصوری مدظلہ

☆ فاضل نوجوان محترم برادرم ملک محمد سعید مسعودی مجاہد آبادی

☆ فاضل نوجوان برادرم مولانا مشتاق احمد قادری

سراپا سپاس ہوں ان سب کا' جن کی محبتوں سے یہ سب ممکن ہو سکا۔ مولیٰ تعالیٰ ہم سب کی ان مخلصانہ مساعی کو اپنی بارگاہ عالیہ جلیلہ میں قبول و منظور فرمائے اور ہمارے ممدوح فاضل لاہوری حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری دامت برکاتہم العالیہ کو اور توانائیاں عطا فرمائے کہ دین متین کی اور بھی خدمت کر سکیں۔ (انہوں نے یہ درد' یہ ورثہ اپنی اولاد میں منتقل کر دیا ہے' اللھم زد فزد) آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیہ وسلم۔

خاکپائے صاحبدلاں

محمد عبدالستار طاہر

ہجویری کلاتھ ہاؤس مین روڈ پیر کالونی۔ والٹن لاہور کینٹ۔ کوڈ نمبر ۵۴۸۱۰

۴۔ امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے حوالے سے محررہ مقالات کا مجموعہ

۵۔ امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے حوالے سے محررہ مقدمات کا مجموعہ

۶۔ مختلف کتب پر محررہ کثیر التعداد مقدمات و تقریظات کا مجموعہ

۷۔ علامہ شرف قادری مدظلہ کے حوالے سے محررہ دستیاب سوانحی مقالات کا مجموعہ

تقدیم

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

فاضل جلیل علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری زید لطفہ بہت سی خوبیوں کے مالک ہیں۔ علم و فضل کے باوجود بہت ہی سادہ' منکسر المزاج اور ملنسار ہیں۔ حرص و ہوس سے پاک ہیں۔ سنی حنفی ہیں اور مسلک مجدد دین و ملت کے پابند ہیں۔ مسائل میں اکابر اہل سنت و جماعت کے پیرو ہیں' اس لئے آپ کی شخصیت کے بارے میں علماء میں کوئی اختلاف نہیں۔ آپ کا عمل اس حدیث پاک پر ہے۔ البو کنتہ یہ اکاہو کم۔۔۔۔۔۔ یہی محتاط اور محفوظ راستہ ہے۔ علامہ شرف صاحب اپنی نگارشات میں دلائل و شواہد سے اہل سنت و جماعت کی حقانیت کو ثابت کرتے ہیں۔ اور کسی ایسی تحقیق میں نہیں الجھتے جس سے اہل سنت و جماعت میں افتراق کی راہ ہموار ہو۔۔۔۔ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ نے احیاء سنت کے لیے بھی اپنے مخلصین کو یہ ہدایت کی کہ سنت کو اس طرح زندہ کیا جائے کہ کسی قسم کا فساد نہ پھیلے۔ کار تبلیغ و ارشاد نہایت ہی دشوار ہے۔۔۔ اکثر علماء میں سیاست کی جھلک نظر آتی ہے مگر علامہ شرف صاحب کی تحقیق اور تحریر و تقریر میں فقیر کو کوئی سیاست نظر نہیں آتی۔ وہ اپنے کام سے کام رکھتے ہیں اور شب و روز دین و مسلک کی خدمت میں لگے رہتے ہیں۔

علامہ شرف صاحب متعدد دینی مدارس سے منسلک رہے اور درس و تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے۔ آج کل جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور میں شیخ الحدیث ہیں' اور یہاں ایک عرصے سے درس و تدریس کا سلسلہ جاری ہے۔ جامعہ نظامیہ رضویہ مدارس اہل سنت و جماعت کے مدارس عربیہ میں نہایت ہی ممتاز ہے اور اس امتیاز کا سہرا جامعہ کے منتظم و مہتمم علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی مدظلہ العالی کے سر ہے' جو سراپا عمل ہیں' فقیر جب بھی یہاں حاضر ہوا' استاد و شاگرد سب ہی کو مصروف پایا۔ یہ دارالعلوم ہمارے کالج اور یونیورسٹی کے طلبہ و اساتذہ کے لیے ایک مثال ہے' جو وقت کو بے دریغ ضائع کرتے ہیں۔

علامہ شرف صاحب درس و تدریس کے علاوہ تصنیف و تالیف سے بھی شغف رکھتے ہیں۔ اور طباعت و اشاعت کی ذمہ داریاں اس پر مستزاد ہیں۔ وہ زندگی سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہیں۔ وہ اہل سنت و جماعت کے ان چیدہ محققین میں ہیں جن پر اعتماد کیا جا سکتا ہے۔ علامہ شرف صاحب اہل سنت کے ممتاز قلمکار ہیں جنھوں نے تقریر سے زیادہ لوح و قلم کی طرف توجہ فرمائی۔ آپ کا علمی فیضان ملک و بیرون ملک جاری و ساری ہے۔

تقریباً ۲۲ سال پہلے علامہ شرف صاحب سے فقیر کا رابطہ ہوا جب وہ "تذکرہ اکابر اہل سنت" (مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء) قلم بند فرما رہے تھے۔ محسن اہل سنت جناب حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ اس تعلق کے محرک تھے۔ الحمدللہ یہ مخلصانہ تعلق روز بروز بڑھتا ہی جاتا ہے۔ علامہ شرف صاحب پاک و ہند کے ان علماء میں ہیں جن سے فقیر کی ملاقات یا مراسلت رہتی ہے۔ اور جن سے فقیر استفادہ بھی کرتا ہے۔ علامہ شرف صاحب نے کبھی فقیر کی بات نہیں ٹالی اور جو علمی کام سپرد کیا پورا کر کے عنایت فرمایا۔ اس سے آپ کی مخلصانہ محبت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ فقیر پر ہمیشہ کرم فرماتے ہیں----

علامہ شرف صاحب کی جتنی قدر کی جانی چاہئے تھی' اس قدر نہ کی جا سکی مگر بقول تھامس کارلائل' مقاصد جلیلہ کا حاصل ہو جانا ہی بجائے خود انعام ہے---- قرآن کریم میں ارشاد فرمایا'---- سچ فرمایا' حق فرمایا----

الیہ یصعد الکلم الطیب و العمل الصالح یرفعہ (۱۰/فاطر/۳۵)

اچھی باتیں اس کریم کی طرف بلند ہو کر رہتی ہیں اور اچھے کام ان کو اور بلند کر دیتے ہیں ----اور پھر تمغہ محبت عطا فرمایا جاتا ہے:

سیجعل لھم الرحمن ودا (۹۶/ مریم/۱۹)

اس میں شک نہیں علامہ شرف صاحب کی خدمات جلیلہ کو اس کریم نے قبول فرمایا اور اپنے کرم سے تمغہ محبت عطا فرمایا----

ماشاء اللہ علامہ شرف صاحب کی اولاد بھی لائق ہے۔ آپ کے صاحبزادے مولانا ممتاز احمد سدیدی بین الاقوامی یونیورسٹی' اسلام آباد سے فارغ ہو کر آج کل جامعہ ازہر' قاہرہ میں تحقیق کر رہے ہیں۔ انھوں نے فقیر کے بعض مقالات کا عربی میں ترجمہ بھی کیا ہے۔

عادات و اخلاق میں اپنے والد ماجد کا عکس جمیل معلوم ہوتے ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ صاحبزادگان کو دارین میں سرفراز فرمائے۔ آمین!

علامہ شرف صاحب جیسے جلیل القدر عالم' استاد محقق و قلمکار کا حق تھا کہ ان کی سوانح مرتب کی جاتی۔ الحمدللہ یہ کام برادرم جناب محمد عبدالستار طاہر صاحب زید مجدہٗ نے بحسن و خوبی انجام دیا اور سوانح میں جزئیات تک کو سمیٹ لیا۔ مولیٰ تعالیٰ ان کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین!

برادرم محمد عبدالستار طاہر صاحب میں تلاش و جستجو کا مادہ ہے' وہ اپنے روزگار سے بے پرواہ ہو کر تحقیق میں مصروف ہو جاتے ہیں اور ایسے کام کر گزرتے ہیں جن کو دیکھ کر اہل علم بھی حیران ہوتے ہیں۔ وہ بے لوث ہیں اور ان کا انعام ان کے علمی مقاصد کی تکمیل ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی غیب سے مدد فرمائے اور ان کی علمی خدمات کو مقبول و مشکور فرمائے۔ آمین! بجاہ سید المرسلین رحمۃ للعالمین وعلی آلہ وازواجہ واصحابہ وسلم

احقر

محمد مسعود احمد عفی عنہ
کراچی ---- سندھ
اسلامی جمہوریہ پاکستان

۴/جمادی الاولیٰ ۱۴۱۹ھ
۲۸/اگست ۱۹۹۸ء
یوم جمعۃ المبارک

حیات علامہ شرف قادری ---ایک نظر میں

از محمد عبد الستار طاہر

۱۔ ولادت باسعادت بمقام مرزا پور ضلع ہوشیار پور	۲۴/شعبان ۱۳۶۳ھ / ۱۳/اگست ۱۹۴۴ء
۲۔ قیام پاکستان پر تین سال کی عمر میں لاہور ہجرت کی	۱۹۴۷ء
۳۔ شفیق ترین ہستی ماں جی "جنت بی بی" کا وصال	۱۹۴۸ء
۴۔ ایم سی پرائمری سکول انجمن شیڈ' لاہور سے پرائمری تعلیم کا آغاز	۱۹۵۱ء
۵۔ چھوٹی ہمشیرہ کا وصال	۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۱ھ / ۷ر مارچ ۱۹۵۲ء بروز جمعہ
۶۔ تکمیل پرائمری تعلیم	۱۹۵۵ء
۷۔ جامعہ رضویہ' فیصل آباد میں داخلہ لیا اور شیخ الحدیث مولانا محمد سردار احمد چشتی قادری سے منطق کا ابتدائی رسالہ "صغریٰ" پڑھا	شوال ۱۳۷۴ھ / ۱۹۵۵ء
۸۔ دار لعلوم ضیا شمس الاسلام' سیال شریف میں داخلہ لیا۔ وہاں مولانا صوفی حامد علی سے "نحو میر" کا درس لیا۔	۲۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۶ھ / ۲ر جنوری ۱۹۵۷ء
۹۔ جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور میں داخلہ لیا یہاں مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی' مولانا غلام رسول رضوی' مولانا شمس الزماں قادری وغیرہم سے استفادہ کیا	شوال ۱۳۷۶ھ / مئی ۱۹۵۷ء تا اکتوبر ۱۹۶۱ء
۱۰۔ والد صاحب رابعہ بی بی رحمہما اللہ تعالیٰ کی حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد علیہ الرحمہ سے بیعت	۱۸ جمادی الآخرہ ۱۳۷۸ھ / ۳۰ر دسمبر ۱۹۵۸ء
۱۱۔ جامعہ مظہریہ امدادیہ' بندیال میں داخلہ لیا اور استاذ الاساتذہ مولانا عطا محمد بندیالوی چشتی گولڑوی مدظلہ اور علامہ محمد محمد اشرف سیالوی مدظلہ سے استفادہ کیا	ربیع الثانی ۱۳۸۰ھ / ۱۹۶۱ء

۱۲۔ شادی خانہ آبادی	۱۳/ شوال ۱۳۸۲ھ ۱۰ / مارچ ۱۹۶۳ء بروز اتوار
۱۳۔ سند فضیلت (تحصیل علوم سے فراغت)	۱۳۸۲ھ / ۱۹۶۳ء
۱۴۔ جامعہ نعیمیہ' لاہور' سے تدریسی زندگی کا آغاز	شوال ۱۳۸۴ھ / مارچ ۱۹۶۵ء
۱۵۔ جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور میں آغاز تدریس	شوال ۱۳۸۵ھ / ۱۹۶۶ء
۱۶۔ ولادت صاحبزادہ ممتاز احمد سدیدی	۲۴/ شعبان ۱۳۸۶ھ / ۸ / دسمبر ۱۹۶۶ء جمعرات
۱۷۔ دار العلوم محمدیہ غوثیہ' بھیرہ شریف میں ڈیڑھ ماہ (نصف شعبان اور پورا رمضان المبارک) تدریس	دسمبر ۱۹۶۶ء اور نصف جنوری ۱۹۶۷ء
۱۸۔ مکتبہ رضویہ انجمن شیڈ' لاہور کا قیام	۱۹۶۷ء
۱۹۔ دار العلوم اسلامیہ رحمانیہ' ہری پور ہزارہ میں مفتی اور صدر مدرس کی حیثیت سے چار سال خدمات	۱۳۸۸ھ / ۱۹۶۸ء تا ۱۹۷۱ء
۲۰۔ رسالہ "حسن الکلام فی مسئلہ القیام" کی ہری پور سے اشاعت	۱۹۶۸ء
۲۱۔ ہری پور ہزارہ میں جمعیت علمائے سرحد پاکستان کا قیام	۱۹۶۹ء
۲۲۔ رسالہ "غایۃ الاحتیاط فی جواز حیلۃ الاسقاط" کی ہری پور سے اشاعت	۱۹۶۹ء
۲۳۔ امام احمد رضا کے فارسی رسالہ "الحجۃ الفائحہ" کا ترجمہ اور "اتیان الارواح" کی ہری پور سے اشاعت	۱۹۶۹ء
۲۴۔ "یاد اعلیٰ حضرت" کی ہری پور ہزارہ سے اشاعت	۱۹۷۰ء
۲۵۔ امام احمد رضا کا رسالہ "شرح الحقوق" ہری پور سے شائع کیا	۱۹۷۰ء
۲۶۔ حضرت علامہ ابو البرکات سید احمد قادری رضوی علیہ الرحمہ سے سلسلہ عالیہ قادریہ میں شرف بیعت	۱۹/ محرم الحرام ۱۳۹۵ھ ۲۵ / مارچ ۱۹۷۰ء بروز بدھ
۲۷۔ ہری پور ہزارہ میں "یوم رضا" کا آغاز کیا	۱۹۷۱ء
۲۸۔ مدرسہ اسلامیہ اشاعت العلوم' چکوال میں صدر مدرس کی حیثیت سے دو سال کے لئے آغاز کار	۱۳۹۱ھ / دسمبر ۱۹۷۱ء تا ۱۹۷۳ء

۲۹۔ "سوانح سراج الفقہاء" کی مرکزی مجلس رضا' لاہور سے اشاعت	۱۹۷۲ء
۳۰۔ سب سے پہلا مقالہ "علامہ فضل حق خیر آبادی" ماہنامہ ترجمان اہل سنت' کراچی میں شائع ہوا	فروری ۱۹۷۲ء
۳۱۔ چکوال میں "جماعت اہل سنت" کا قیام	۱۹۷۲ء
۳۲۔ چکوال میں "یوم رضا" کا آغاز	۲۷ صفر ۱۳۹۳ھ / ۱۲ مارچ ۱۹۷۲ء
۳۳۔ امام احمد رضا کے رسائل "رادالقحط والوباء' اعزاز اکتناہ" اور "غایۃ التحقیق" کی اشاعت	۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۲ء
۳۴۔ تقریب یوم رضا و فضل حق خیر آبادی' بمقام چکوال	۱۵ صفر ۱۳۹۳ھ / ۲۱ مارچ ۱۹۷۳ء
۳۵۔ جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور میں دوبارہ تدریس کا آغاز	شوال ۱۳۹۳ھ / ۱۹۷۳ء
۳۶۔ مکتبہ قادریہ' لاہور کا قیام	دسمبر ۱۹۷۳ء
۳۷۔ جامع مسجد عمر روڈ' اسلام پورہ سے آغاز خطاب	۱۹۷۴ء
۳۸۔ صدر مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور	۱۳۹۴ھ / ۱۹۷۴ء
۳۹۔ شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور	۱۳۹۵ھ / ۱۹۷۵ء
۴۰۔ "تذکرہ اکابر اہل سنت" کی لاہور سے اولیں اشاعت	۲۶/ رمضان ۱۳۹۶ھ / ستمبر ۱۹۷۶ء
۴۱۔ خسر صاحب قاضی علی بخش علیہ الرحمہ کا انتقال	۱۴ ربیع الثانی ۱۳۹۷ھ / ۲ اپریل ۱۹۷۷ء ہفتہ
۴۲۔ ولادت صاحبزادہ مشتاق احمد قادری	۱۷ جمادی الثانی ۱۳۹۷ھ ۴ جون ۱۹۷۷ء اتوار
۴۳۔ سنی رائٹرز گلڈ کے صدر کی حیثیت سے دو سال کیلئے چناؤ ہوا	۱۱/ شعبان ۱۴۰۰ھ ۲۶ جون ۱۹۸۰ء جمعرات
۴۴۔ تیسرے بیٹے حافظ ثار احمد قادری کی ولادت	۹ ذوالحجہ ۱۳۹۸ھ ۱۰ دسمبر ۱۹۷۸ء اتوار
۴۵۔ "الحدیقۃ الندیہ" پر عربی مقدمہ لکھنے پر علامہ ارشد القادری کا خراج تحسین ۔۔۔۔ مکتوب محررہ بنام	۱۳ فروری ۱۹۷۹ء

۴۶۔ علامہ یوسف نبہانی کی کتاب "الشرف المؤبد" کا اردو ترجمہ "برکات آل رسول" کیا اور شائع بھی کیا — ۱۴۰۰ھ / ۱۹۸۱ء

۴۷۔ پہلی بار حج و زیارات مقدسہ کی سعادت حاصل ہوئی — ۱۴۰۱ھ / ۱۹۸۱ء

۴۸۔ خانوادہ اعلیٰ حضرت سے مولانا ریحان رضا خاں سے اجازت و خلافت ملی — ۵/ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ / ۱۹۸۲ء

۴۹۔ غیر مقلدین کے رد میں لکھی گئی تحقیقی کتاب "اندھیرے سے اجالے تک" کی لاہور سے اشاعت — ۱۹۸۵ء

۵۰۔ غیر مقلدین کی انگریز نوازی کے بارے میں تحقیقی کتاب "شیشے کے گھر" کی لاہور سے اشاعت — ۱۹۸۶ء

۵۱۔ سقوط مرکزی مجلس رضا' لاہور — دسمبر ۱۹۸۶ء

۵۲۔ رضا اکیڈمی' لاہور کی سرپرستی — ۱۹۸۷ء

۵۳۔ وصال پر ملال والدہ ماجدہ رابعہ بی بی — ۱۰/ ذیقعدہ ۱۴۰۷ھ / ۷/ جولائی ۱۹۸۷ء

۵۴۔ سانحہ ارتحال والد ماجد مولوی اللہ دتا علیہ الرحمہ — ۲۵/ شعبان ۱۴۰۹ھ / ۳-اپریل ۱۹۸۹ء

۵۵۔ "ادلہ اہل السنۃ والجماعۃ" مصنفہ سید یوسف سید ہاشم رفاعی کے اردو ترجمہ "اسلامی عقائد" کی لاہور سے اشاعت — ۱۹۹۰ء

۵۶۔ "اشعۃ اللمعات" جلد چہارم کے اردو ترجمہ کی لاہور سے اشاعت — ۱۹۹۰ء

۵۷۔ خوش دامن بیگم بی بی صاحبہ کا انتقال — ۱۷/ ذوالحجہ ۱۴۱۰ھ / ۱۱ جولائی ۱۹۹۰ء

۵۸۔ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی نے لاہور میں امام احمد رضا گولڈ میڈل پیش کیا۔ — ۱۹۹۱ء

۵۹۔ جلال آباد' افغانستان کا چار روزہ دورہ — ۲۴ تا ۲۸/ اپریل ۱۹۹۲ء

۶۰۔ عرس مبارک امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ

سرہند شریف میں شرکت (چھ روزہ دورہ) — ۲۵ تا ۳۰/ اگست ۱۹۹۲ء

۶۱۔ سیرت پاک کے حوالے سے محررہ مقالات کے مجموعہ "مقالات سیرت طیبہ" کی لاہور سے اشاعت — ۱۹۹۳ء

۶۲۔ علامہ شیخ محمد صالح فرفور' دمشق کی کتاب "من نفحات الخلود" کا اردو ترجمہ "زندہ جاوید خوشبوئیں" کیا اور اسے مکتبہ قادریہ سے شائع بھی کیا — ۱۹۹۳ء

۶۳۔ دوسری بار والد ماجد کی طرف سے حج بدل کیا۔ اس سال حج اکبری کی سعادت نصیب ہوئی — ۱۴۱۴ھ / ۱۹۹۴ء

۶۴۔ "مدینۃ العلم" عربی اور "شہر علم" اردو کی رضا اکیڈمی' لاہور سے یکجا اشاعت — ۱۹۹۶ء

۶۵۔ علمی حلقوں میں ہاتھوں ہاتھ لی جانے والی تحقیقی عربی کتاب "من عقائد اہل السنۃ" کی لاہور سے اشاعت — ۱۹۹۶ء

۶۶۔ "نور نور چہرے" کی لاہور سے اشاعت — ۱۹۹۷ء

۶۷۔ مرکز تحقیقات اسلامیہ' لاہور کے صدر کی حیثیت سے منتخب کیا گیا — ۱۹۹۷ء

۶۸۔ منجھلے بیٹے مشتاق احمد قادری کی میٹرک کے امتحان میں پورے سرگودھا بورڈ میں اول پوزیشن — ۱۹۹۷ء

۶۹۔ "اشعۃ اللمعات" کے اردو ترجمہ کی جلد پنجم اور ششم کی لاہور سے اشاعت — ۱۹۹۷ء

۷۰۔ انٹرنیشنل امام ابوحنیفہ کانفرنس' اسلام آباد میں عربی مقالہ "فی ظلال الفتاوی الرضویہ" پڑھا — ۵ تا ۸ اکتوبر ۱۹۹۸ء

۷۱۔ مقبول ترین عربی کتاب "من عقائد اہل السنۃ" کا اردو ترجمہ "عقائد و نظریات" کی لاہور سے طباعت — ۱۹۹۹ء

۷۲۔ مختلف سوانحی مقالات کے مجموعہ "عظمتوں کے پاسبان" کی لاہور سے اشاعت — ۱۹۹۹ء

باب ۱

منازل حیات

باب نمبر ۱

منازل حیات

نام و ولادت:

نادر روزگار ہستی حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری، ۲۴ شعبان المعظم ۱۳۶۳ھ / ۱۳ اگست ۱۹۴۴ء بروز اتوار کو مرزا پور ضلع ہوشیار پور مشرقی پنجاب میں پیدا ہوئے۔[۱]

"ان کا نام "عبدالحکیم" پیکر زہد و تقویٰ خاتون ماں جی جنت بی بی نے رکھا تھا۔[۲]

والدین گرامی قدر:۔

علامہ شرف صاحب کا علمی دنیا میں تحریری صورت میں سب سے پہلے تعارف پیرزادہ اقبال احمد فاروقی صاحب نے "تذکرہ علمائے اہل سنت و جماعت" میں کرایا۔ آپ کے والد گرامی کے بارے میں لکھتے ہیں۔

"والد گرامی مولوی اللہ دتا صاحب علماء کی مجلس میں بیٹھا کرتے تھے۔ بیٹے کو دینی تعلیم کے لئے وقف کر دیا"۔[۳]

علامہ غلام رسول سعیدی صاحب لکھتے ہیں:۔

"والد گرامی مولوی اللہ دتہ ابن نور بخش ایک صوفی منش بزرگ ہیں"۔[۴]

علامہ محمد صدیق ہزاروی ان الفاظ میں سراپا بیان کرتے ہیں۔

۱۔ اقبال احمد فاروقی، علامہ: تذکرہ علمائے اہل سنت و جماعت، حاشیہ ص نمبر ۳۱۰ مطبوعہ لاہور ۱۹۷۵ء
۲۔ محمد نواز کھرل، مدیر: انٹرویو ماہنامہ اخبار اہل سنت لاہور شمارہ جولائی ۱۹۹۷ء
۳۔ اقبال احمد فاروقی، علامہ: تذکرہ علمائے اہل سنت و جماعت، حاشیہ ص ۳۱۰، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۵ء
۴۔ غلام رسول سعیدی، علامہ: تعارف صاحب تذکرہ اکابر اہل سنت مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء

"آپ کے والد ماجد ایک متقی اور پابند شریعت بزرگ ہیں۔ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق اور اولیائے کرام سے محبت ان کے افعال اور اعمال میں نمایاں دیکھی جاسکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے اپنی اولاد کی صحیح تربیت اسی نہج پر فرمائی ہے۔ چنانچہ ان کی دین سے والہانہ محبت کا نتیجہ ہے کہ حضرت علامہ شرف قادری کو خاص طور پر علوم اسلامیہ کی تعلیم سے آراستہ کیا جن کی صلاحیتوں کا زمانہ معترف ہے"۔[۵]

حضرت علامہ محمد منشا تابش قصوری صاحب مدظلہ نقشہ سیرت یوں کھینچتے ہیں:-

"آپ کے والد ماجد نہایت پابند صوم و صلوۃ صوفی بزرگ تھے۔ جن کی خصوصی تربیت اور مقبول ادعیہ کے سایہ میں پروان چڑھے"۔[۶]

حضرت علامہ شرف صاحب نے اپنے والد محترم کے بارے میں تفصیل سے لکھا ہے۔ یہ مقالہ ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور میں بالاقساط شائع ہو چکا ہے۔ اور اب یہی مقالہ ان کے مجموعہ مقالات "نور نور چہرے" مطبوعہ لاہور ۱۹۹۷ء کی بھی زینت ہے۔ ایک معاصر کو انٹرویو دیتے ہوئے علامہ صاحب نے فرمایا:

"مولوی اللہ دتہ علیہ الرحمہ حافظ جی کے لقب سے مشہور تھے۔ والدین کا سایہ شفقت بچپن ہی سے سر سے اٹھ گیا۔ ایک علمی خانوادے کی پیکر زہد و تقوٰی خاتون جنت بی بی رحمہما اللہ علیہا نے انہیں اپنی کفالت میں لے لیا۔ شادی بھی انہی نے کرائی۔ حافظ جی نے جنت بی بی کے بھائی حکیم محمد حسن' چچا میاں جمیل دین اور ماموں زاد بھائی حکیم محمد سعید رحمہم اللہ تعالیٰ سے

۵۔ محمد صدیق ہزاروی' علامہ: تعارف علمائے اہل سنت' مطبوعہ لاہور ۱۹۷۹ء
۶۔ محمد منشا تابش قصوری' علامہ: اشعۃ اللمعات کے جلیل القدر مترجم مشمولہ اشعۃ اللمعات جلد چہارم مطبوعہ لاہور ۱۹۸۹ء

فارسی اور طب کی کتابیں پڑھیں۔ قیام پاکستان کے بعد لاہور میں مقیم ہو گئے۔ جامع مسجد صدیقیہ' انجن شیڈ' لاہور میں خطیب پاکستان مولانا غلام الدین علیہ الرحمہ کے نائب اور خادم کی حیثیت سے زندگی گزار دی۔ خطیب پاکستان سے کچھ صرف و نحو پڑھی اور قرآن پاک کا ترجمہ بھی پڑھا۔ درسی تعلیم تو اتنی تھی۔ ذاتی مطالعہ سے بہت کچھ حاصل کیا۔ حافظہ غضب کا تھا۔ تقریباً" نصف صدی پہلے اساتذہ سے سنی ہوئی باتیں اور مسائل ازبر تھے۔ اردو' پنجابی اور فارسی کے سینکڑوں اشعار نوک زبان پر تھے۔ ان کی گفتگو بڑی مؤثر ہوتی تھی۔ موقع محل کے مطابق قرآن پاک کی آیات' مولانا روم' شیخ سعدی' علامہ اقبال کے فارسی اشعار اور مولانا حبیب اللہ نعمانی' مولانا غلام رسول اور دل پذیر کے اشعار بلاتردد پیش کر دیتے تھے۔ سخاوت تو ان کی گھٹی میں پڑی ہوئی تھی۔ راستے میں جاتے ہوئے کسی نے جوتے کا سوال کر دیا تو اسے جوتے اتار کر دے دیتے اور خود ننگے پاؤں گھر آ جاتے۔ سفر و حضر میں ریزگاری پاس رکھتے اور اور کسی سوالی کو خالی ہاتھ نہ جانے دیتے۔ عبادت و ریاضت کا پیکر تھے۔ عموماً" سحری کے وقت اور بعض اوقات آدھی رات کو اٹھ کر مسجد میں چلے جاتے اور تلاوت یا درود شریف پڑھنے میں مصروف رہتے۔ یوں بھی اکثر اوقات زیر لب کچھ نہ کچھ پڑھتے رہتے ------ ۲۵ شعبان المعظم ۱۴۰۹ھ / ۳ اپریل ۱۹۸۹ء بروز دو شنبہ کو رحلت فرما گئے اور انجن شیڈ' لاہور کے قبرستان میں محو استراحت ہوئے"۔[۷]

علامہ شرف صاحب نے اپنی مقبول عام کتاب "تذکرہ اکابر اہل سنت" کا انتساب اپنے والد گرامی علیہ الرحمہ کے نام کیا تھا۔ اس وقت وہ حیات تھے۔ انتساب کے کلمات ملاحظہ ہوں:

"فقیر اپنی اس ناچیز کوشش کو بصد ادب و نیاز والد گرامی مولانا اللہ دتہ

۷۔ محمد نواز کھرل' مدیر: انٹرویو ماہنامہ اخبار اہل سنت' لاہور شمارہ جولائی ۱۹۹۷ء

صاحب مدظلہ کی خدمت میں پیش کرتا ہے۔ جن کی دین داری اور نیک نفسی مجھے اکابر اہل سنت و جماعت (کثرہم اللہ تعالیٰ) کی خدمت میں لے آئی۔ ورنہ نامعلوم کہاں کہاں ٹھوکریں کھانا پڑتیں۔![8]

والدۂ ماجدہ (رابعہ بی بی ــــ ان کی پرورش بھی ماں جی جنت بی بی نے کی تھی[9]) صبرو رضا' شرم و حیا اور پرہیزگاری کا پیکر تھیں۔ سخت ترین حالات میں بھی ان کی زبان سے حرف شکایت نہیں سنا۔ پابند صوم و صلوٰۃ تھیں۔ رمضان المبارک میں پندرہ سے بیس مرتبہ تک ختم قرآن پاک کرتیں۔ دریا دل اتنی کہ کیا مجال کوئی سائل خالی جائے۔[10]

آپ محدث اعظم پاکستان مولانا علامہ محمد سردار احمد چشتی قادری قدس سرہ العزیز سے بیعت تھیں۔ آخری وقت بے ہوشی کے عالم میں بھی ہر سانس کے ساتھ اسم ذات "اللہ" کا ذکر جاری تھا۔ جس کی آواز واضح طور پر سنائی دے رہی تھی۔ ۱۰ ذیقعدہ ۱۴۰۷ھ / ۷ جولائی ۱۹۸۷ء بروز منگل کو ان کا انتقال ہوا ہے۔

آسماں تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے[11]

علامہ شرف صاحب نے اپنی ایک کتاب "اسلامی عقائد"[12] کا انتساب اپنی والدۂ ماجدہ کے نام کیا ہے (رحمہما اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ) ــــ ملاحظہ فرمائیں:

"ــــ وہ رابعہ عصر' جن کی آغوش میں فقیر نے پہلی بار اسم ذات سنا

"ــــ جن کی زبان پر آخری وقت' بے ہوشی کے عالم میں بھی اسم ذات جاری

۸۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری' علامہ: تذکرہ اکابر اہل سنت مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء

۹۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری' علامہ: مولوی اللہ دتہ المعروف حافظ جی' ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور دسمبر ۱۹۹۳ء

۱۰۔ یعنی علامہ شرف صاحب کے والدین دونوں ہی سخی دل تھے۔ فالحمد للہ علی ذلک ــــ طاہر

۱۱۔ محمد نواز کھرل' مدیر: انٹرویو ماہنامہ اخبار اہل سنت' لاہور شمارہ جولائی ۱۹۹۷ء

رہا ــــ جو پیکر صبرو رضا اور مجسمہ حیا تھیں ــــ جو صوم صلوٰۃ کی اس قدر پابند تھیں کہ چھ سال تک شدید علالت کے باوجود باقاعدہ اشارے سے نماز پڑھتی رہیں اور اوراد و وظائف ادا کرتی رہیں ــــ قرآن پاک کی تلاوت اور درود پاک سے تو انہیں عشق کی حد تک لگاؤ تھا ــــ رمضان شریف میں اٹھارہ اٹھارہ بیس بیس مرتبہ ختم کلام پاک کرتیں۔

۱۰ ذیقعدہ ۱۴۰۷ھ / ۷ جولائی ۱۹۸۷ء بروز منگل میں راہی ملک بقا ہوئیں

آسماں تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے[12]

گھر کا ماحول:

کسی بھی شخصیت کی تعمیر و تربیت میں والدین کا رجحان' ان کے شبانہ روز کے معمولات اور گھر کا ماحول بنیادی اور کلیدی حیثیت رکھتا ہے ــــ جیسا کہ آپ نے گذشتہ سطور میں ملاحظہ فرمایا کہ علامہ صاحب کے والد گرامی اور والدۂ ماجدہ دونوں کی پرورش دینی اور مذہبی ماحول میں ہوئی' دونوں کی تربیت ایک ہی خاتون نے کی۔ جو کہ خود پیکر شرم و حیا اور مجسمہ زہد و اتقا تھیں ــــ چنانچہ دونوں متورع و متقی نفوس کی اولاد بھی صالح ہی ہوئی ــــ علامہ شرف صاحب کے والد محترم ہجرت پاکستان سے قبل مرزا پور میں امام مسجد رہے اور ہجرت کے بعد امام کی حیثیت سے بقیہ زندگی گزاری۔ عمر بھر علم دین سے شغف رہا۔ اس علمی گھرانے کا علمی تسلسل تیسری پشت تک دیکھنے میں آ رہا ہے۔ اور خانوادہ علمی کی موجودہ نسل کی تربیت اور رجحانات سے اندازہ ہوتا ہے کہ اگلی نسل میں بھی یہ فیض جاری و ساری رہے گا۔ علامہ صاحب گھر کے ماحول اور دینی پس منظر کے بارے میں بتلاتے ہیں:

"والدین کے دینی ماحول' ان کی دعاؤں اور دوسرے بزرگوں کی

۱۲۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری' علامہ: اسلامی عقائد مطبوعہ لاہور۔ ۱۹۹۰ء

آپ ۱۸ جمادی الآخر ۱۳۷۸ھ / ۳۰ دسمبر ۱۹۵۸ء کو بیعت ہوئیں۔ بروایت علامہ شرف صاحب ــــ طاہر

دعاؤں کی برکت سے مجھے یہ سعادت ملی (کہ میرا رجحان دینی تعلیم کی طرف ہوا) بلاشبہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کا یہ خاص کرم تھا کہ مجھے متدین والدین ملے۔۔۔۔۔ان کے علاوہ ہمارے گھر میں ایک مقدس ہستی ماں جی جنت بی بی تھیں"۔[13]

دعائیں جو رنگ لائیں:

علامہ شرف صاحب راوی ہیں:

۱۔ ماں جی جنت بی بی کی شفقت و محبت اور دعاؤں سے خوب مستفیض ہوا۔[14]

۲۔ مولانا محمد حبیب اللہ نعمانی مولف "تفسیر نعمانی" (پنجابی منظوم) نے ایک خط برادر بزرگ (مولانا محمد عبدالغفار ظفر صابری مدظلہ) کے نام لکھا۔ جس کے آخر میں لکھا ہے:

"مولوی عبدالحکیم صاحب کو پیار و دیدہ بوسی"

اس مکتوب میں قابل توجہ اور باعث حیرت بات یہ ہے کہ راقم کی پیدائش ۱۳ اگست ۱۹۴۴ء کو ہوئی اور یہ مکتوب قیام پاکستان سے پہلے کا ہے۔ یعنی اس وقت میری عمر دو اڑھائی سال سے زیادہ نہیں ہو سکتی۔ اس عمر کے بچے کے لئے یہ لکھنا۔

"مولوی عبدالحکیم صاحب کو پیار و دیدہ بوسی"

کیا معنی رکھتا ہے؟ پھر برادر محترم مولانا عبدالغفار ظفر صابری مدظلہ بھی اس وقت دینی مدرسے میں نہیں بلکہ سکول میں پڑھتے تھے۔ ان کا نام بھی اس طرح لکھا:

"مولوی محمد عبدالغفار صاحب۔۔۔۔۔"

صاف ظاہر ہے کہ ان کی ایمانی فراست کچھ نہ کچھ ضرور دیکھ رہی تھی۔[15]

اسی واقعہ کا ایک اور جگہ ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں:

۱۳۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری، علامہ: اسلامی عقائد، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۰ء

۱۴۔ انٹرویو ماہنامہ اخبار اہل سنت لاہور شمارہ جولائی ۱۹۹۷ء

۱۵۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری، مولوی اللہ دتا ہوشیار پوری، ماہنامہ ضیائے حرم لاہور دسمبر ۱۹۹۳ء

"آج بھی سوچتا ہوں تو تعجب بلکہ حیرت ہوتی ہے کہ ان کی دور رس نگاہوں نے دو سال کے بچے میں کیا چیز دیکھی تھی کہ اسے "مولوی" اور "صاحب" کے لفظوں سے یاد کیا"۔[16]

۳۔ خطیب پاکستان مولانا غلام الدین اشرفی علیہ الرحمہ از راہ شفقت و محبت مجھے "علامہ" اور "فاضل لاہوری" کہا کرتے تھے۔۔۔۔۔ علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی کو "فاضل لاہوری" بھی کہا جاتا ہے۔ میرا بھی وہی نام ہے۔ اس لئے خطیب پاکستان نیک فال کے طور پر مجھے "فاضل لاہوری" کہا کرتے تھے۔ اگرچہ فاضل سیالکوٹی سے میری نسبت وہی ہے جو ذرے کو آفتاب سے ہے۔ تاہم آج جو کچھ بھی ہوں، اس میں خطیب پاکستان کی دعاؤں کا بھی اثر ہے۔[17]

اسی واقعہ کو ایک اور جگہ بیان کیا ہے اور یہ بیان کر کے اس بات کے آرزو مند ہیں:

"اللہ تعالیٰ کرے کہ ان کے فرمائے ہوئے کلمات معنوی طور پر بھی صحیح ہو جائیں"۔[18]

علامہ محمد منشا تابش قصوری صاحب نے بھی اس واقعہ کا اپنے انداز میں ذکر کیا ہے اور ان نیک خواہشات کا اظہار کیا ہے:

"اس جلیل القدر شخصیت کی مبارک زبان سے نکلے ہوئے کلمات اب مولانا شرف صاحب کے وجود مسعود پر بالکل صادق آتے ہیں"۔[19]

۱۶۔ انٹرویو ماہنامہ اخبار اہل سنت لاہور شمارہ جولائی ۱۹۹۷ء

۱۷۔ انٹرویو ماہنامہ اخبار اہل سنت لاہور شمارہ جولائی ۱۹۹۷ء

۱۸۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری، علامہ: مولوی اللہ دتہ ہوشیار پوری، ماہنامہ ضیائے حرم لاہور دسمبر ۱۹۹۳ء

۱۹۔ محمد منشا تابش قصوری، علامہ: اشعۃ اللمعات کے جلیل القدر مترجم، مشمولہ اشعۃ اللمعات

۴۔ جامعہ رضویہ مظہر اسلام، فیصل آباد میں ہمارے ساتھ چک جھمرہ کے مولانا رحمت اللہ رہا کرتے تھے۔۔۔۔ایک دن برادر محترم سے کہنے لگے:

"اگر یہ محنت کرکے پڑھے تو اپنے خاندان کا نام روشن کر سکتا ہے"۔[20]

عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ مختلف حضرات اپنی فراست کی بنا پر اچھے تاثرات کا اظہار کرتے رہے ہیں۔

دنیاوی تعلیم کا حصول:

آپ نے پرائمری تعلیم کا آغاز سات سال کی عمر میں ۱۹۵۱ء سے کیا۔ تحصیل علم کے لئے ایم۔ سی پرائمری سکول انجمن شیڈ، لاہور میں داخلہ لیا۔ اور ۱۹۵۵ء تک یہاں زیر تعلیم رہے۔

دینی تعلیم کا آغاز:

آپ کی دینی تعلیم کا آغاز تو گھر ہی سے ہو گیا تھا۔ بچے کی یہ فطرت ہے کہ بالعموم وہ دیکھ کر زیادہ سیکھتا ہے۔ اور آپ کو تو گھر کا ماحول ہی ایسا ملا کہ سب کے سب اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بندے اور آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے فدائی تھے۔ لہٰذا دل و دماغ میں یہی سمائی۔

"بچپن میں یہی سوچا تھا کہ بڑا ہو کر بندۂ مومن بنوں گا، مدرس بنوں گا، خادم دین بنوں گا اور تصنیف و اشاعت کے ذریعے مسلک اہل سنت کی خدمت کروں گا۔"[21]

جلد چہارم مطبوعہ لاہور ۱۹۹۰ء

۲۰۔ انٹرویو ماہنامہ اخبار اہل سنت، لاہور شمارہ جولائی ۱۹۹۷ء

۲۱۔ انٹرویو ماہنامہ اخبار اہل سنت، لاہور شمارہ جولائی ۱۹۹۷ء

علامہ شرف قادری صاحب نے درج ذیل دینی درس گاہوں سے علم حاصل کرنے کی سعادت حاصل کی۔

☆ جامعہ رضویہ مظہر الاسلام، فیصل آباد

☆ دار العلوم ضیاء شمس الاسلام، سیال شریف

☆ جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

☆ جامعہ امدادیہ مظہریہ، بندیال

☆ جامعہ صدیقیہ، انجمن شیڈ، لاہور

علامہ شرف صاحب کے جلیل القدر اساتذہ:

O ------ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد

☆ محدث اعظم پاکستان مولانا محمد علامہ سردار احمد چشتی قادری رضوی

☆ مولانا حاجی مفتی محمد امین نقشبندی

☆ مولانا حافظ احسان الحق

☆ سید منصور حسین شاہ

☆ مولانا محمد عبداللہ جھنگوی

O ------ دار العلوم ضیاء شمس الاسلام، سیال شریف

☆ مولانا صوفی حامد علی، مظفر گڑھ

(م ۱۹ رجب ۱۳۹۶ھ / ۱۶ جولائی ۱۹۷۶ء)

☆ علامہ مولانا محمد اشرف سیالوی

O ------ جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

☆علامہ مولانا غلام رسول رضوی، فیصل آباد

☆مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی

☆مولانا نور محمد قادری، وار برٹن

☆مولانا حافظ محمد ایوب ہزاروی

☆مولانا شمس الزماں قادری، لاہور

☆مولانا غلام مصطفیٰ، سمندری

------ جامعہ امدادیہ مظہریہ، بندیال

☆ملک المدرسین علامہ حافظ عطا محمد چشتی گولڑوی

☆خطیب پاکستان مولانا غلام الدین علیہ الرحمہ

پہلی دینی درسگاہ ----- جامعہ رضویہ مظہر اسلام، فیصل آباد

(۱۹۵۵ء تا ۱۹۵۷ء)

سید محمد عبداللہ قادری صاحب نے اپنے مقالہ میں لکھا ہے:

"شرف صاحب ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد گیارہ سال کی عمر میں جامعہ رضویہ فیصل آباد میں داخل ہوئے"۔[۲۲]

جبکہ علامہ شرف صاحب بیان فرماتے ہیں کہ

"میں نے ۱۹۵۵ء میں لاہور سے پرائمری کا امتحان پاس کیا تو عمر تیرہ برس تھی۔ جامعہ رضویہ، فیصل آباد میں اپنے برادر محترم مولانا محمد عبدالغفار

۲۲۔ محمد عبداللہ قادری، سید: مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری، ماہنامہ المعین ساہیوال شمارہ اکتوبر ۱۹۹۳ء

ظفر صابری مدظلہ العالی کی ترغیب پر داخل ہوا"۔[۲۳]

جہاں آپ نے حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد علیہ الرحمہ کی نگرانی میں درس نظامی کا نصاب شروع کیا۔[۲۴]

منطق کا ابتدائی رسالہ "صغریٰ" حضرت پیر طریقت صاحبزادہ قاضی محمد فضل رسول رضوی مدظلہ (فیصل آباد) کی معیت میں حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد چشتی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (فیصل آباد) سے پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔ ایک دفعہ بخاری شریف کے درس میں بھی شرکت کی سعادت حاصل ہوئی۔[۲۵]

مولانا سید منصور حسین شاہ، مولانا حافظ احسان الحق، مولانا حاجی محمد حنیف، مولانا محمد عبداللہ جھنگوی علیہ الرحمہ اور مولانا حاجی محمد امین مدظلہ مہتمم جامعہ امینیہ رضویہ فیصل آباد سے فارسی، صرف و نحو اور ادب کی ابتدائی کتابیں پڑھیں۔[۲۶]

دوسری دینی درسگاہ --- دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام سیال شریف (۱۹۵۷ء)

علامہ شرف صاحب لکھتے ہیں:

"جامعہ رضویہ، فیصل آباد میں تحصیل علم کے دوران سال حضرت شیخ الاسلام خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمہ اللہ علیہ تشریف لائے اور مولانا محمد عبداللہ جھنگوی کو اپنے ساتھ لے گئے۔ ۲۹ جمادی الاول ۷۶ ۱۳ھ / ۲ جنوری ۱۹۵۷ء کو میں نے بھی جاکر دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام سیال

۲۳۔ انٹرویو ماہنامہ سوئے حجاز، لاہور شمارہ جنوری ۱۹۹۸ء

۲۴۔ محمد صدیق ہزاروی، علامہ: تعارف علمائے اہل سنت، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۹ء

۲۵۔ ملک محبوب الرسول قادری، مدیر: ماہنامہ سوئے حجاز، لاہور جنوری ۱۹۹۸ء

۲۶۔ محمد نواز کھرل، مدیر: ماہنامہ اخبار اہل سنت، لاہور جولائی ۱۹۹۷ء

شریف میں داخلہ لے لیا۔ اور صوفی حامد علی رحمۃ اللہ علیہ سے نحو میر
پڑھی۔ بعد میں انہوں نے پیتہ ضلع مظفر گڑھ میں اپنا مدرسہ (مدرسہ نعمانیہ
رضویہ) قائم کر لیا۔ اڑھائی مہینے کے بعد تعلیمی سال ختم ہوا تو میں واپس آ
گیا۔ [۲۷]

"نور نور چہرے" ص ۳۴۲ پر یہ عرصہ تین ماہ لکھا ہے۔ جیسا کہ آپ
فرماتے ہیں۔

"راقم تین ماہ دارالعلوم میں زیر تعلیم رہا"۔ [۲۸]

"دوسری مرتبہ ۱۹۶۳ء میں جب استاذ گرامی حضرت مولانا عطا محمد گولڑوی
مدظلہ حرمین شریفین حج و زیارت کے لئے گئے تو راقم تقریباً" تین ماہ
دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام' سیال شریف میں تعلیم حاصل کرتا رہا۔ ان
دنوں حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد اشرف سیالوی مدظلہ سے "مسلم
الثبوت" "حماسہ" اور "سراجی" کا درس لیا۔ [۲۹]

تیسری دینی درسگاہ۔۔۔ جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور

(۱۹۵۷ء تا ۱۹۶۱ء)

سید شریف احمد شرافت نوشاہی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:۔

"۱۳۷۶ھ / ۱۹۵۷ء میں جامعہ نظامیہ' لاہور میں داخل ہوئے۔ صرف و

۲۷۔ محمد نواز کھرل' مدیر: ماہنامہ اخبار اہل سنت' لاہور جولائی ۱۹۹۷ء

۲۸۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری' علامہ: شیخ الاسلام خواجہ محمد قمرالدین سیالوی' ص ۳۴۳' نور نور چہرے مطبوعہ لاہور ۱۹۹۷ء

۲۹۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری' علامہ: شیخ الاسلام خواجہ محمد قمرالدین سیالوی' ص ۳۴۲' ۳۴۳' نور نور چہرے' لاہور ۱۹۹۷ء

نحو کی کتابوں سے لے کر ملا جلال تک مطالعہ کیا"۔ [۳۰]

علامہ غلام رسول سعیدی صاحب یوں بیان کرتے ہیں:

"ابتدائی کتب لائل پور (فیصل آباد) میں پڑھنے کے بعد متوسط کتب کی
تعلیم کے لئے آپ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں حضرت مولانا غلام
رسول صاحب رضوی۔ [۳۱] کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے علمی
استفادہ کیا۔ [۳۲]

یہاں مولانا شمس الزماں قادری' مولانا غلام مصطفیٰ (سمندری)' مولانا حافظ محمد
ایوب ہزاروی مولانا نور محمد قادری (واربرٹن) سے درس نظامی کی ابتدائی اور متوسط
کتابیں پڑھیں۔ مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی (حال ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ'
لاہور) سے "کافیہ" اور "شرح تہذیب" پڑھی۔ مفتی صاحب بڑی محنت سے پڑھاتے تھے
اور سنتے بھی تھے۔ اکثر و بیشتر کتابیں حضرت مولانا غلام رسول رضوی شیخ الحدیث سے پڑھیں
جو اس وقت جامعہ کے مہتمم بھی تھے۔ [۳۳]

چوتھی دینی درسگاہ۔۔۔ جامعہ امدادیہ مظہریہ بندیال

(۱۹۶۱ء تا ۱۹۶۴ء)

علامہ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں:

"بعد ازاں آخری کتب پڑھنے کے لئے علامہ شرف صاحب
بندیال میں استاذ الاساتذہ حضرت مولانا حافظ عطا محمد صاحب (متعنا اللہ

۳۰۔ شرافت نوشاہی' سید: شریف التواریخ جلد ۳' مطبوعہ لاہور اکتوبر ۱۹۸۳ء

۳۱۔ حال مہتمم جامعہ سراجیہ رسولیہ' اعظم آباد' فیصل آباد

۳۲۔ غلام رسول سعیدی' علامہ: تعارف صاحب تذکرہ اکابر اہل سنت لاہور مطبوعہ ۱۹۷۶ء

۳۳۔ انٹرویو ماہنامہ اخبار اہل سنت لاہور شمارہ جولائی ۱۹۹۷ء

تعالیٰ بطول حیاتھم) کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ مولانا نے تقریباً" ہر فن میں حضرت سے استفادہ کیا ہے:۔

☆ نحو الفیہ ابن مالک   عبدالغفور و تکملہ   ☆ بلاغت میں مختصر المعانی و مطول

☆ علم ہیئت میں تصریح   ☆ ہندسہ میں اقلیدس

☆ فقہ میں ہدایہ مکمل   ☆ اصول فقہ میں حسامی، مسلم الثبوت

☆ حدیث میں مشکوٰۃ و ترمذی شریف   ☆ تفسیر میں بیضاوی

☆ منطق میں میر زاہد ملا جلال، میر زاہد رسالہ قطبیہ و غلام یحییٰ، قاضی اور حمد اللہ

☆ عقائد میں شرح عقائد، خیالی اور امور عامہ

☆ فلسفہ میں میبذی، صدرا اور شمس بازغہ پڑھیں

ان کے علاوہ بعض کتابوں کا سماع بھی کیا ہے۔ جن میں

☆ بدیع المیزان   ☆ شرح تہذیب   ☆ مرقاۃ

☆ قطبی مع میر   ☆ قال اقول   ☆ ملا حسن اور

☆ رشیدیہ   شامل ہیں۔

حضرت علامہ بندیالوی دامت الطافہم درسی کتب پر بے پناہ عبور رکھتے ہیں۔ جب کسی کتاب کے کسی مقام کی تقریر کرتے ہیں تو یوں لگتا ہے کہ مصنف کے مقاصد ان کے بیان کے تابع ہیں۔ تقریر کے دوران ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کتاب کی سطریں ان کے الفاظ میں ڈھلتی جا رہی ہیں۔ ان کی تدریس میں یہ خاصیت ہے کہ وہ جس فن کو پڑھاتے ہیں، طالب علم میں اس فن کا صحیح شعور پیدا کر دیتے ہیں۔ وہ استاذ گر استاد ہیں------ مولانا شرف صاحب بھی حضرت کے ان تلامذہ میں ہیں جنھوں نے تعلیم و تدریس

میں نہایت اونچا اور قابل فخر مقام حاصل کیا ہے۔ ۳۴؎

حضرت صدر الشریعہ مولانا محمد امجد علی رحمۃ اللہ علیہ مصنف "بہار شریعت" کے بعد درس نظامی کے پڑھانے اور مدرسین تیار کرنے میں آپ کا کوئی ثانی نہیں ہے۔ ان کے سمجھانے کا انداز اتنا بھرپور ہوتا تھا کہ غبی سے غبی طالب علم کے ذہن میں زیر درس سبق نقش کر دیتے تھے۔ پڑھانے کے بعد اسی وقت طالب علم سے سنتے تھے تاکہ معلوم ہو جائے کہ اس نے سمجھا بھی ہے یا نہیں؟ سب سے بڑی بات بلکہ ان کی کرامت یہ تھی کہ طلبہ میں علم کا شوق عشق تک پہنچ جاتا تھا۔ کیا مجال کہ کوئی طالب علم پیشگی تیاری اور مطالعہ کے بغیر ان کے درس میں شریک ہو جائے۔

حضرت کے تلامذہ کی عقیدت و محبت کا یہ عالم ہے کہ جب وہ نام لئے بغیر "استاد صاحب" کہتے ہیں تو اس سے مراد آپ ہی کی ذات اقدس ہوتی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی ذات استاد علی الاطلاق ہے۔۔۔

آج پاکستان کے مدارس آپ ہی کے فیض یافتہ مدرسین کے دم قدم سے آباد ہیں۔ ۳۵؎

آپ نے ۱۳۸۱ھ / ۱۹۶۲ء میں سند فضیلت حاصل کی۔ ۳۶؎

ایک اور درسگاہ ۔۔ جامع صدیقیہ، انجمن شیڈ لاہور

علامہ شرف صاحب نے خطیب پاکستان مولانا غلام الدین علیہ الرحمہ امام جامع مسجد

۳۴۔ غلام رسول سعیدی، علامہ: تعارف صاحب تذکرہ اکابر اہل سنت مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء

۳۵۔ انٹرویو ماہنامہ اخبار اہل سنت لاہور شمارہ جولائی ۱۹۹۷ء

۳۶۔ شرافت نوشاہی، سید: شریف التواریخ، جلد ۲، مطبوعہ لاہور اکتوبر ۱۹۸۲ء

الرقم المسلسل ٩٢...



من الجامعة المظهرية الامدادية المسماة بنديال من اعمال خوشاب باكستان

الحمد لله الذى خلق الانسان وعلّمه البيان والصلوٰة والسلام على خاتم النبيّين وعلى اٰله واصحابه اجمعين امابعد فقد المحقق الاخ الصالح المولوى محمد عبد الحكيم شرف القادرى بن المولوى عبد الله دتا المتوطّن .... لاهور .... بالجامعة المظهرية الامدادية بنديال سنة ١٣٨١ هـ الموافق ١٩٦١ء تاريخ ميلاده ١٣ اغسطس ١٩٤٤ء ورقم التسجيل ١١١ .... وتعلّم فيها الكتب المتداولة من الدرس النظامى ثم درّس ثلثين .... سنة فى الجامعة النعيمة لاهور والجامعة النظامية الرضوية والجامعة الاسلامية الرحمانية هرى پور وألّف تذكرهٔ اكابر اهل سنت وحاشية على كريما ونام حق، مبادئ منطق وتخفيفا ئج ومحرمين المرقاة وراينا فيه ملامح الرشد والنبالة فاعطيناه هٰذه الشهادة واجزناه بدراسة العلوم الاسلامية كما اجازنا فقيه العصر العلّامة يار محمّد البنديالوى عن العلّامة محمّد هدايت الله الجونفورى عن المعلّم الرابع للمنطق العلّامة محمّد فضل حق الخيراٰبادى رحمهم الله تعالى وسنده مشتهر فى الاٰفاق فنوصيه بتقوى الله تعالى فى السرّ والعلانية وتبليغ الاحكام الشرعيّة واتباع السنّة السنيّة وملازمة اهل السنّة والجماعة ومجانبة اهل البدعة وحسبنا الله ونعم الوكيل نعم المولىٰ ونعم النّصير

الكتب المقروة

١- الحديث	مشكوٰة المصابيح والترمذى	٢- اصول الحديث		٣- التفسير	جلالين والبيضاوى
٤- اصول التفسير		٥- العقائد والكلام	شرح العقائد والخيالى	٦- الفقه	الهداية (كاملة)
٧- اصول الفقه	الحسامى ومسلم الثبوت	٨- الصرف		٩- النحو	شرح الجامى ...
١٠- المعانى والبيان والبديع	مختصر المعانى والمطول	١١- الادب		١٢- الهندسة	اوقليدس
١٣- المنطق	القطبى والمير قاضى مبارك	١٤- الفلسفة	الهدية السعيدية وشرح ...	١٥- الفرائض	[illegible]
١٦- المناظرة	الرشيدية	١٧- العروض		١٨- التوقيت	

الرئيس [signature]

شيخ الحديث وصدر المدرسين عطاء محمد چشتى گولڑوى [signature] الامين العام

جامعه مظهريه امداديه
بنديال ضلع خوشاب

التاريخ ٧ جمادى الاولىٰ ١٤١٤ھ
٣ نومبر ١٩٩٣ء



الحمد لله الذى انزل السنة الغراء اضوء من الصبح الابلج كما انزل احسن الحديث كتابا متشابها غير ذى عوج، والصلوٰة والسلام على سيدنا محمد خير مرسل وافضل من الى السماء عرج، واعظم من اوتى الحكمة وجاء بالمعجزات والحجج وعلى اٰله طيبى الأرج وعوالى الرتب والدرج، واصحابه الذين بذلوا فى احياء سنته المهج ومن فى نظام سلكهم اندرج

امابعد فيقول الراجى الطاف ربه الاحد المنان عطا محمد بن الله بخش اعوان انه قد قرأ على مولانا محمد عبد الحكيم شرف القادرى النقشبندى ابن مولانا الله دتا رحمه الله تعالى ... المتوطن .... لاهور ـ پاكستان .... فاجزته اجازة بمجموعها عامة تامة وبكل مايجوزلى روايته من كتب الحديث والجوامع والسنن والمسانيد والاجزاء والمستخرجات والمستدركات والمسلسلات وغيرذالك من كتب التفسير وعلومه كعلوم الحديث واصولهما كما اجازنى شيوخى الكرام عليهم رحمة الله المنعام مثل مولانا الشيخ الحاج عبد القادر بن المرحوم الشيخ عبد الرزاق كما اجازه مشائخه الكرام مثل مولانا العلامة الشهير فى كل نادى شيخ مدينة الحديبار الحاج احمد بن العلامة الشيخ عبد الوهاب الجوادى رحمه الله تعالى بلطفه السرمدى كما اجازه مشائخه الكرام مثل مولانا مهاجر الحرمين الشريفين العلامة المحدث فخر المجالس والنوادى الشيخ عبد الحق بن مولانا المولوى الشيخ الشاه محمد الالٰه اٰبادى تغمده تعالى برحمته واسكنه بحبوحة جنته كما اجازه مشائخه الكرام مثل مولانا العلامة المحدث محمد قطب الدين الدهلوى المكى ومولانا العلامة المحدث الشاه عبد الغنى الدهلوى المدنى وغيرهما، واسانيدهم مذكورة فى حصر الشارد والاتحاف واليانع الجنى والرسالة المسماة بالعجالة النافعة وغيرها وقد اجزته له ايضا ان يجيز كل من يراه اهلا لذالك وصلى الله تعالى على سيدنا ومولانا محمد وعلى اٰله وصحبه اجمعين والحمد لله رب العالمين ـ اٰمين

اسامى الكتب المقروة ....

رقم السند ١١ ....
التاريخ ٧ صفر ١٤١٢ھ

فقير عطاء محمد چشتى گولڑوى [signature]

المجيز
عطا محمد بن الله بخش الچشتى

بسم الله الرحمن الرحيم



سند الفقه الحنفي

الحمد لله الذى رفع قدر الفقهاء، وجعلهم ورثة الانبياء، والصلوة والسلام على صاحب الشريعة الغراء وعلى اله واصحابه البررة النجباء، والتابعين لهم من ذوى الاصطفاء سيما فقيه الملة ابى حنيفة رئيس الفقهاء - اما بعد فانى اروى السلسلة الفقهية المتصلة بائمتنا الحنفية. - تغرق الله على اجد اتهم سحائب رحمته الوفية الى امامنا الاعظم والمجتهد الاقدم الامام ابى حنيفة النعمان بن ثابت الكوفى - جوزى عنا خير الجزاء - وكوفى عن السيد الفاضل عبد الله عبد الرزاق الخطيب بجامع الامام الاعظم رضى الله تعالى عنه عن الشيخ عبد الحميد بن السيد احمد امام وخطيب جامع سيدنا الكاظم رضى الله تعالى عنه عن شيخ الطريقة العلامة الشيخ قاسم بن محمد عن علامة زمانه ابى الهدى عيسى صفاء الدين بن موسى جلال الدين، عن العلامة الداهية الشيخ حسين كمال الدين الكركوكى الحنفى عن خير الدين واله دنيا الفقيه المعمر خير الدين الرملى صاحب الفتاوى الخيرية عن الشيخ محمد بن محمد الفارقى عن والده محب الدين بن شرابش عن ابى الخير محمد بن محمد الرومى عن الجد ابى الفتح محمد بن محمد بن على الحريرى عن ابيه عن القوام امير كاتب بن عمر الاتقانى عن الحسام الحسين بن على السغناقى عن حافظ الدين ابى البركات عبد الله بن احمد النسفى صاحب المنار والكنز والمدارك عن شمس الاسلام محمد بن عبد الستار الكردرى و يروى الكردرى عن البرهان المرغينانى من غير واسطة ايضا عن الامام قاضى خان عن برهان الدين ابى الحسن على بن ابى بكر المرغينانى صاحب الهداية عن برهان الدين الكبير عبد العزيز بن عمر بن مازة و محمود بن عبد العزيز الاوزجندى وهما عن شمس الائمة السرخسى عن شمس الائمة الحلوانى عن ابى على الحسين بن خضر النسفى عن ابى بكر محمد بن الفضل عن الاستاذ ابى محمد عبد الله بن محمد بن يعقوب السبذ مونى البخارى عن القدوة ابى حفص الصغير عبد الله عن والده الامام الشهير ابى حفص الكبير احمد بن حفص البخارى عن الامام ابى عبد الله محمد بن حسن الشيبانى عن الامام الاعظم المجتهد الاقدم ابى حنيفة النعمان بن ثابت الكوفى رضى الله تعالى عنه عن حماد بن مسلمة عن ابراهيم النخعى عن علقمة عن عبد الله بن مسعود رضى الله تعالى عنه عن سيد المرسلين وخاتم النبيين صلى الله عليه وسلم عن امين الوحى جبريل عليه الصلوة والسلام عن الله تبارك وتعالى شانه وتقدست اسماءه وصفاته. هذا، وقد اجزت بهذه السلسلة الفقهية المتصلة بائمتنا الحنفية الشيخ العالم محمد عبد الحكيم شرف القادرى النقشبندى. واجزته بان يجيز كل من يتورده اليه وقرء عليه ورآه اهلا لذلك بشرط ان لا ينسانى وشيوخى المذكورين من دعواته الصالحة ووصيتى لنفسى واياه تقوى الله فى السر والعلانية ونسأله تعالى حسن الختام وان يدرجنا واياه فى سلك من ذكر من الائمة الكرام وان يدخلنا جوار سيد الانام عليه افضل الصلوة واكمل السلام -

المجيز فقير عطاء محمد چشتى گولڑوى

الحافظ عطاء محمد بن الله بخش اعوان الچشتى

رقم السند ١١

التاريخ ٧ صفر ١٤١٢هـ م ١٩٩١ م

هذا سند الاجازة رواية الحديث من العبد الضعيف السيد

احمد سعيد الكاظمي غفر له

ان اهم ما نطق به حضرات البلاغة وافصح الكلم من متكلم الفصاحة حديث رفيع الى الله تعالى وكلام مسند
اليه تبارك وتعالى من صفاته العظمى وكلماته العليا توجهنا بها الى حضرته الاقدس مقصدنا نحو عنايته المباركة
اعتصمنا بحبله تمسكنا بحوله اعتمدنا عليه استندنا اليه هو مبدأ كل موجود وغاية كل مقصود فهو الحي
هو المشهود وسوى الله والله ما في الوجود وصلى الله تعالى على الحبيب من هو سيد المرسلين وخاتم
النبيين سيدنا ومولانا احمد المجتبى محمد المصطفى وآله واصحابه اولياء امته هداة طريقه وامناء
دينه اجمعين ، وبعد ، فيقول العبد الضعيف احمد سعيد الكاظمي الامروهي غفر له ان الاخ
الصالح المولوي محمد عبد الحكيم [illegible] قد قرأ علي من احاديث الصحاح الستة فاجزته بروايتها
كما اجازني مرشدي ومولاي استاذ المحدثين مولانا السيد محمد خليل الكاظمي الامروهي [illegible]
وهو مجاز عن قدوة العلماء عمدة المحدثين مولانا [illegible] الشاهجهانپوري رحمه الله تعالى وهو
مجاز عن قدوة العلماء عمدة المحدثين مولانا ارشاد حسين الفاروقي المجددي الرامپوري قدس سره عن شيخه
مقتدى المحدثين الشاه احمد سعيد المحدث الدهلوي النقشبندي قدس سره عن الشيخ الاجل
سند المحدثين الشاه عبد العزيز المحدث الدهلوي قدس سره وهو مجاز عن والده وشيخه استاذ
المحدثين الشاه ولي الله المحدث الدهلوي قدس سره وسنده مشهور وايضا اجزته كما اجازني
الفاضل الاجل المفتي الاعظم الشاه مصطفى رضا خان القادري الرضوي النوري البريلوي دامت بركاته
وهو مجاز عن شيخه ووالده مجدد المائة الحاضرة اعلى حضرة الشاه محمد احمد رضا خان البريلوي قدس سره
على بركة الله ورسوله صلى الله عليه وآله وسلم [illegible] واوصيه بحماية مذهب اهل
السنة والجماعة ومجانبة اهل البدعة والغواية وملازمة التقوى والله المستعان وعليه التكلان ،

احمد سعيد الكاظمي

حرر في رجب المرجب [illegible]

يا الله جل جلاله — يا رسول الله صلى الله عليه وسلم

سند الاجازة

اللهم رب محمد صل عليه وسلما ۔ وعلى ذويه وآله ابد الدهور وكرما

نحمده ونصلي على رسوله الكريم الحمد لله العلي الاعلى وكفى والصلوة الازكى والسلام
الاسنى الاوفى على عباده الذين اصطفى خصوصا على حبيبه سيدنا محمد المصطفى نبيه المجتبى ورسوله
المرتضى وعلى آله ومحبيه اولي الصدق والصفاء لاسيما الاربعة الخلفاء وعلى جميع التابعين وجميع
ائمة الدين والاولياء العرفاء لاسيما الامام الاعظم والهمام الافخم ابي حنيفة كاشف الغمة امام
ائمة الشريعة الغراء والغوث الاعظم الغياث الاكرم سيدنا ابي محمد محي الدين والملة البيضاء سيدنا الشيخ
عبد القادر الجيلاني رضوان الله تعالى عليه وعلى جميع الصلحاء اهالي الوفاء وعلينا الى يوم الجزاء
اما بعد فقد التمس مني عزيزي المولوي محمد عبد الحكيم شرف القادري [illegible]
اجازة السلسلة العلية العالية القادرية البركاتية الرضوية المباركة واجازة الاوراد والاعمال والاذكار والاشغال
فاجزته على بركة الله تعالى ذي الجلال ثم على بركة رسوله الاعلى صاحب الجمال جل جلاله
وعم نواله عليه الصلوة والتحية والثناء كما اجازني سيدي وشيخي جدي الكريم فضيلة الشيخ امام الاولياء
حجة الاسلام مولانا الشاه حامد رضا خان وسيدي ومرشدي وسندي وذخري ليومي
وغدي فضيلة الشيخ المفتي الاعظم مولانا الشاه محمد مصطفى رضا خان رضي الله تعالى عنهما
وامطر شآبيب الرحمة والرضوان عليهما واوصيه بحماية السنن السنية ونكاية الفتن
الدنية واكتساب الحسنات واجتناب البدعات الغير المرضية بارك الله له ولنا وحقق املي
وامله [illegible] آمين برحمتك يا ارحم الراحمين ،

قاله بفمه وامر برقمه [illegible]

[illegible] آستانه عاليه رضويه
محله سوداگران بريلي شريف

محمد ريحان رضا خان

باهتمام محمد عارف قادری رضوی



الاسناد من الدين ولولا الاسناد لقال من شاء ما شاء

الجامعة النعيمية لاهور

المعدود ١٩٩

١٣٨٤

الحمد لله الذي اراد الخير بعباده الفقهاء في معمورة الكونين. واتاهم كنز الحكمة التي
تقرب كل فؤاد وكل عين وارخى عليهم سبله التي تنور كانهار اللاجين وافاض عليهم بحر العناية
في البداية والنهاية فبلغوا غاية الكفاية في الدارين فصاروا اساتذة للملة البيضاء تحت لواء حبيب
قاب قوسين عليه وعلى آله واصحابه الصلوات الزاكيات والتسليمات الراضيات من فاطر الكونين
اما بعد فيقول فقير ربه واسير ذنبه محمد حسين النعيمي مهتمم جامعة نعيمية لاهور
ايدها الله تعالى وايدها. لما قرأ في مدرستنا العربية العالية مولانا الفاضل محمد عبد الحكيم
بن مولوي الله دته صانه عن كل شين وزانه بكل زين متوطن لاهور باكستان الغربي
من كتب الاحاديث والتفاسير والفقه وغيرها ثم التمس مني ان اجيزه بما احتوى عليه سندي من
كتب الاحاديث والتفاسير والفقه وغيرها وذلك من حسن ظنه باني اهل لذلك ولست اهلا لذلك ولكن
قضى بان اسعف عن تلك السائلة فاجبته لما سأل واجزت له فيما قال كما اجازني واجاز لي سيدي مولائي
فخر الاماثل صدر الافاضل السيد محمد نعيم الدين المرادآبادي قدس الله تعالى سره وهو
مجاز عن استاذه امام العلماء الاعلام شيخ الكل في الكل حضرة مولانا الحاج محمد گل قدس سره وهو مجاز
عن استاذه قدوة الفضلاء الكرام كوكب الهداية عمدة المحققين السيد محمد المكي الكتبي الخطيب المدرس
بمسجد الحرام وهو مجاز عن والده قدوة المحققين السيد محمد الكتبي الخطيب المدرس بالمسجد الحرام وهو
مجاز عن والده مفتي الاحناف ببلدة الحرام السيد محمد بن حسين الكتبي روح الله روحه وهو مجاز بذلك
عن استاذه خاتم المحققين مولانا مقتدانا السيد احمد الطحطاوي المحشي على الدر المختار رحمه مولاه رحمة الابرار
وسنده مذكور بالتفصيل في مسانيده المطولة المشهورة في ديار العرب والعجم خصوصا في المدرسة العالية الازهرية
الواقعة في قاهرة مصر محروسة بالعصمة المستحبة كما روى عن عبد الرحمن بن عوف رضي الله عنه واسال الله
تعالى ان ينفعني واياه ويبلغ [illegible]

صدیقیہ' انجمن شیڈ' لاہور سے بدائع منظوم پڑھی' جیسا کہ ایک جگہ آپ نے لکھا ہے:

"فقیر کو انہوں نے بدائع منظوم بھی شروع کروائی تھی اور اس کے چند اسباق بھی پڑھائے تھے"۔ ۳۷

ایک اور اتالیق ---- مفتی اعظم پاکستان علامہ ابو البرکات سید محمد احمد قادری اشرفی رضوی رحمہ اللہ تعالیٰ

شرف صاحب نے ان سے باقاعدہ درس تو نہیں لیا۔ البتہ سند حدیث کے اجراء کے وقت تبرکاً" زانوئے تلمذ طے کیا اور ترمذی شریف سے کچھ احادیث پڑھ کر سنائیں۔ ۳۸

علامہ شرف صاحب ---- ایک شاعر:

علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب کے نام کے ساتھ "شرف" سے یوں لگتا ہے کہ جیسے آپ کہنہ مشق شاعر بھی ہیں۔ لیکن ان سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ شاعر نہیں ہیں۔ البتہ زمانہ طالب علمی میں کچھ شوق رہا۔ لیکن یہ شوق جز وقتی تھا۔ البتہ جمالیاتی حس نے ماضی قریب میں اس کی ایک دو مثالیں پیش کی ہیں۔ پہلے آپ ان کے شاعر ہونے کا حال ملاحظہ فرمائیں:

"۱۹۶۳ء میں جب راقم ضیاء شمس الاسلام' سیال شریف میں زیر تعلیم تھا تو مجھے دیوان حافظ کی شرح "لسان الغیب" کے مطالعہ کا اتفاق ہوا' اور ساتھ ہی شعرو شاعری کا شوق سوار ہو گیا۔ فارسی میں کئی اشعار لکھے۔ استاذ گرامی مولانا عطا محمد گولڑوی مدظلہ حج و زیارت سے واپس آئے تو فارسی میں ایک قصیدہ لکھ کر

۳۷۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری' علامہ: مولوی اللہ دتہ ہوشیار پوری' ماہنامہ ضیائے حرم لاہور شمارہ ۱۹۹۳ء

۳۸۔ بروایت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

ان کی خدمت میں پیش کیا----جونہی سیال شریف سے واپس آیا' وہ دن اور آج کا دن فارسی تو کیا اردو میں بھی ایک شعر تک موزوں نہ ہو سکا اور نہ ہی سوز و گداز کی وہ کیفیت باقی رہی"۔ ۳۹

علامہ شرف صاحب کے والد گرامی حافظ جی مولوی اللہ دتہ علیہ الرحمہ سخن فہم و سخن سنج تھے۔ اور برجستہ اشعار کہتے تھے جیسا کہ علامہ شرف صاحب نے ان کے سوانحی مقالہ "حافظ جی مولوی اللہ دتہ" مشمولہ "نور نور چہرے" میں لکھا ہے۔ شائد شعوری کا جوہر علامہ شرف صاحب کو ورثہ کے طور پر ملا ہو۔

لیکن ان کی ۱۹۹۶ء میں مطبوعہ ایک کتاب "مدینۃ العلم" میں عربی کے یہ اشعار پڑھنے میں آئے جو انہوں نے شیخ سعدی علیہ الرحمہ کے تتبع میں لکھے:۔

بهر الحسانَ جمالهُ
غلب الجميع كمالهُ
بلغ الانام نوالہ
فمن المحال مثالہ

☆

نشر الهدیٰ بمقالہ
غمر الوریٰ بنوالہ
قهر العدیٰ بجلالہ
صلوا علیہ وآلہٖ ۴۰

۳۹۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری' علامہ شیخ الاسلام خواجہ قمرالدین سیالوی مشمولہ نور نور چہرے ص ۳۴۴ مطبوعہ لاہور ۱۹۹۷ء

۴۰۔ محررہ ۵ شوال ۱۴۱۶ھ / ۲۵ فروری ۱۹۹۶ء

ترجمہ:

☆ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے جمال نے تمام حسن والوں کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا

☆ آپ کا کمال تمام ارباب کمال پر غالب ہوا

☆ آپ کی عنایت تمام مخلوق کو محیط ہے

☆ اس لئے آپ کی مثال کا ملنا محال ہے

☆ آپ نے اپنی گفتگو کے ذریعے ہدایت عام کی

☆ آپ کے جود و کرم نے تمام مخلوق کو ڈھانپ لیا

☆ آپ نے اپنے جلال کے ذریعے دشمنوں کو مغلوب کر دیا

☆ (اے اہل ایمان!) آپ پر اور آپ کی آل پر درود (و سلام) بھیجو۔ ۴۰

اسی طرح ایک اور جگہ ان کا نتیجہ فکر نظر سے گزرا۔ آپ فرماتے ہیں:

"فقیر اگرچہ شاعر نہیں تاہم مدینہ منورہ سے روانگی کے وقت کچھ اشعار ذہن میں آگئے۔ یہ شاعری کے معیار پر پورے اترتے ہیں یا نہیں' تاہم جذبات کا اظہار ہے۔

تعالیٰ اللہ مدینے کا سفر ہے
مقدر کا ستارہ اوج پر ہے
ملائک رشک میں ڈوبے ہوئے ہیں
کہ "ان" کا سنگ در ہے' میرا سر ہے
یہ شب میرے لئے معراج کی شب
نبی کی بارگاہ میرا مقر ہے

۴۱۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری' علامہ: شہریار علم' مطبوعہ لاہور ۱۹۹۶ء

الٰہی تیرے الطاف و کرم سے
یہ ذرہ آج ہم دوش قمر ہے
نہیں حاضر جو دربار نبی میں
وہ دربار خدا میں بے قدر ہے ۳۲؎

۱۸/ نومبر ۱۹۹۶ء میں آپ اپنے استاذ گرامی مولانا عطا محمد چشتی گولڑوی مدظلہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ راستے میں چند نعتیہ اشعار منظوم ہوئے:

اے سراپا حق کی رحمت السلام!!
اے سراسر لطف و رافت' السلام!!
اے امین سرّ وحدت' السلام!!
واقفِ ہم شرّ و رحمت' السلام!!
پیکر نور و کرم' ذاتش تمام!!
روح اعظم' باب جنت' السلام!!
اتباعت باعث فوز و فلاح!!
اقتدایت روح عظمت' السلام!! ۳۳؎

☆☆

یارب بالمصطفیٰ طهر بواطننا
عن الرذائل و احفظها عن اللمم

یارب بالمجتبی
بالذکر والفکر و العرفان والحکم
محمد سید الأسیاد فی الکرم
معلم الناس بالتوحید والحکم
والمسلمون علوا فی کل معرکة
بالرشد والخیر والایمان ذی القمم
لما ابوا امره جهلا ومعصیة
صاروا الی الذل والخسران والألم
صاروا عبید کلنتن فی عزائمه ۳۴؎
بل لعبة للیهود العائد الخصم

اخلاق اور مزاج:

علامہ شرف صاحب سے ملنے والا ان سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ان کی علمی وجاہت' درویشانہ طبیعت میں جمال ہی جمال ہے۔ جلال نام کی کوئی چیز نہیں' خوش مزاجی ہے' محبت والفت ہے۔ ان کے اخلاق اور مزاج کے بارے' ان کے احباب سے سنتے ہیں:۔

☆ مولانا بہت نفس کم ملنسار اور بذلہ سنج ہیں۔ طبعاً فیاض اور مہمان نواز ہیں۔ بادی النظر میں لگتا ہے کہ شاید کم گو اور ریزرو (Reserve) قسم کے آدمی ہیں لیکن ان سے ملنے والا بہت جلد اپنی ایسی رائے بدلنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ ۳۵؎

☆ وہ ہر بار بڑے تپاک اور شفقت سے ملے۔ ۳۶؎

۳۲۔ عبدالحلیم نقشبندی حافظ: جمال حرمین شریفین' مطبوعہ چکوال ۱۹۹۷ء
۳۳۔ بحوالہ قلمی یادداشت از علامہ شرف قادری صاحب

۳۴۔ قلمی یادداشت علامہ شرف صاحب
۳۵۔ غلام رسول سعیدی' علامہ: تعارف صاحب تذکرہ اکابر اہل سنت' مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء
۳۶۔ عبداللہ قادری سید: علامہ محمد عبدالحکیم شرف' ماہنامہ المعین ساہیوال شمارہ اکتوبر ۱۹۸۳ء

☆ نیک اخلاق، بزرگوں کے محب، عاشقان غوث اعظم سے ہیں۔ مؤدب، متواضع ہیں۔[47]

☆ بڑے وسیع القلب، نہایت مخلص، مہمان نواز اور شفیق ترین انسان ہیں---- آپ کی ذات گوناگوں اوصاف حمیدہ کی جامع ہے----- تحریر، تقریر، تدریس میں تعمیر سیرت، کردار سازی، اخلاقی بلندی اور روحانی برتری کی طرف خصوصی توجہ رکھتے ہیں۔ سنگین حالات، کٹھن مراحل اور دشوار گزار منازل میں صبر و استقامت، حلم و تحمل کے پیکر جمیل نظر آتے ہیں۔[48]

☆ درویش صفت، عاجزی و انکساری کا مجسمہ ہیں---- علامہ شرف قادری صاحب کی طبیعت درویشانہ، مزاج مومنانہ اور تحریر محققانہ ہے---- امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ سے عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے بے پناہ محبت کرتے ہیں۔[49]

☆ مولانا ہنس مکھ، ملنسار اور بذلہ سنج ہیں۔ طبعاً فیاض اور مہمان نواز ہیں۔[50]

☆ خوش کلام، شیریں زبان، نرم گوئی آپ کا طرۂ امتیاز ہے۔ عاجزی و انکساری کا پیکر۔ سب کچھ ہونے کے باوجود اپنے آپ کو کچھ نہیں سمجھتے ہیں۔ ہر چھوٹے بڑے کا ادب و احترام تو آپ کے رگ و پے میں سرایت کئے ہوئے ہے۔[51]

☆ علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری فی زمانہ علمائے سلف صالحین کا نمونہ ہیں۔ تجر علمی کے ساتھ فقر و استغناء آپ کے مزاج کا لازمہ ہیں۔ اور فی زمانہ یہی بات ان

۴۷۔ شرافت نوشاہی، سید: شریف التواریخ جلد ۳، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۹ء
۴۸۔ نازش قصوری، علامہ: اشعۃ اللمعات کے جلیل القدر مترجم، مطبوعہ لاہور اکتوبر ۱۹۸۹ء
۴۹۔ وجاہت رسول قادری، سید: ابتدائیہ "تقدیس الوہیت" اور امام احمد رضا، مطبوعہ کراچی ۱۹۹۴ء
۵۰۔ ظہیر احمد ہاشمی: مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری، ماہنامہ استقلال لاہور اکتوبر ۱۹۹۶ء
۵۱۔ علی احمد سندیلوی، مفتی: علامہ عبدالحکیم شرف قادری، محررہ ۳۰ جون ۱۹۹۷ء

کے ثقہ و کامل ہونے کا ثبوت ہے۔ آپ کی تحریریں جہاں خدمت دین اور روایات اسلاف کے فروغ میں ہیں، وہاں اپنے اخلاف اور آئندہ نسلوں کی تربیت کے لئے بھی ایک نمونہ ہیں۔ گویا آپ نے تصنیف و تالیف کے حوالے سے جو کاوشیں کی ہیں، وہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کا بہترین سنگم ہیں۔[52]

☆ محمد عبدالحکیم شرف قادری چونکہ خود سینے میں سمندر سے کھلا اور بادلوں سے زیادہ فیاض دل رکھتے ہیں---- ان کی زبان میں شیرینی، مزاج میں انکسار، طبیعت میں نیاز مندی، پسند میں لطافت، سوچ میں ژرف نگاہی، اخلاق میں وسعت اور مہمان نوازی میں عربیت ہے۔[53]

☆ ہمیشہ نرم، مہربان اور دل گداز لہجے میں بات کرنے والا ایک دھیما اور سادہ سا انسان---- خوبصورت رویئے والا صاحب دل فرد---- ان کے عالمانہ وقار میں عاجزانہ انکسار کی ایسی آمیزش ہے کہ پہروں ان کے پاس بیٹھنے اور ان کی دل چھو لینے والی باتیں سننے کو جی چاہتا ہے---- وہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کی سادگی اور سچائی انہیں قابل قدر بناتی ہے---- شرف صاحب کی عکس در عکس چمکدار آئینے جیسی شخصیت میں ایک انوکھی فقیرانہ شان ہر وقت جاگتی رہتی ہے۔[54]

☆ سادگی، ایفائے عہد، مہمان نوازی، چھوٹوں پہ شفقت، جس نے ترتیب دیا۔ کارکنوں کی قدر افزائی اور جس پہ آپ نے اپنے دستخط ثبت فرمائے۔ جسے بعد میں علم میں بھی مفقود ہے ذریعہ مشتہر کیا گیا اور اس فتویٰ نے تحریک کو مزید جلا بخشی۔ تاریخ میں آپ کا یہ کارنامہ ہمیشہ یاد رہے گا۔[56]

۵۶۔ محمد منشا تابش قصوری، علامہ: تحریک نظام مصطفیٰ اور جامعہ رضویہ لاہور ص ۳۱ مطبوعہ لاہور اپریل

اوران کا دل حب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے آباد ہے۔ [55]

علامہ شرف صاحب کے خطابات:

علامہ شرف صاحب کو ان کے رفقاء و احباب نے مختلف خطابات سے یاد کیا ہے، جن سے ان کی علمی ثقاہت اور شخصی وجاہت مترشح ہوتی ہے:

☆ سرمایۂ اہل سنت ☆ سرمایۂ ملت ☆ سرمایۂ سنّیت ☆ معمار سنیت ☆ بحر العلوم ☆ شیخ المحدثین ☆ فخر اہل سنت ☆ مؤرخ اہل سنت ☆ پاسبان مسلک اہل سنت ☆ معدن علم و حکمت ☆ فاضل اجل ☆ فاضل جلیل ☆ عالم نبیل ☆ شمس المحققین ☆ علامہ بے بدل ☆ صاحب علم و فضل ☆ فاضل شہیر ☆ علامۃ العصر ☆ المحدث الکامل ☆ حکیم ملت ☆ استاذ العلماء ☆ استاذ العلماء والفضلاء ☆ شرف العلماء ☆ المحقق النبیل ☆ محقق عصر ☆ محقق روشن ضمیر ☆ صاحب الرائے الصائب ☆ جامع العلوم النقلیۃ والفنون العقلیۃ

تحریک نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور شرف صاحب:

ذوالفقار علی بھٹو کے دور اقتدار میں جب تحریک نظام مصطفیٰ چلی تو سارا وطن سراپا ایثار و قربانی بن گیا۔ گوشہ نشین بھی حجروں سے نکل کر قائدین کے شانہ بشانہ ہو لئے۔ ملک کے معروف دارالعلوم جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور کی اس ضمن میں خدمات ناقابل فراموش

نظام مصطفیٰ کے نفاذ کے سلسلہ میں کردار، خدمات اور جدوجہد

۴۷- شرافت نوشاہی، سید: شریف التواریخ جلد ۳ مطبوعہ لاہور ۱۹۸۹ء
۴۸- تابش قصوری، علامہ: اشعۃ اللمعات کے جلیل القدر مترجم، مطبوعہ لاہور ... احب، مدظلہ نے ایک رسالہ بنام
۴۹- وجاہت رسول قادری، سید: ابتدائیہ "تقدیس الوہیت" اور امام احمد رضا، مطبوعہ کراچی ۱۹۹۳ء ... کا ایک روشن
۵۰- ظہیر احمد ہاشمی: مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری، ماہنامہ استقلال لاہور اکتوبر ۱۹۹۶ء
۵۱- علی احمد سندیلوی، مفتی: علامہ عبدالحکیم شرف قادری، محررہ ۳۰ جون ۱۹۹۷ء

حوالے سے فاضل مصنف نے یوں ذکر کیا ہے۔

"جب تحریک نظام مصطفیٰ شروع ہوئی تو آپ جاں نثاری کے لئے بے قرار نظر آئے۔ بارہا گرفتاری پیش کرنے کی تیاری کی۔ خصوصاً" جب قائد اہل سنت مولانا شاہ احمد نورانی کو بھٹو کے حکم پر گرفتار کر لیا گیا اس روز بڑے بے تاب ہوئے۔ اسی روز آپ کے خسر صاحب کا وصال ہو گیا۔ مگر اپنے خسر کے وصال سے زیادہ مولانا شاہ احمد نورانی کی گرفتاری سے متاثر تھے۔ اور راقم الحروف سے کہنے لگے۔

"اب ہمیں بھی گرفتاریاں پیش کرنی چاہیں"۔

میں نے جواباً" کہا۔

"اگر ہماری گرفتاری تحریک کے لئے باہر رہنے سے زیادہ مؤثر ہے تو اس پر فوری عمل کے لئے تیار ہوں۔ مگر جذبات پر قابو رکھئے اور سوچئے تحریک کے لئے آپ کا باہر رہنا از حد ضروری ہے۔ کیونکہ طلباء جو تحریک کا ایک کردار بن چکے ہیں، ان کی تربیت اور ان کو ہدایات سے نوازنا اور ان کے حوصلے بڑھانا گرفتاری سے بھی کہیں اہم ہے"۔۔۔۔

چنانچہ آپ نے میری اس بات کو پسند کیا اور جیل سے باہر ہی طلباء کو گائیڈ کرتے رہے۔ آپ نے متعدد جلوسوں میں شرکت فرمائی۔ خصوصاً" تحریک نظام مصطفیٰ کے جواز میں اکابر علماء اہل سنت نے جو فتویٰ جاری کیا، اس فتویٰ کے محرک آپ ہی ہیں اور فتویٰ کا مضمون آپ ہی نے ترتیب دیا۔ جس پر اکابر علماء نے اپنے اپنے دستخط ثبت فرمائے۔ جسے بعد میں اخبارات کے ذریعہ مشتہر کیا گیا اور اس فتویٰ نے تحریک کو مزید جلا بخشی۔ تاریخ میں آپ کا یہ کارنامہ ہمیشہ یاد رہے گا۔ [56]

۵۶- محمد منشا تابش قصوری، علامہ: تحریک نظام مصطفیٰ اور جامعہ رضویہ لاہور ص ۳۱ مطبوعہ لاہور اپریل

یہاں بالاتفاق جاری کردہ بیان کا متن پیش کیا جاتا ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

"آج ۱۱ اپریل ۱۹۷۷ء کو جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو' لاہور میں حضرت غزالی زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی شیخ الحدیث 'انوار العلوم' ملتان کی صدارت میں علماء لاہور کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں ملکی صورتحال پر غور کیا گیا' اور بالاتفاق یہ بیان جاری کیا گیا ہے کہ

"نظام مصطفیٰ کے نفاذ کی خاطر پرامن تحریک 'ایک مقدس جہاد ہے۔ جو اہل اسلام اپنی مساعی بروئے کار لا رہے ہیں۔ ان کے شب و روز کا ایک ایک لمحہ جہاد فی سبیل اللہ میں صرف ہو رہا ہے۔ اس دوران زخمی ہونے والے مسلمان مظلوم اور رحمت الٰہیہ کے مستحق ہیں۔ اور جو مسلمان تشدد اور بربریت کا شکار ہو کر راہ خداوندی میں جانیں دے رہے ہیں۔ وہ بلاشبہ شہید ہیں' جن کے لئے اللہ تعالیٰ جل مجدہ نے عظیم انعامات کا وعدہ فرمایا ہے۔

ہر مسلمان کا دینی فریضہ ہے کہ نظام مصطفیٰ کے نفاذ کی خاطر اس پرامن تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہ کرے۔"

دستخط علمائے کرام!

۱- علامہ سید احمد سعید کاظمی شیخ الحدیث جامعہ انوار العلوم' ملتان
۲- مفتی عزیز احمد قادری خطیب جامعہ نعیمیہ' لاہور
۳- مولانا محمد مہرالدین شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور
۴- مولانا محمد رشید مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور
۵- مولانا محمد احمد جمیل گوجرانوالہ

۶- مولانا غلام مصطفیٰ صدیقی صدر شعبہ تجوید جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور
۷- مولانا جان محمد' مدرس جامعہ نعیمیہ' لاہور
۸- محمد عبدالحکیم شرف قادری جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور
۹- مولانا محمد فضل الدین خطیب جامع مسجد مصطفیٰ آباد' لاہور
۱۰- قاری الٰہی بخش مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور
۱۱- مولانا عبدالستار نظامی جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور
۱۲- ابوالضیاء قاری عبدالرشید سیالوی جامعہ غوثیہ شیراکوٹ' لاہور
۱۳- مولانا سلیم اللہ خطیب سفید مسجد مصری شاہ' لاہور
۱۴- مولانا خادم حسین خطیب شاہدرہ' لاہور
۱۵- مفتی محمد حسین نعیمی شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ' لاہور
۱۶- مفتی عبدالقیوم ہزاروی شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور
۱۷- مولانا محمد علی نقشبندی مدرس جامعہ رسولیہ شیرازیہ' لاہور
۱۸- مولانا حافظ شیر محمد خان خطیب جامع مسجد سمن آباد' لاہور
۱۹- مولانا محمد فاضل عباسی خطیب جامع مسجد موچی دروازہ' لاہور
۲۰- مولانا غلام رسول سعیدی شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ' لاہور
۲۱- مولانا سید احمد خطیب جامع مسجد برانڈرتھ' لاہور
۲۲- مولانا واحد بخش غوثوی مدرس جامعہ نعیمیہ' لاہور
۲۳- مولانا محمد صدیق ہزاروی مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور
۲۴- قاری محمد یوسف بغدادی مدرس جامعہ حنفیہ لنڈا بازار' لاہور
۲۵- مولانا قاضی محمد مظفر اقبال خطیب جامع ٹکسالی گیٹ' لاہور
۲۶- مولانا سید طالب حسین شاہ گنج مغلپورہ' لاہور

۲۷- قاری عبدالحمید قادری قائم مقام سیکرٹری جنرل جمعیت علماء پاکستان -۵۷

تحریک نظام مصطفٰے کی حمایت میں روزنامہ وفاق' لاہور میں ۱۷/اپریل ۱۹۷۷ء کو دوسرا فتویٰ شائع ہوا۔ وہ یہ ہے:

تحریک نظام مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم میں حصہ لینا جہاد اسلامی ہے

علماء سواد اعظم کا متفقہ فیصلہ

۱۴- اپریل کو دارالعلوم حزب الاحناف پاکستان' لاہور میں علماء اہل سنت کا ایک خصوصی اجلاس مفتی اعظم پاکستان علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری صاحب شیخ الحدیث کی صدارت منعقد ہوا۔ جس میں اس امر کا اظہار کیا گیا کہ موجودہ خطرناک بحران کا واحد حل صرف یہ ہے کہ پاکستان میں نظام مصطفٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام عملی طور پر نافذ و جاری کر دیا جائے۔

نظام مصطفٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قیام اور شریعت اسلامیہ کے نفاذ سے متعلق مسلمانان پاکستان کی موجودہ تحریک خالص اسلامی جہاد ہے۔ اس تحریک میں حصہ لینے والے غازی اور شہید فی سبیل اللہ ہیں۔ ہر مسلمان کا یہ ملی و مذہبی و دینی فریضہ ہے کہ نظام مصطفٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نفاذ کی موجودہ تحریک میں حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کریں:

دستخط علماء کرام

۱- علامہ سید محمود احمد رضوی' سیکرٹری جنرل مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان' لاہور
۲- شیخ القرآن علامہ غلام علی اوکاڑوی دارالعلوم اشرف المدارس' اوکاڑہ
۳- حضرت مفتی ظفر علی نعمانی مہتمم دارالعلوم امجدیہ' کراچی
۴- حضرت علامہ شاہ عارف اللہ قادری' راولپنڈی
۵- حضرت علامہ حسین الدین شیخ الحدیث دارالعلوم مدرسہ رضویہ' راولپنڈی

۵۷- روزنامہ وفاق' لاہور شمارہ ۱۴ اپریل ۱۹۷۷ء

۶- حضرت مولانا سید خلیل احمد قادری' خطیب مسجد وزیر خاں' لاہور
۷- حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ ازہری شیخ الحدیث دارالعلوم امجدیہ' کراچی
۸- حضرت پیر سید محمد حسن شاہ گیلانی' سجادہ نشین چک سادہ شریف گجرات
۹- حضرت مولانا شبیر احمد ہاشمی خطیب جامع مسجد بورے والا
۱۰- حضرت مولانا ملک الرحمٰن' خطیب گلبرک لاہور
۱۱- حضرت مولانا زاہد علی شاہ ناظم جامعہ قادریہ رضویہ گلبرگ' لائل پور
۱۲- حضرت مولانا عبدالقادر جیلانی فاضل مدینہ یونیورسٹی' راولپنڈی
۱۳- حضرت مولانا حافظ عبدالغفور شیخ الحدیث جامعہ غوثیہ بھابڑا بازار' راولپنڈی
۱۴- مولانا عبدالحکیم شرف قادری جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور
۱۵- صاحبزادہ زبیر احمد قادری' درگاہ حضرت داتا گنج بخش لاہور ☆

شادی خانہ آبادی:

علامہ شرف صاحب کی شادی ۱۳۸۳ھ ۱۰/مارچ ۱۹۶۳ء میں ہوئی۔

اپنے والد گرامی کے احوال میں آپ لکھتے ہیں:

"قاضی علی بخش (م- ۱۲ ربیع الآخر ۱۳۹۷ھ/ اپریل ۱۹۷۷ء بروز ہفتہ) مرزا پور کے قریب واقع موضع کھڈیالہ کے رہنے والے تھے۔ قیام پاکستان سے پہلے ان کے اور حافظ جی (والد گرامی علامہ شرف صاحب) کے برادرانہ تعلقات تھے۔ قیام پاکستان کے بعد وہ اوکاڑہ میں مقیم ہو گئے اور سابقہ تعلقات نہ صرف برقرار رہے بلکہ مزید پختہ ہو گئے۔ قاضی صاحب نے اپنی دو لڑکیوں کا نکاح حافظ جی کے دو لڑکوں مولانا محمد

☆ روزنامہ وفاق' لاہور' شمارہ ۱۷ اپریل ۱۹۷۷ء

عبدالغفار ظفر صابری اور محمد عبدالحکیم (شرف قادری) سے کر دیا۔[۵۸]

تدریسی زندگی کا آغاز:

علامہ شرف صاحب کی تحصیل علم کی زندگی چار جامعات پر محیط ہے جبکہ تدریسی زندگی پانچ دارالعلوم پر مشتمل ہے جو کہ حسب ذیل ہیں:۔

☆ جامعہ نعیمیہ' لاہور (۱۹۶۵ء)

☆ جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور (۱۹۶۶ء تا ۱۹۶۸ء و دسمبر ۱۹۷۳ء تا حال ۱۹۸۸ء)

☆ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ' بھیرہ شریف (۱۹۶۸ء)

☆ دارالعلوم اسلامیہ رحمانیہ' ہری پور ہزارہ (۱۹۶۸ء تا ۱۹۷۱ء)

☆ مدرسہ اسلامیہ اشاعت العلوم' چکوال (۱۹۷۱ء تا ۱۹۷۳ء)

پہلی تدریس گاہ۔۔۔ جامعہ نعیمیہ' لاہور

مولانا شرف صاحب نے جنوری ۱۹۶۵ء میں جامعہ نعیمیہ' لاہور سے (بحیثیت مدرس) اپنی تدریسی زندگی کا آغاز کیا۔[۵۹]

دوسری تدریس گاہ۔۔۔ جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور

علامہ شرف صاحب کی تدریسی زندگی کا بیشتر حصہ جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور میں گزرا ہے۔ بلکہ جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور سے ان کی وابستگی زمانہ طالب علمی سے ہے۔ جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور سے ان کا دیرینہ تعلق ربع صدی پر محیط ہے۔ علامہ صاحب فرماتے ہیں:

"جامعہ نظامیہ رضویہ سے میری وابستگی بہت طویل ہے۔ مئی ۱۹۵۷ء سے

۵۸۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری' علامہ: حافظ اللہ دتہ المعروف حافظ جی' ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور نومبر دسمبر ۱۹۹۴ء

۵۹۔ غلام رسول سعیدی' علامہ: تعارف صاحب اکابر اہل سنت' مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء

اکتوبر ۱۹۶۱ء تک بحیثیت طالب علم اس مدرسہ میں رہا۔"[۶۰]

۱۹۶۶ء میں ان کے مربی اور مشفق استاذ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی صاحب نے انہیں جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور میں بلا لیا۔ پھر (بحیثیت مدرس) ۱۹۶۷ء تک وہیں پڑھاتے رہے۔[۶۱]

تیسری تدریس گاہ۔۔۔ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ' بھیرہ شریف

اپنی تدریسی زندگی کے اس مرحلے سے متعلق آپ فرماتے ہیں:

"۱۹۶۷ء میں فقیر جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور میں فرائض تدریس انجام دے رہا تھا۔ یہ میرا جامعہ میں دوسرا سال تھا۔ حضرت استاد صاحب (مولانا عطا محمد چشتی گولڑوی) کا مکتوب گرامی موصول ہوا کہ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ میں پیر محمد کرم شاہ الازہری نے ایک مدرس طلب کیا ہے' تم وہاں چلے جاؤ۔ سرتابی کی مجال نہ تھی۔ شعبان میں سالانہ چھٹیاں ہوتے ہی میں بھیرہ چلا گیا۔ وہاں ڈیڑھ ماہ تدریس کے فرائض انجام دیئے۔۔۔۔ رمضان شریف گزرنے کے بعد استاد صاحب کی اجازت سے پھر جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور آ گیا۔"[۶۲]

ایک اور جگہ آپ نے اسی امر کی طرف اشارہ کیا ہے:

"۱۹۶۶ء میں راقم الحروف دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف میں معلم و مدرس رہا۔ اسی دوران اللہ تعالیٰ نے راقم کو فرزند (ممتاز احمد) عطا فرمایا۔"[۶۳]

چوتھی تدریس گاہ۔۔۔ جامعہ اسلامیہ رحمانیہ ہری پور ہزارہ

علامہ صاحب راوی ہیں:

"حضرت صاحبزادہ محمد طیب الرحمن چھوہروی رحمہ اللہ تعالیٰ

۶۰۔ انٹرویو ماہنامہ اخبار اہل سنت' لاہور جولائی ۱۹۹۷ء

۶۱۔ غلام رسول سعیدی' علامہ: تعارف صاحب تذکرہ اکابر اہل سنت' مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء

۶۲۔ انٹرویو ماہنامہ اخبار اہل سنت' لاہور شمارہ اگست ۱۹۹۷ء

۶۳۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری' علامہ: حافظ جی مولوی اللہ دتہ مشمولہ "نور نور چہرے" ص ۳۸' مطبوعہ لاہور ۱۹۹۷ء

کے اصرار پر یکم جنوری ۱۹۶۸ء کو جامعہ اسلامیہ رحمانیہ' ہری پور ہزارہ چلا گیا۔ جہاں مجھے صدر مدرس اور مفتی مقرر کیا گیا۔ ایک مسجد میں جمعہ پڑھانا' رات کو درس قرآن دینا میرے ذمہ لگا دیا گیا۔

گرمیوں کے موسم میں سکولوں میں چھٹیاں ہوئیں تو محکمہ تعلیم نے سکول ماسٹروں کو پابند کیا کہ چھٹیوں میں دینی مدارس میں جاکر قرآن پاک پڑھیں۔ انہیں دو گھنٹے پڑھانے کے لئے بھی مجھے مامور کیا گیا۔ کام کا دباؤ اتنا بڑھا کہ میں بیمار ہو گیا۔ بیماری اتنی شدید تھی کہ ایک خط پڑھنے کی سکت بھی نہ رہی۔ اللہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ طیب الرحمن رحمہ اللہ تعالیٰ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ انہوں نے دو ماہ تک میرا علاج کیا۔ دوا اور خوراک کا تمام خرچ اپنے پاس سے کیا۔ اللہ تعالیٰ کا کرم ہوا کہ میں صحت یاب ہو گیا۔"[۶۴]

ہری پور قیام کے دوران مولانا نے متعدد تعمیری کام انجام دیئے۔

☆ وہاں کے بکھرے ہوئے سنی علماء کو جمع کیا اور جمعیت علمائے سرحد' پاکستان قائم کی۔ مولانا ہی کو (اس کا) ناظم اعلیٰ مقرر کیا گیا۔

☆ افتاء' تدریس' (خطابت) اور تنظیمی کاموں کے علاوہ مولانا تصنیف و تالیف میں لگے رہتے تھے۔ نیز اشاعت کی ذمہ داریاں بھی سنبھال لی تھیں۔

☆ مولانا نے اپنے طرز تبلیغ سے لوگوں کے دلوں میں مسلک رضا سے محبت پیدا کی۔ اعلیٰ حضرت کی علمی اور تحقیقی خدمات سے انہیں متعارف کرایا۔ اور پہلی مرتبہ ہری پور میں مولانا کی قیادت میں "یوم رضا" منایا

۶۴۔ انٹرویو ماہنامہ اخبار اہل سنت' لاہور شمارہ جولائی ۱۹۹۷ء

گیا۔[۶۵]

پانچویں تدریس گاہ۔۔۔۔ مدرسہ اسلامیہ اشاعت العلوم چکوال:

تدریسی زندگی کا احوال بیان کرتے ہوئے علامہ صاحب فرماتے ہیں:

چار سال ہری پور ایسے پر فضا مقام میں رہنے کے بعد دسمبر ۱۹۷۱ء میں مدرسہ اسلامیہ اشاعت العلوم' چکوال آ گیا۔[۶۶] وہاں تدریس اور تبلیغ کا سلسلہ شروع کر دیا۔ وہاں کا ماحول بہت حوصلہ شکن اور مایوس کن تھا۔ طلبہ کی تعداد کم تھی۔ مخالفوں کی یورش تھی۔ تبلیغ و اشاعت کے ذرائع اور وسائل نہ تھے۔ لیکن مولانا حوصلہ ہارنے والوں میں سے نہ تھے۔ ان کی ژرف نگاہی نے وہاں بھی جذبہ اور لگن رکھنے والے نوجوانوں اور فعال کارکنوں کو ڈھونڈ نکالا۔ وہاں بھی "جماعت اہل سنت" کی تنظیم قائم کر دی۔ اور اشاعت دین کا کام شروع کر دیا۔

مولانا نے اگرچہ چکوال میں تھوڑا عرصہ قیام کیا اور دو ہی سال بعد وہاں سے لاہور آ گئے۔ لیکن اس عرصہ میں انہوں نے وہاں کے لوگوں میں سنیت اور رضویت کی روح پھونک دی۔ مولانا نے وہاں بھی بڑی دھوم دھام اور جوش و خروش سے یوم رضا منایا۔[۶۷]

جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور میں دوبارہ آمد

علامہ محمد منشا تابش قصوری صاحب رقمطراز ہیں:

"۱۹۷۴ء میں جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری دروازہ لاہور میں

۶۵۔ غلام رسول سعیدی' علامہ: تعارف صاحب تذکرہ اکابر اہل سنت' مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء
۶۶۔ انٹرویو ماہنامہ اخبار اہل سنت' لاہور جولائی ۱۹۹۷ء
۶۷۔ غلام رسول سعیدی' علامہ: تعارف صاحب تذکرہ اکابر اہل سنت مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء

تشریف لے آئے اور تادم تحریر یہاں پر آپ بڑی تندہی' جانفشانی' انتہائی خلوص اور لگن کے ساتھ خدمات درس تدریس 'تحقیق و تصنیف میں پیہم مصروف ہیں۔ آپ کی ماہرانہ فنی و تدریسی صلاحیتوں کے پیش نظر حضرت مفتی (محمد عبدالقیوم ہزاروی) مدظلہ نے آپ کو صدرالمدرسین کا عہدہ تفویض فرمایا۔ یہاں پر آپ نے جملہ علوم نقلیہ و عقلیہ کی تدریس فرمائی۔ ۱۹۷۴ء سے استاذ الحدیث کے اعلیٰ منصب پر فائز ہیں"۔ [۶۸]

اب علامہ شرف صاحب کی زبانی احوال سنئے:۔

ماہ شوال ۱۳۹۳ھ / ۱۹۷۳ء میں پھر جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور آ گیا۔ جہاں مجھے صدر مدرس بنا دیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی دورۂ حدیث کا آغاز ہوا تو مجھے

☆ صحاح ستہ میں سے "ابوداؤد شریف" پڑھانے کی سعادت ملی

☆ پانچ سال بعد (۱۹۷۸ء میں) "مسلم شریف" پڑھانے کا موقع ملا

☆ پھر پانچ سال بعد (۱۹۸۳ء میں) "بخاری شریف" پڑھانے کی توفیق ملی

☆ اس کے علاوہ "ابن ماجہ شریف" اور "مؤطا امام محمد" پڑھانے کا موقع ملا

اور بحمدہ تعالیٰ یہ سلسلہ اب تک جاری ہے۔ مجموعی طور پر مجھے جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور میں پڑھاتے ہوئے پچیس سال ہو گئے ہیں (بشمول ۱۹۶۶ء تا ۱۹۶۸ء دو سال)۔۔۔۔ مسلسل تدریس (۱۹۷۴ء تا حال ۱۹۹۷ء) کا عرصہ تیئس سال ہے۔ اتنا ہی عرصہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تبلیغ فرمانے کا دورانیہ ہے۔ **فاللہ خیر حافظا وھو ارحم الراحمین** [۶۹]

۶۸۔ تابش قصوری' علامہ: "اشعۃ اللمعات کے جلیل القدر مترجم" مشمولہ اشعۃ اللمعات جلد چہارم' مطبوعہ لاہور ۱۹۹۰ء

۶۹۔ انٹرویو ماہنامہ اخبار اہل سنت' لاہور شمارہ جولائی ۱۹۹۷ء

بیعت و ارادت:

کسی کے ہاتھ پر بکنے کا معاملہ علامہ صاحب یوں بیان فرماتے ہیں:

۱۷ محرم الحرام ۱۳۹۰ھ / ۲۵ مارچ ۱۹۷۰ء بروز بدھ راقم مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ ابو البرکات سید احمد قادری اشرفی رحمہ اللہ تعالیٰ کے دست اقدس پر سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت ہوا۔۔۔۔ امام احمد رضا بریلوی کے پر پوتے مولانا ریحان رضا خاں رحمہ اللہ تعالیٰ نے مجھے سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں اجازت و خلافت عنایت فرمائی۔

حضرت مفتی اعظم پاکستان کو امام احمد رضا بریلوی سے اجازت و خلافت حاصل تھی۔ سید صاحب سے بیعت ہونے کی بڑی وجہ یہ تھی۔ اس کے علاوہ ان کا علم و فضل 'تقویٰ و راست بازی بھی پیش نظر تھی۔ راقم نے علامہ نبہانی علیہ الرحمہ کے رسالہ مبارکہ "الشرف المؤبد" کے ترجمہ "برکات آل رسول" کا انتساب ۱۴۰۰ھ / ۱۹۸۰ء میں آپ ہی کے نام کیا تھا۔" [۷۰]

انتساب

بحضور سیدی و مرشدی مفتی اعظم پاکستان
علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری رضوی قدس سرہ العزیز
محمد عبدالحکیم شرف قادری [۷۱]

علامہ محمد صدیق ہزاروی مدظلہ لکھتے ہیں:

"آپ نے حضرت مفتی اعظم پاکستان ابوالبرکات سید احمد رحمہ اللہ علیہ کے

۷۰۔ انٹرویو ماہنامہ اخبار اہل سنت' لاہور جولائی ۱۹۹۷ء

۷۱۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری' علامہ: برکات آل رسول۔ مطبوعہ لاہور ۱۹۸۰ء

دست حق پرست پر بیعت کا شرف حاصل کیا اور تبرکاً "سند حدیث بھی حاصل کی"۔ ۷۲

خطابت:

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں جب آپ نے بارد گر قدم رنجہ فرمائے تو انہی دنوں ایک مسجد کے لئے خطیب کی حیثیت سے آپ کی خدمات مستعار لی گئیں۔ اور ہنوز یہ سلسلہ جاری ہے۔ آپ بتلاتے ہیں۔ ۷۳

"فقیر جامع مسجد عمر روڈ' اسلام پورہ' لاہور میں ۱۹۷۳ء سے خطیب ہے"۔

ایک سوانحی مضمون میں اس طرح لکھا ہے۔

"شرف صاحب ۱۹۷۳ء سے لے کر اب تک جامع مسجد عمر روڈ' اسلام پورہ (کرشن نگر) لاہور میں خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں"۔ ۷۴

علامہ اقبال احمد فاروقی صاحب نے علامہ شرف صاحب کی خطابت پر یوں رائے کا اظہار کیا ہے:

"مفتی اعجاز ولی خاں مرحوم کے جانشین خطابت ہیں"۔ ۷۵

قلمی زندگی کا آغاز۔۔۔۔ محرکات و پس منظر:

علامہ شرف صاحب نے اپنے مجموعہ مقالات "نور نور چہرے" کے مقدمہ "کلمات تشکر" میں ان مضمرات پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ مشیت ایزدی یہی ہے کہ جس کام کے لئے جس فرد کا انتخاب کر لیا جاتا ہے۔ اس کے لئے اس کام کے ہونے کے اسباب بھی غیب

۷۲۔ محمد صدیق ہزاروی' علامہ: تعارف علمائے اہل سنت' لاہور مطبوعہ ۱۹۷۹ء

۷۳۔ انٹرویو ماہنامہ اخبار اہل سنت' لاہور جولائی ۱۹۹۷ء

۷۴۔ محمد عبداللہ قادری' سید: مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری' ماہنامہ المعین ساہیوال اکتوبر ۱۹۸۳ء

۷۵۔ اقبال احمد فاروقی' علامہ: تذکرہ علمائے اہل سنت' حاشیہ ص ۲۱۰' مطبوعہ لاہور ۱۹۷۵ء

سے مہیا کر دیئے جاتے ہیں۔ یہاں بھی ایسے ہی حالات پیش آئے۔

☆ راقم الحروف ۱۹۶۱ء سے ۱۹۶۳ء تک جامعہ امدادیہ مظہریہ' بندیال ضلع خوشاب میں استاذ الاساتذہ ملک المدرسین مولانا علامہ عطا محمد چشتی گولڑوی مدظلہ العالی کی علمی بارگاہ سے خوشہ چینی کرتا رہا۔ اسی دوران اہل سنت و جماعت کے مخالف ایک واعظ کی تقریر سننے کا اتفاق ہوا۔ جس کی آواز جامعہ امدادیہ میں صاف سنائی دے رہی تھی۔ اس نے اہل سنت کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:

"علماء دیوبند نے تعلیمی تبلیغی اور تصنیفی میدان میں فلاں فلاں خدمات انجام دی ہیں۔ یہاں تک کہ تمہارے مدارس میں وہ کتابیں پڑھائی جاتی ہیں' جن پر ہمارے علماء نے حواشی لکھے ہیں۔ تمہارے علماء نے علماء دیوبند کی مخالفت کے علاوہ کیا کام کیا ہے"؟

سچی بات یہ ہے کہ اس کے ان کلمات نے مجھے جھنجوڑ کر رکھ دیا۔ اس لئے نہیں کہ علمائے اہل سنت نے کوئی کام نہیں کیا۔ علماء اہل سنت کے کارنامے تو آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں حصہ لینے کی پاداش میں قصہ دار و رسن کو نیا خون اور جزیرۂ انڈیمان کے کالے پانی کو قال اللہ و قال الرسول کے ذریعے نئی زندگی فراہم کرنے والے علماء اہل سنت ہی تھے۔ انہوں نے نہ تو انگریز کی غلامی قبول کی اور نہ ہی ہندو کے سایہ عاطفت میں پناہ لی۔ انہوں نے نہ تو ملکہ برطانیہ سے رشتہ وفاداری قائم کیا اور نہ ہی نہرو اور گاندھی کو اپنا امام و مقتدا تسلیم کیا۔ ان کی تمام تر وفاداری اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تھی اور اسی پر وہ قائم رہے۔

علماء اہل سنت نے اس وقت مسلمانوں کی بقا کی جنگ لڑی۔

ظاہری وسائل نہ ہونے کے باوجود مدارس اور محراب و منبر کی آبرو کی ہر قیمت پر حفاظت کی۔ یہ علماء و مشائخ اہل سنت کی جہد مسلسل کا ہی نتیجہ تھا کہ تحریک پاکستان میں جمہور اہل اسلام نے مسلم لیگ کی آواز پر لبیک کہی۔

علماء اہل سنت نے تصنیف کے میدان میں بھی کامیابی کے پرچم لہرا دیئے۔ کون سا وہ علم و فن ہے جس میں انہوں نے رشحات قلم یادگار نہیں چھوڑے۔ ان کی علمی اور قلمی کاوشوں کا مختصر سا جائزہ لینا ہو تو مولانا حافظ محمد عبدالستار سعیدی کی "مرآۃ التصانیف" (مطبوعہ مکتبہ قادریہ، لاہور ۱۹۷۸ء) کا مطالعہ کیجئے۔ جس میں انہوں نے سنی قلمکاروں کی تقریباً ساڑھے چھ ہزار تصانیف کا اجمالی تعارف پیش کیا ہے۔ حالانکہ یہ بھی مکمل جائزہ نہیں ہے۔[۷۶]

مجھے جس چیز نے تشویش میں مبتلا کیا، وہ یہ تھی کہ ہمارے علماء کی گراں قدر تصانیف اور ہر علم و فن پر شہ پاروں کی اشاعت کا کوئی خاص انتظام نہیں تھا۔ اول تو بہت سی قیمتی تحریرات کی اشاعت ہی نہ ہو سکی اور جو زیور طبع سے آراستہ ہوئیں بھی سہی تو ایک دو ایڈیشن کے بعد نایاب ہو گئیں۔

اس صورتحال کی بناء پر میرے اندر یہ جذبہ پیدا ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو خود بھی جو کچھ ہو سکا، لکھوں گا اور علمائے اہل سنت کی قیمتی اور نادر و نایاب تصانیف بھی منظر عام پر لانے کی کوشش کروں گا۔[۷۷]

☆ دوسری وجہ یہ تھی کہ بندیال کے طلبہ میں حضرت استاذ صاحب کی تقریرات لکھنے کا رواج تھا۔ یہاں تک کہ طلبہ کی کوشش ہوتی تھی کہ جو

۷۶۔ واضح رہے کہ یہ جائزہ آج سے ۱۹، ۲۰ برس پہلے کی نگارشات کا ہے، اب کیا عالم ہو گا؟

۷۷۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری، علامہ: لمعات فکر، نور نور چہرے ص ۵۲، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۷ء

الفاظ استاذ صاحب نے کہے ہیں، وہی محفوظ کیے جائیں۔ کیونکہ استاذ صاحب کا انداز بیان اتنا اچھوتا ہوتا تھا کہ شروح اور حواشی میں نہیں ملتا تھا۔ چنانچہ میں نے بھی استاذ صاحب کی تقریرات قلمبند کیں۔ کچھ عربی میں، کچھ فارسی میں کچھ اردو میں۔ بحمدہ تعالیٰ وہی مشق بعد میں کام آتی رہی۔[۷۷]

تحریر کا آغاز:

سید محمد عبداللہ قادری لکھتے ہیں:

"جناب مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب کا شمار موجودہ دور کے فاضل ترین افراد میں ہوتا ہے۔ وہ جہاں درس علوم اسلامیہ کے مستند استاد ہیں۔ وہاں تصنیف و تالیف کی دنیا میں بھی اہم مقام کے مالک ہیں۔[۷۸]

مفتی علی احمد سندیلوی علامہ شرف صاحب کی تحریروں کے بارے میں یوں رائے اظہار فرماتے ہیں:

"حضرت مولانا تحریر و تدریس کے شاہسوار ہیں۔ عربی، فارسی، اردو زبانوں میں اب تک ان کی بیسیوں علمی اور معیاری کتب شائع ہو کر شائقین علم سے داد و تحسین حاصل کر چکی ہیں۔ تحریر و تقریر اور تدریس کے ساتھ آپ نے اشاعت کتب کے لئے "مکتبہ قادریہ" کے نام سے ایک کتب خانہ قائم کیا ہے، جس سے بیسیوں علمی اور معیاری کتب شائع ہو چکی ہیں ---- آپ ہمہ گیر ہمہ وقت مصروف اور ہر فن مولا شخصیت ہیں۔ آپ کے قلم میں روانی، حجت و دلیل کا زور، آسانی و سادگی ہے کہ قاری کے قلب و ذہن پر اثر کرتی ہے یعنی ان کی تحریر خشک اور مردہ نہیں، زندہ اور باقی رہنے والی ہے"۔[۷۹]

۷۷۔ انٹرویو ماہنامہ اخبار اہل سنت، لاہور شمارہ جولائی ۱۹۹۷ء

۷۸۔ محمد عبداللہ قادری، سید مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری، ماہنامہ المعین ساہیوال اکتوبر ۱۹۸۳ء

۷۹۔ علی احمد سندیلوی، مفتی: حاشیہ "ملک العلماء اپنے خطوط کے آئینے میں" (قلمی)

علامہ تابش قصوری صاحب شرف صاحب کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"استاذ العلماء حضرت علامہ الحاج محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ اہل سنت و جماعت کی ایک نامور علمی شخصیت ہیں۔ جن کی تحقیق، فنی اور تاریخی کاوشیں مثالی ہیں ---- سنیت کے تحریری خلا کو پر کرنے کے لئے عرصہ سے قلمی جہاد میں مصروف قابل فخر کارنامے انجام دے رہے ہیں۔ تحریر، تقریر و تدریس میں تعمیر سیرت، کردار سازی، اخلاقی بلندی اور روحانی برتری کی طرف خصوصی توجہ رکھتے ہیں ---- راقم کی آپ سے شناسائی قلم کا فیضان ہے۔

علامہ شرف قادری صاحب بہت سی تاریخی، درسی، فقہی، علمی (عربی، فارسی، اردو) کتب کے مصنف مترجم، محشی اور شارح کی حیثیت سے متعارف ہیں۔ آپ کی ہر کتاب اور ہر مقالہ اہل علم و قلم سے خراج تحسین وصول کر چکا ہے۔

اردو تصانیف کے علاوہ عربی زبان میں بھی قابل قدر کتابیں تصنیف فرمائیں ---- آپ نے اکابر کی بعض عربی و فارسی کتب کے نہایت عمدہ، آسان اور پرکشش ترجمے کیے، جنہیں مشاہیر اہل علم و قلم نے تراجم کی بجائے اصل تصانیف کے مترادف قرار دیا ---- کئی کتابوں کے حواشی لکھ کر علماء و طلباء کی دیرینہ آرزو کی تکمیل فرمائی ---- بے شمار کتب پر مبسوط مقدمات لکھے جو آپ کی تحقیق و تدقیق کا منہ بولتا ثبوت ہیں"۔[۸۰]

علامہ شرف صاحب اپنے قلمی سفر کے آغاز کے بارے میں روایت کرتے ہیں:

☆ ---- غالباً سب سے پہلے تو میں نے امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ

۸۰۔ تابش قصوری، علامہ: اشعۃ اللمعات کے جلیل القدر مترجم مشمولہ اشعۃ اللمعات جلد چہارم مطبوعہ لاہور ۱۹۹۰ء

العزیز کے رسالہ "الحجۃ الفائحۃ" کا فارسی سے اردو میں ترجمہ کیا تھا۔ جو ۱۹۶۹ء میں جمعیت علمائے سرحد، پاکستان، ہری پور ہزارہ کی طرف سے شائع ہوا۔

☆ ---- باقاعدہ پہلی کتاب "یاد اعلیٰ حضرت" لکھی جو ۱۹۷۰ء میں جمعیت علمائے سرحد، پاکستان کی طرف سے شائع ہوئی ---- اور الحمد للہ آج بھی دستیاب ہے۔

☆ ---- پہلا مضمون (علامہ فضل حق خیرآبادی) ماہنامہ "ترجمان اہل سنت" کراچی (شمارہ فروری ۱۹۷۲ء) میں شائع ہوا۔[۸۱]

اشاعتی سلسلے کا آغاز:

علامہ شرف صاحب کی زندگی کا جائزہ لیں تو اشاعتی سلسلے کی ابتداء میں انہوں نے مختلف ادوار میں درج ذیل اشاعتی ادارے قائم کیے:

☆ مکتبہ رضویہ، انجن شیڈ، لاہور

☆ جمعیت علمائے سرحد، پاکستان، ہری پور ہزارہ

☆ مکتبہ قادریہ، ہری پور

☆ جماعت اہل سنت، چکوال

☆ شیخ عبدالحق محدث دہلوی اکیڈمی، بندیال

☆ مکتبہ قادریہ، لاہور

مولانا محمد منشا تابش قصوری صاحب مدظلہ اشاعتی سلسلے میں آپ کے ہم سفر و رفیق کار ہیں۔ فرماتے ہیں:

"تدریس کے ساتھ ساتھ آپ نے تحریری میدان میں کمی نہیں

۸۱۔ انٹرویو ماہنامہ اخبار اہل سنت، لاہور شمارہ جولائی ۱۹۹۷ء

آنے دی۔ بلکہ اسے بام عروج پر پہنچانے کے لئے ایک وسیع منصوبہ مرتب
کیا۔ اور چند ساتھیوں کی شرکت سے "مکتبہ قادریہ" قائم فرمایا۔ آج "مکتبہ
قادریہ" اہل سنت و جماعت کے اشاعتی اداروں میں بلند مقام رکھتا ہے۔
مولانا شرف قادری مدظلہ کی تربیت سے طلباء کرام میں تحریری ذوق میں
خاصا اضافہ ہوا۔ بعض ہونہار طلبا نے اپنی گرہ سے قابل قدر رسائل شائع
بھی کئے"۔ ۸۲۔

آیئے علامہ شرف صاحب کی زبانی اس سفر کا حال سنتے ہیں:

☆ ----- "فراغت کے بعد ۱۹۶۵ء میں جامعہ نعیمیہ لاہور میں تدریس کا آغاز کیا۔
۶۵-۱۹۶۶ء میں جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور میں تدریس کے فرائض انجام دیئے۔ اسی دوران
منطق کی مشہور کتاب "حمد اللہ" پر مولانا احمد حسن کانپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کا عربی حاشیہ مکتبہ
رضویہ، انجن شیڈ لاہور کی طرف سے شائع کیا۔

☆ -----۶۷-۱۹۷۰ء چار سال جامعہ اسلامیہ رحمانیہ، ہری پور میں مدرس رہا۔ وہاں جمعیت
علمائے سرحد، پاکستان قائم کی اور اس کی طرف سے بارہ تیرہ رسائل شائع کئے۔

☆ -----اس کے بعد پھر جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور آگیا۔ ۱۹۷۴ء کی ابتداء میں حضرت
مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی مدظلہ، مولانا محمد منشا تابش قصوری اور مولانا محمد جعفر
قادری ضیائی کے تعاون سے "مکتبہ قادریہ" قائم کیا۔ جو بحمدہٖ تعالیٰ تاحال قائم ہے۔ اس
ادارے کی طرف سے پچاس سے زیادہ چھوٹی بڑی کتابیں شائع ہوئیں۔

آج پیچھے کی طرف دیکھتا ہوں تو ندامت کے ساتھ یہ احساس دامن گیر ہو جاتا ہے کہ
تصنیف و تالیف کا جتنا کام ہونا چاہئے تھا وہ نہ ہو سکا اور عصر حاضر کی ضرورت کے مطابق قرآن
و حدیث، کلام، فقہ، تصوف، تاریخ اور سیرت طیبہ کی خدمت کا جو کام ہونا چاہیے تھا، نہ کر

۸۲۔ محمد منشا تابش قصوری، علامہ: تحریک نظام مصطفیٰ اور جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور، ص ۳۰ مطبوعہ لاہور ۱۹۷۸ء

سکا اس کی بڑی وجہ فرصت، وسائل اور راہنمائی کی کمی تھی۔ تاہم اردو، عربی اور فارسی میں جو
سینکڑوں صفحات راقم کے قلم سے لکھے گئے ہیں۔ انہیں دیکھتا ہوں تو میری جبین نیاز اللہ رب
العزت جل شانہ کی بارگاہ میں جھک جاتی ہے جس نے مجھ ایسے علمی اور مالی بے بضاعت سے
اتنا کام لے لیا۔ یارب العالمین! یہ محض تیرا لطف و کرم ہے کہ اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل مجھے کچھ لکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ ورنہ ناکارہ خلائق تو کسی بھی قابل نہ
تھا۔ ۸۳۔

علامہ تابش قصوری صاحب فرماتے ہیں:

"اہل سنت و جماعت کے تحریری خلاء کو محسوس فرماتے ہوئے
انہوں نے ایک عرصہ اس محاذ پر کام کیا اور آج یہ عالم ہے کہ اہل سنت و
جماعت نے اس میدان میں قابل فخر کارنامے انجام دے کر مخالفین کو
حیران و ششدر کر دیا ہے"۔ ۸۴۔

ابتدائی اشاعتوں کا اجمالی جائزہ:

☆ فضائل اذکار — از مولانا غلام ربانی
☆ العجبۃ الفائحۃ — از امام احمد رضا بریلوی، ترجمہ علامہ شرف قادری
☆ اتیان الارواح — از امام احمد رضا بریلوی
☆ بذل الجوائز — از امام احمد رضا بریلوی
☆ شرح الحقوق — از امام احمد رضا بریلوی
☆ نور الانوار — از علامہ عبدالحق غورغشتی، حضرو
☆ ذکر بالجہر — از علامہ غلام رسول سعیدی

۸۳۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری، علامہ: کلمات تشکر، نور نور چہرے، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۷ء
۸۴۔ محمد منشا تابش قصوری، علامہ: تحریک نظام مصطفیٰ اور جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور، صفحہ ۳۰ مطبوعہ لاہور ۱۹۷۸ء

☆مسائل اہل سنت از علامہ عبدالحق غور غشتی حضرو

☆عقد الجید از علامہ عبدالحق غور غشتی، حضرو

☆یاد اعلیٰ حضرت از علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

☆احسن الکلام فی مسئلۃ القیام از علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

☆غایۃ الاحتیاط فی جواز حیلۃ الاسقاط از علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

☆---- مولانا نے اگرچہ چکوال میں تھوڑا عرصہ قیام کیا اور دو ہی سال بعد وہاں سے لاہور آگئے۔ وہاں جماعت اہل سنت کی طرف سے یہ رسائل شائع کیے۔

☆رادالقحط والوباء از امام احمد رضا خاں بریلوی

☆اعز الاکتناہ از امام احمد رضا خاں بریلوی

☆غایۃ التحقیق از امام احمد رضا خاں بریلوی

☆---- مولانا نے تبلیغ و اشاعت کی خاطر ۱۹۶۷ء میں مکتبہ رضویہ انجمن رشید، لاہور سے قائم کیا۔ اس مکتبہ سے مفید رسائل، شرح و حواشی شائع کیے:

☆حاشیہ احمد حسن برحمہ اللہ از علامہ احمد حسن کانپوری

☆اقامۃ القیامہ از امام احمد رضا خاں بریلوی

☆ایذان الاجر از امام احمد رضا خاں بریلوی

☆قوالی کی شرعی حیثیت از علامہ حافظ عطا محمد چشتی گولڑوی

☆الکافیۃ ایساغوجی از علامہ فضل حق رامپوری

☆نام حق مع حاشیہ فضل حق از علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

☆فیض عطا شرح کریما از مولانا محمد رفیق چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ

☆سیف الجبار از شاہ فضل رسول قادری بدایونی [۸۵]

☆---- تبلیغ و اشاعت کو وسعت دینے کے ارادے سے دارالعلوم جامعہ نظامیہ رضویہ،

۸۵۔ غلام رسول سعیدی، علامہ: تعارف صاحب تذکرہ اکابر اہل سنت، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء

لاہور میں مکتبہ قادریہ، لاہور قائم کیا۔ قلیل عرصہ میں مکتبہ قادریہ، لاہور کی طرف سے مندرجہ ذیل کتب شائع ہوئیں:

☆النیرۃ الوضیہ از امام احمد رضا خاں بریلوی

☆ہمارا اسلام از مولانا مفتی محمد خلیل احمد خاں برکاتی

☆باغی ہندوستان از مولانا عبدالشاہد شروانی

☆تاریخ تناولیاں از سید مراد علی، علی گڑھی

☆کوثر الخیرات از مولانا محمد اشرف سیالوی

☆تذکرۃ المحدثین از مولانا غلام رسول سعیدی

☆مقام سنت از مولانا محمد مشتاق احمد چشتی

☆محمدؐ نورؐ از علامہ محمد منشا تابش قصوری

☆اغثنی یا رسول اللہ از علامہ محمد منشا تابش قصوری

☆ذکر بالجہر از مولانا غلام رسول سعیدی

☆المبین از مولانا سید سلیمان اشرف بہاری

☆تذکرہ اکابر اہل سنت از علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

☆تعارف علمائے اہل سنت از علامہ محمد صدیق ہزاروی

☆مرآۃ التصانیف از حافظ محمد عبدالستار سعیدی [۸۶]

یہ ۱۹۷۹ء تک کی مطبوعات ہیں۔

علامہ شرف صاحب کے ناشر ادارے:

علامہ صاحب کی قلمی کاوشوں کو پھیلانے میں مختلف اداروں کا کردار سامنے آتا ہے۔ ان ناشر اداروں میں تجارتی بنیاد پر کام کرنے والے بھی ہیں اور مشنری جذبے کے

۸۶۔ محمد صدیق ہزاروی، علامہ: تعارف علمائے اہل سنت، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۹ء

تحت ترویج و اشاعت میں سرگرم عمل ادارے بھی۔ جو اپنے اپنے حلقۂ اثر میں مسلک حق کے فروغ کے لئے مصروف کار ہیں۔ اندرون ملک و بیرون ملک کے ناشر اداروں کی ایک جھلک ملاحظہ فرمائیں:

اندرون ملک کے ناشر ادارے:

۱۔ مکتبہ رضویہ، لاہور
۲۔ مکتبہ قادریہ، لاہور
۳۔ مکتبہ نبویہ، لاہور
۴۔ مکتبہ نوریہ رضویہ، لاہور
۵۔ فرید بک سٹال، لاہور
۶۔ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
۷۔ نوری کتب خانہ، لاہور
۸۔ مرکزی مجلس رضا، لاہور
۹۔ رضا اکیڈمی، لاہور
۱۰۔ رضا پبلی کیشنز، لاہور
۱۱۔ تنظیم نوجوانان اہل سنت، لاہور
۱۲۔ الممتاز پبلی کیشنز، لاہور
۱۳۔ منظمۃ الدعوۃ الاسلامیۃ، لاہور
۱۴۔ بزم رضویہ، لاہور
۱۵۔ مکتبہ تنظیم المدارس، لاہور
۱۶۔ سنی فاؤنڈیشن، لاہور
۱۷۔ المکتبہ رضائے حبیب، مرید کے
۱۷۔ مکتبہ اشرفیہ، مرید کے
۱۸۔ مجلس رضا، کراچی
۱۹۔ جامعہ اسلامیہ رحمانیہ، ہری پور ہزارہ
۲۰۔ مدرسہ اشاعت العلوم، چکوال
۲۱۔ شاہ عبدالحق محدث دہلوی اکیڈمی، بندیال
۲۲۔ مکتبہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد
۲۳۔ مکتبہ نوریہ رضویہ، سکھر
۲۴۔ مکتبہ ضیاء شمس الاسلام، سیال شریف
۲۵۔ حنفیہ پبلی کیشنز، کراچی
۲۶۔ ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی
۲۷۔ برکاتی پبلشرز، کراچی
۲۸۔ بزم قاسمی برکاتی، کراچی
۲۹۔ ضیاء الدین پبلی کیشنز، کراچی

بیرون ملک کے ناشر ادارے:

۱۔ المجمع الاسلامی، مبارک پور
۲۔ المجمع المصباحی، مبارک پور
۳۔ رضا اکیڈمی، بمبئی
۴۔ بزم فیضان رضا، بمبئی
۵۔ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، بمبئی
۶۔ دارالعلوم محبوب سبحانی، بمبئی
۷۔ فاروقیہ بک ڈپو، دیپا سرائے سنبھل
۸۔ فیاض الحسن بک سیلر، کانپور
۹۔ رضوی کتاب گھر، فیض نگر، بھیونڈی
۱۰۔ مکتبہ الحبیب، جامعہ حبیبیہ، ۲ ترسکیا، الہ آباد
۱۱۔ المجمع الاسلامی فیض العلوم، محمد آباد، اعظم گڑھ
۱۲۔ مجلس اشاعت طلبائے فیض العلوم، محمد آباد، اعظم گڑھ
۱۳۔ افکار حق اکیڈمی، بائسی بازار، پورنیہ، بہار
۱۴۔

علامہ شرف صاحب کے ناشر رسائل:

ہر رسالے کا اپنا ایک حلقۂ اثر ہوتا ہے۔ ہر رسالہ ہر حلقے کے قارئین تک نہیں پہنچ پاتا۔ خواہ وہ ماہنامہ ہو یا پندرہ روزہ، خواہ ہفت روزہ ہو یا روزنامہ ------ کچھ رسائل عوام الناس کے لئے ہوتے ہیں اور کچھ خواص کی ضیافت طبع کے لئے ------ اور کچھ رسائل علمی خصوصیت رکھتے ہیں ------

علامہ شرف صاحب کی تحریروں میں سادگی ہے، سلاست ہے، روانی ہے، چشموں کا بہاؤ ہے، جھرنوں کا ترنم ہے۔ وہ اپنا مدعا بڑے آسان پیرائے میں بیان کرتے ہیں۔ تقریر ہو یا تحریر، بناوٹ سے پاک ہوتی ہے۔ ان کے سننے والے، ان کے پڑھنے والے، ان کے نام پہ امڈے چلے آتے ہیں۔ مختلف رسائل نے علامہ شرف صاحب کی تحریروں سے اپنی زینت بڑھائی ہے۔ قرب و جوار کے رسائل نے اپنے اپنے حلقہ کے قارئین کو فیض شرف سے فیض یاب کیا ہے۔ ملاحظہ کیجئے:

اندرون ملک کے رسائل:

۱۔ ہفت روزہ افق، کراچی
۲۔ ماہنامہ ترجمان اہل سنت، کراچی
۳۔ ماہنامہ آستانہ، کراچی
۴۔ مجلہ معارف رضا، کراچی
۵۔ ماہنامہ الصداق، حیدر آباد سندھ
۶۔ روزنامہ وفاق، لاہور
۷۔ ماہنامہ ضیائے حرم، لاہور
۸۔ ماہنامہ نوائے انجمن، لاہور
۹۔ ماہنامہ اخبار جمعیت، لاہور
۱۰۔ ماہنامہ عرفات، لاہور
۱۱۔ ماہنامہ وکیل راہ، لاہور
۱۲۔ ماہنامہ سیدھا راستہ، لاہور
۱۳۔ ماہنامہ نقوش، لاہور
۱۴۔ ماہنامہ سوئے حجاز، لاہور
۱۵۔ ماہنامہ اخبار اہل سنت، لاہور
۱۶۔ ماہنامہ مدارس ٹائمز، لاہور
۱۷۔ ماہنامہ حجاب، لاہور
۱۸۔ سہ ماہی منہاج، لاہور
۱۹۔ سہ ماہی لوح و قلم، لاہور
۲۰۔ ماہنامہ نور اسلام، شرقپور شریف
۲۱۔ ماہنامہ رضائے مصطفیٰ، گوجرانوالہ
۲۲۔ ماہنامہ ضیائے قمر، گوجرانوالہ
۲۳۔ ماہنامہ دعوت تنظیم الاسلام، گوجرانوالہ
۲۴۔ ماہنامہ سلطان العارفین، ککھڑ منڈی
۲۵۔ ماہنامہ ماہ طیبہ، سیالکوٹ
۲۶۔ ماہنامہ انوار لاثانی، نارووال
۲۷۔ مجلہ ترجمان لاثانی، نارووال
۲۸۔ ماہنامہ ضیائے کرم، سرگودھا
۲۹۔ ماہنامہ جام عرفاں، ہری پور ہزارہ
۳۰۔ روزنامہ جدت، پشاور
۳۱۔ ماہنامہ زم زم، بہاولپور
۳۲۔ ماہنامہ نور الحبیب، بصیر پور
۳۳۔ ماہنامہ انوار الفرید، ساہیوال
۳۴۔ ماہنامہ الجامعہ، محمدی شریف، جھنگ
۳۵۔ ماہنامہ ساقی، مظفر آباد
۳۶۔ ترجمان اویس، مرید کے
۳۷۔ روزنامہ آفتاب، ملتان

بیرون ملک کے رسائل

۱۔ ماہنامہ اشرفیہ، مبارک پور
۲۔ ماہنامہ فیض الرسول، براؤں شریف
۳۔ ماہنامہ سنی دنیا، بریلی شریف
۴۔ ماہنامہ استقامت، کان پور
۵۔ ماہنامہ قاری، دہلی
۶۔ ماہنامہ حجاز جدید، دہلی
۷۔ ماہنامہ المیزان، بمبئی
۹۔ ماہنامہ رموز، انگلینڈ
۱۰۔ سہ ماہی الکوثر، سسرام (بہار)

چند اہم تلامذہ:

آپ کی تدریسی زندگی میں بے شمار طلباء نے اکتساب فیض کیا۔ تاہم چند مشہور تلامذہ کے نام حسب ذیل ہیں:

☆ مولانا حافظ عطا محمد، مہتمم مدرسہ خوشاب
☆ مولانا عزیز اللہ علیہ الرحمہ ڈسٹرکٹ خطیب، لاڑکانہ، سندھ
☆ مولانا غلام نبی، صدر مدرس مدرسہ حنفیہ سراج العلوم، گوجرانوالہ
☆ مولانا احمد دین، صدر مدرس ٹگیرو شریف (حال لاہور)
☆ قاری عبد الرشید، ناظم اعلیٰ مدرسہ حنفیہ، شیراکوٹ، لاہور
☆ قاری عبد الرسول، کوٹ ادو
☆ مولانا محمد رفیق چشتی علیہ الرحمہ مولف "شرح کریما"
☆ مولانا محمد عصمت اللہ، آزاد کشمیر۔[87]

علامہ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں:

شرف صاحب نے تدریس کے میدان میں بھی یادگار قسم کی خدمات انجام دی ہیں۔

۸۷۔ محمد صدیق ہزاروی، علامہ: تعارف علمائے اہل سنت، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۹ء

ان کے تلامذہ میں سے اکثر مختلف مدارس میں کام کر رہے ہیں۔ چند ایک یہ ہیں:

☆ مولانا عبدالرشید' لاہور

☆ مولوی سید محمد' آزاد کشمیر

☆ صاحبزادہ حمید الدین' دواریاں' آزاد کشمیر ٨٨

علامہ شرف صاحب راوی ہیں:

تمام تلامذہ کی تعداد تو محفوظ نہیں۔ البتہ جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور سے فارغ التحصیل ہونے والے علماء کی تعداد تقریباً" آٹھ صد پچاس ہے۔ ان سب نے فقیر سے بھی حدیث شریف پڑھی۔ ٨٩ چند تلامذہ کے نام یہ ہیں:

☆ مولانا مفتی محمد خان قادری' شیخ الجامعہ' جامعہ اسلامیہ' لاہور

☆ مولانا محمد صدیق ہزاروی' مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور

☆ مولانا حافظ محمد عبدالستار سعیدی' مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور

☆ مولانا خادم حسین' مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور

☆ مولانا غلام نصیرالدین چشتی مدرس جامعہ نعیمیہ' لاہور

☆ مولانا حافظ عبدالغفور' ناظم جامعہ حنفیہ غوثیہ' چوہان روڈ' لاہور

☆ مولانا حافظ محمد شاہد اقبال' مدرس جامعہ حزب الاحناف' لاہور

☆ مولانا صاحبزادہ سردار احمد' ناظم جامعہ حبیبیہ' حبیب آباد (واں رادھا رام)

٨٨۔ غلام رسول سعیدی' علامہ: تعارف صاحب تذکرہ اکابر اہل سنت' مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء

٨٩۔ یہاں اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ ماہنامہ سوئے حجاز' لاہور میں مطبوعہ انٹرویو میں تلامذہ کی تعداد تقریباً" آٹھ سو پچاس لکھی ہے۔۔۔ جامعہ نظامیہ رضویہ کے حاضری رجسٹر سے پڑتال کی گئی تو معلوم ہوا کہ آٹھ سو پچاس تو جامعہ نظامیہ کے قیام سے تا حال ۱۹۹۷ء کے طلباء کی تعداد ہے۔ جبکہ علامہ شرف صاحب نے جامعہ نظامیہ میں ۱۳۹۴ھ / ۱۹۷۴ء سے تدریس کا آغاز کیا۔ یوں ان کے تلامذہ کا شمار بھی ۱۹۷۴ء ہی سے ہوگا۔ نہ معلوم یہ روایت کا تسامح ہے یا انٹرویو کرنے والے کا سہو۔ بہر حال شرف صاحب کے تلامذہ کی تعداد ۱۹۷۴ء تا ۱۹۹۷ء تین صد پچھتر بنتی ہے' یہ تعداد حدیث شریف پڑھنے والوں کی ہے۔ ریکارڈ کی درستی فرمالی جائے۔۔۔ طاہر

☆ صاحبزادہ حبیب احمد' مدرس جامعہ امینیہ رضویہ' فیصل آباد

☆ مولانا عبدالرشید قریشی' مدرس جامعہ رضویہ' سیٹلائٹ ٹاؤن' راولپنڈی

☆ مولانا عبدالرزاق بھتر الوی' مدرس جامعہ رضویہ' سیٹلائٹ ٹاؤن' راولپنڈی ٩٠

☆ مولانا محبوب احمد ملتانی' مدرس جامعہ نعیمیہ' لاہور۔

☆ مولانا قاری محمد یوسف' دینہ ضلع جہلم

☆ مولانا اللہ دتا' بھابڑہ ضلع سرگودھا

☆ مولانا محمد یونس لیکچرر عربی' گورنمنٹ کالج دھیرکوٹ' باغ' آزاد کشمیر ٩١

برادران حقیقی:

علامہ شرف صاحب فرماتے ہیں کہ میرے تین بھائی ہیں:

☆ بڑے بھائی مولانا محمد عبدالغفار ظفر صابری

☆ چھوٹے بھائی احمد حسن ریلوے میں ملازم ہیں:

☆ اور سب سے چھوٹے فیض الحسن فرنیچر کا کام کرتے ہیں۔ انہوں نے شرح جامی تک کتابیں پڑھیں۔ ٩٢

یہاں ہم ان کے بڑے بھائی مولانا محمد عبدالغفار ظفر صابری صاحب کے حالات قدرے تفصیل سے بیان کرتے ہیں:

٩٠۔ انٹرویو ماہنامہ سوئے حجاز' لاہور شمارہ جنوری ۱۹۹۸ء

٩١۔ بروایت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ العالی

٩٢۔ انٹرویو ماہنامہ اخبار اہل سنت' لاہور شمارہ جولائی ۱۹۹۷ء

☆ مولانا محمد حبیب اللہ نعمانی صاحب مؤلف "تفسیر نعمانی" نے بسم اللہ شریف پڑھائی۔

☆ محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد علیہ الرحمہ سے حدیث شریف پڑھنے کا شرف حاصل کیا۔

☆ مفتی محمد امین نقشبندی (حال مہتمم جامعہ امینیہ رضویہ، فیصل آباد)

☆ مولانا ابوداؤد محمد صادق، مدیر ماہنامہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ، خطیب زینت المساجد دارالسلام گوجرانوالہ سے نحو میر پڑھی

☆ مولانا مختار احمد صاحب سے ہدایہ اولین واخیرین کا درس لیا

☆ مولانا ولی النبی سے شرح جامی وہدیہ سعیدیہ پڑھیں

☆ مولانا عبدالقادر شہید رحمہ اللہ تعالیٰ

☆ مفتی نواب الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

☆ مولانا سید منصور حسین شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ

☆ مفتی عزیز احمد بدایونی سے کتاب التصوف تصنیف عبدالرحمن امرتسری پڑھی۔

دورۂ حدیث کے ساتھیوں میں یہ نام ہیں:

☆ صاحبزادہ انوار حسین صاحب، جلوانہ

☆ مولانا رحمت اللہ، چک جھمرہ

۱۹۵۸ء میں فراغت کے بعد دورۂ قرآن میں داخلہ لینے کے سلسلے میں حضرت محدث اعظم سے عرض کیا

"سننے میں آیا ہے کہ وزیر آباد میں علامہ ہزاروی صاحب آپ کی مخالفت میں بھی بات کر جاتے ہیں۔ ارشاد ہو تو فلاں جگہ چلا جاؤں؟"۔۔۔۔ فرمایا

"جو کچھ تم سوچتے ہو، وہ اس جگہ زیادہ ہے' اس لئے وزیر آباد ہی چلے جاؤ"۔

چنانچہ حسب الارشاد وہاں چلے گئے۔۔۔

رمضان المبارک کے تیسرے جمعے کو محدث اعظم کی خدمت میں حاضری ہوئی تو انہوں نے فرمایا:

"علامہ ہزاروی صاحب تشریف لائے تھے' ان کی کچھ خدمت نہ ہو سکی"۔۔۔

یہ کہہ کر کچھ رقم اور کنزالایمان کے دو نسخے دیتے ہوئے فرمایا:

"یہ علامہ ہزاروی صاحب کی خدمت میں پیش کر دینا"۔۔۔۔ ساتھ ہی یہ بھی فرمایا

"فلاں صاحب وزیر آباد جا رہے تھے لیکن یہ چیزیں ان کے ہاتھ ارسال نہیں کیں' تمہارے ہاتھ بھیج رہا ہوں تاکہ ہزاروی صاحب کو پتا چلے کہ تمہارا اس طرف تعلق ہے"۔

اسی موقع پر یہ بھی فرمایا:

"اب تم لاہوری نہیں بلکہ لائل پوری ہو اور لائل پوری (لفظ "ی" کو خوب لمبا کرتے ہوئے) رہو گے"۔

تعلیمی مراحل سے فراغت پر مولانا کو ان کے والد گرامی اور مفتی عزیز احمد صاحب نے لاہور قیام کرنے پر اصرار کیا لیکن باوجود اس کے کہ انہوں نے لائل پور میں بڑا کٹھن اور کڑا وقت گزارا' لیکن اپنے استاذ گرامی اور مرشد پاک کے اس ارشاد اور خواہش کے احترام کے پیش نظر آپ لاہور رہنے پر کسی طور آمادہ نہ ہوئے۔

دورۂ قرآن پاک کے سلسلے میں جن دنوں وزیر آباد مقیم تھے تو ایک روز اپنے کمرے میں بیٹھے ہوئے بڑے پرسوز انداز میں لے سے پڑھ رہے تھے۔

خاک طیبہ از دو عالم خوشتر است

علامہ ہزاروی گیلری میں کھڑے تھے۔ دریافت فرمایا:

"یہ کون ہے؟"

بتایا گیا کہ لائل پور کے علماء میں سے مولوی عبدالغفار صاحب ہیں۔ انہیں بلایا اور فرمایا۔

"سناؤ کیا پڑھ رہے تھے؟"

مولانا احتراماً" خاموش رہے۔ اگلے روز کلاس میں حکم دیا تو مثنوی شریف کے کچھ اشعار سنائے۔ جس پر انہوں نے بڑی خوشی کا اظہار کیا۔

ایک دفعہ خطیب پاکستان مولانا غلام الدین انجمن شیڈ لاہور والے وزیر آباد تشریف لائے تو علامہ ہزاروی سے فرمایا:

"یہ اپنا بچہ ہے' اس کا خیال رکھیں"

مولانا عبدالغفار صاحب نے ۱۹۵۹ء کے اواخر میں یہ شعر لکھا:

ہمہ دم ظفر بر سردار احمد
من و دوست و دامان سردار احمد

۱۹۶۰ء کے اوائل میں حضرت محدث اعظم کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ کچھ دیر دیکھتے رہے'
پھر مسکراتے ہوئے فرمایا:

"ماشاء اللہ!"

۱۹۶۰ء میں حضرت محدث اعظم علیہ الرحمہ کی اجازت سے حضرت صوفی محمد حسین مراد آبادی کے مرید ڈاکٹر حبیب الرحمن برق سے بیعت ہوئے۔ بیعت کے لئے ڈاکٹر برق صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دریافت فرمایا:

"لکھو میاں! کہاں سے آئے ہو؟ کیسے آئے ہو؟"

عرض کیا:

"ڈیرہ غازی خاں کے پیر جی فیاض احمد سے معلوم ہوا کہ آپ حضرت شاہ سراج الحق کے پیر بھائی ہیں' زیارت کے لئے حاضر ہوا ہوں"۔

پھر دریافت فرمایا:

"لکھو کس سے بیعت ہو؟"

عرض کیا:

"محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد صاحب سے" ---- فرمایا

"ہاں جانتا ہوں' ۱۹۲۴ء سے جانتا ہوں' لکھو سردار اچھا ہے؟" ----

(ڈاکٹر برق صاحب حضرت محدث اعظم کے پیرو مرشد کے پیر بھائی جو تھے) -----

واپسی پر حضرت محدث اعظم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا تو فرمایا:

"ہاں ۱۹۲۴ء میں میں نے میٹرک کیا تھا" ---

ڈاکٹر برق صاحب کی خدمت میں دوسری بار حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا:

"لکھنا سردار سے کہ سردار ہے

"گر بر سر بالینم نازاں بہ خرام آئی
جاں از سر نو یابم ہم تاب و توانائی

گھبراؤ نہیں ---- ابھی تم سے کام لینا ہے" -----

پھر عرض کیا:

"کیا آپ کا نام شجرے میں پڑھ سکتا ہوں؟"

فرمایا:

"سردار احمد بریلی چلا گیا' شجرہ سراج الحق کا پڑھنا پڑا" ---- یعنی شجرہ سردار احمد ہی کا پڑھو۔

علامہ شرف صاحب نے اپنے مقالہ "حضرت مولانا مفتی عزیز احمد قادری بدایونی" میں لکھا ہے کہ برادر محترم مولانا محمد عبدالغفار ظفر صابری مدظلہ کو مفتی صاحب نے خلافت واجازت سے نوازا تھا۔ سند خلافت درج ذیل ہے:

"بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً مصلیاً ومسلماً"

اما بعد! فقیر سراپا تقصیر کو جو اپنے پیر طریقت حضرت امام اہلسنت' بدر شریعت' سراج عرفاء' محب اولیاء' مولانا وسیدنا شاہ عاشق الرسول فرزند شاہ ولایت' حامی سنت' قامع بدعت' تاج الفحول حضرت مولانا ومقتدانا محب الرسول مولانا شاہ عبدالقادر القادری العثمانی البدایونی سے جو سلسلہ عالیہ قادریہ کی بیعت کی اجازت حاصل ہے' وہ عزیز گرامی مولانا عبدالغفار صاحب ظفر القادری کو دی جاتی ہے۔

دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ عزیز موصوف کو مذہب حقہ اہل سنت پر قائم رکھے اور سلسلہ ہذا کی اشاعت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین' آمین' آمین! یارب' بجاہ حبیبک رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین۔

۵/شوال ۱۳۸۶ھ	حررہ فقیر سراپا تقصیر خاکپائے بزرگان دین
۱۷/جنوری ۱۹۶۷ء	عزیز احمد قادری القتدری البدایونی عفی عنہ
بروز منگل	بالنبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ
	وآلہ وصحبہ اجمعین'
	سگ دربار غوثیہ عزیز احمد قادری ☆

جب آپ فارغ التحصیل ہو گئے تو پہلے پہل جامع مسجد مجددیہ' مائی دی جگی میں خطابت کا آغاز کیا۔

پھر دو ماہ شور کوٹ مسجد حاجی محمد دین میں خطیب رہے۔ [۹۵]

اس کے بعد مختلف جگہوں پر خطیب رہے۔ آج کل چٹی گھر' فیصل آباد کی مسجد میں امام ہیں۔ بڑے خوددار اور بے باک ہیں۔ اس کے ساتھ ہی صابر و شاکر بھی ہیں۔ حاضر جواب اتنے کہ اہل **ذوق** عش عش کر اٹھتے ہیں۔ دین کے معاملے میں اس قدر سخت ہیں کہ "ڈانڈا مولوی" کے نام سے معروف ہر خاص و عام ہیں۔

شعر و شاعری سے لگاؤ رکھتے ہیں۔ بزرگان دین کے حضور نذرانہ سلام پیش کرنے اور غزل میں طبع آزمائی کرتے ہیں۔ اور خوب داد سخن دیتے ہیں۔ [۹۶]

"نغمہ توحید" کے نام سے ایک مجموعہ چھپ چکا ہے۔ جس میں مختلف شعراء کا حمد باری تعالیٰ سے متعلق عربی اردو اور فارسی کلام جمع کر دیا گیا ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ ہماری محفل میں جہاں نعتیں پڑھی جاتی ہیں۔ نظم و نثر میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کو بھی پیش کیا جائے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہمارا ایمانی اور ایقانی تعلق مضبوط و مستحکم ہو۔

ان کا اپنا مجموعہ کلام ہنوز غیر مطبوعہ ہے ---- مناقب سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں مختلف شعراء کے کلام پر مبنی مجموعہ مرتب کیا ہے جو تاحال غیر مطبوعہ ہے --

---

☆۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری' علامہ: نور نور چہرے' ص ۲۱۱ تا ۲۱۲' مطبوعہ لاہور ۱۹۹۷ء

۹۵۔ بروایت علامہ محمد عبدالغفار ظفر صابری۔

۹۶۔ انٹرویو علامہ شرف قادری' ماہنامہ اخبار اہل سنت لاہور شمارہ جولائی ۱۹۹۷ء ص ۵۳

-- علاوہ ازیں مناقب خواجہ اجمیر علیہ الرحمہ میں بھی مختلف شعراء کے کلام کا مجموعہ مرتب کیا ہے' جو کہ غیر مطبوعہ ہے ---- مولانا علامہ اقبال کالونی' فیصل آباد میں رہتے ہیں۔ [۹۷]

مولانا ظفر صابری صاحب نے اپنے والد گرامی کے چہلم کے موقع پر خطاب کیا تو دوران خطاب فرمایا:

"ایک دفعہ میں نے نعت کا ایک شعر کہا تھا اور وہ میرے لئے باعث فخر ہے ---"

امام الانبیاء' مقصود حق للہ پناہ دینا!
تمہاری بارگاہ میں ملک عصیان کا امام آیا" [۹۸]

آپ کی شادی مرزا پور کی قریبی بستی موضع کھڈیالہ کے قاضی علی بخش صاحب کے ہاں ہوئی۔ قیام پاکستان سے پہلے ان کے اور حافظ جی (مولانا کے والد گرامی) کے برادرانہ تعلقات تھے۔ قیام پاکستان کے بعد وہ اوکاڑہ میں مقیم ہو گئے۔ اور باہم سابقہ تعلقات نہ صرف برقرار رہے بلکہ مزید پختہ ہو گئے۔ قاضی صاحب نے اپنی دو لڑکیوں کا نکاح حافظ جی کے دو لڑکوں مولانا محمد عبدالغفار ظفر صابری اور محمد عبدالحکیم (شرف قادری) سے کر دیا۔ [۹۹] گویا دونوں بھائی ہم زلف بھی ہیں۔

آپ کی اولاد میں دو لڑکیاں اور پانچ لڑکے ہیں:

☆ مختار احمد صابری ☆ انوار احمد چشتی ☆ محمد شفیع جیلانی ☆ محمد عبدالغفور نظامی ☆ محمد حبیب رضا قادری

نمونہ کلام:

تیری محفل ذکر تیرا' تیرا ہے خانہ رہے
میکدے کے طوف میں دائم یہ دیوانہ رہے

۹۷۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری' علامہ: حافظ جی مولوی اللہ دتہ' مشمولہ نور نور چہرے ص ۵۳' مطبوعہ لاہور ۱۹۹۷ء

۹۸۔ ایضاً" ص ۵۴۔

۹۹۔ ایضاً" ص ۶۵۔

سنگِ بابِ میکدہ ہو اور دیوانے کا سر
پائے ساقی پر ادا دائم یہ دوگانہ رہے

ہے یہی اعزاز اس کا اور یہی شانِ جنوں
"پیچھے پیچھے فوجِ طفلاں آگے دیوانہ رہے"

آپلا دے آج ساقی اپنی نظروں سے مجھے
تاقیامت مست و بے خود تیرا دیوانہ رہے

آہ بریاں، نامرادی' ہے یہ میراثِ جنوں
چشمِ گریاں اور تبسم پیشِ جانانہ رہے

کچھ نہ پاؤں کچھ نہ دیکھوں بجز ترے ساقی مرے!
یاد تیری کا مرے ہاتھوں میں دُر دانہ رہے

آ رہی ہے آج بھی آواز ساقی اے ظفر!
ہے وہی میرا دو عالم سے جو بیگانہ رہے

☆

جب گماں دل سے دوئی کا ہم نفس جاتا رہا
خود کو کھو کر بے نشاں کو میں سدا پاتا رہا

اس جنونِ بے خودی میں' میں جہاں جاتا رہا
گوہرِ مقصود' میں دل میں نہاں پاتا رہا

کیا گلہ شکوہ کروں کس کا کروں' کس سے کروں؟
دل سے حرفِ آشنا نا آشنا جاتا رہا

شش جہات سے ماورا بھی ایک رستہ ہے جہاں
عشق ہی اس راہ سے، آتا رہا جاتا رہا

مرحبا اے عشق تیری پڑ گئی جس پر نظر
بے خبر وہ راہروِ منزل، سدا جاتا رہا

شاد باش اے رہروِ راہِ جنوں' اے شاد باش
میں سدا تجھ کو تخیل سے ورا پاتا رہا

نامرادی مہر برلب' دامنِ دل تار تار
بلا گلہ عشق سے تحفۂ ظفر پاتا رہا[100]

☆

فروغِ رضویت میں شرف صاحب کا کردار:

علامہ صاحب کی زندگی پر اگر ہم ایک طائرانہ نظر ڈالیں تو یہ بات واضح ہوگی کہ ان کے علمی سفر کا آغاز رضویت کے حوالے سے ہوا۔ امام احمد رضا خاں بریلوی سے ان کی دلی' فکری و نظریاتی وابستگی اس بات کا مظہر ہے کہ انہوں نے راہِ طریقت کے لئے بھی ایک ایسی ہستی کا انتخاب کیا جو امام احمد رضا کی منظورِ نظر تھی' جیسا کہ شرف صاحب روایت کرتے ہیں:

"حضرت مفتی اعظم پاکستان کو امام احمد رضا بریلوی سے اجازت و خلافت حاصل تھی۔ سید صاحب سے بیعت ہونے کی بڑی وجہ یہ تھی"۔[101]

انہوں نے سب سے پہلے ۱۹۶۸ء میں امام احمد رضا بریلوی کے محبِ خاص مولانا احمد حسن کانپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کا شرح سلم "حمد اللہ" پر نایاب حاشیہ مکتبہ رضویہ' لاہور سے شائع کیا۔ شرف صاحب نے مکتبہ رضویہ' لاہور امام احمد رضا ہی کے نام پر اسی غرض سے قائم کیا تھا کہ اس پلیٹ فارم سے امام احمد رضا کی کتب و رسائل اور ان کے بارے میں نگارشات کی اشاعت کی جائے۔ چنانچہ مکتبہ رضویہ' لاہور نے امام احمد رضا کی متعدد کتب شائع کیں۔

جن دنوں آپ جامعہ اسلامیہ رحمانیہ' ہری پور میں خدمات انجام دے رہے

۱۰۰۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری' علامہ روحِ اعظم کی کائنات میں جلوہ گری' مطبوعہ لاہور ۱۹۹۳ء ص آخری

۱۰۱۔ حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا ابوالبرکات سید احمد قادری حضرت شاہ سید علی حسین اشرفی کچھوچھوی علیہ الرحمہ سے شرف بیعت رکھتے ہیں۔

تھے' تب وہاں کے بکھرے ہوئے علماء کو ایک پلیٹ فارم پر یکجا کیا' اور جمعیت علمائے سرحد' پاکستان قائم کی۔ وہاں سے انہوں نے امام احمد رضا کے رسائل ترجمہ کر کے شائع کیے جن میں سرفہرست "العجۃ الفائحہ" اور "اتیان الارواح" ہیں۔ ان کے علاوہ بھی کئی رسائل "بذل الجوائز" ---- "شرح الحقوق" اور "یاد اعلیٰ حضرت" شائع کیے ---- علامہ غلام رسول سعیدی صاحب لکھتے ہیں:

"مولانا نے اپنے طرز تبلیغ سے لوگوں کے دلوں میں مسلک رضوی سے محبت پیدا کی۔ اعلیٰ حضرت کی علمی اور تحقیقی خدمات سے انہیں متعارف کرایا اور پہلی مرتبہ ہری پور میں مولانا کی قیادت میں "یوم رضا" منایا گیا۔

چار سال بعد دسمبر ۱۹۷۱ء میں مدرسہ اسلامیہ اشاعت العلوم' چکوال چلے گئے ---- وہاں کا ماحول بہت حوصلہ شکن اور مایوس کن تھا ---- تبلیغ و اشاعت کے ذرائع اور وسائل نہ تھے ---- لیکن مولانا حوصلہ ہارنے والوں میں سے نہیں تھے۔ ان کی ژرف نگاہی نے وہاں بھی جذبہ اور لگن رکھنے والے نوجوان اور فعال کارکنوں کو ڈھونڈ نکالا۔ وہاں بھی جماعت اہل سنت کی تنظیم قائم کر دی۔ اور اشاعت دین کا کام شروع کر دیا ----

مولانا نے اگرچہ چکوال میں تھوڑا عرصہ قیام کیا۔ لیکن اس عرصہ میں انہوں نے وہاں کے لوگوں میں سنیت اور رضویت کی روح پھونک دی مولانا نے وہاں بھی دھوم دھام اور جوش و خروش سے "یوم رضا" منایا۔ جماعت کی طرف سے دو رسالے "رادالقحط والوباء ۱ اعرالاکتناہ" (از امام احمد رضا) شائع کیے"۔ [۱۰۲]

تبلیغ و اشاعت کو وسعت دینے کے ارادے سے مولانا لاہور آئے اور جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں دسمبر ۱۹۷۳ء میں "مکتبہ قادریہ" قائم کیا۔ اور مسلک اہل سنت کی ترجمان کتب شائع کیں۔

مرکزی مجلس رضا' لاہور سے قاری کی حیثیت سے منسلک ہوئے۔ دسمبر ۱۹۸۶ء تک ان کا مجلس رضا سے ہر طرح سے قلمی تعاون رہا ---- مرکزی مجلس رضا' لاہور نے ان

۱۰۲۔ غلام رسول سعیدی' علامہ: تعارف صاحب تذکرہ اکابر اہل سنت' مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء

کی متعدد تحقیقی کتب شائع کیں۔ ۱۹۸۶ء کے اواخر میں ---- "البریلویہ" کے رد میں محررہ ان کی دو تحقیقی کتابیں شائع ہوئیں۔

☆ اندھیرے سے اجالے تک

☆ شیشے کے گھر

ان دونوں کتابوں کو علمی حلقوں میں بڑی زبردست پذیرائی حاصل ہوئی۔ اور ان کی ان مخلصانہ مساعی کو اندرون ملک و بیرون ملک خوب سراہا گیا۔

فروغ رضویات کے ہی سلسلے میں انہوں نے ۱۹۸۷ء میں رضا اکیڈمی' لاہور کی سرپرستی قبول فرمائی۔ ان کی سرپرستی میں رضا اکیڈمی ایک سو سے زائد کتب شائع کر چکی ہے ---- بعد ازاں رضا دارالاشاعت' لاہور کے نام سے بھی ایک ادارہ وجود میں آیا۔ ان اداروں سے بھی علمی و قلمی سلسلہ تعاون جاری و ساری ہے۔

علامہ اقبال احمد فاروقی صاحب لکھتے ہیں:

"اعلیٰ حضرت کے رسائل کو بڑی نفاست سے چھپوایا"۔ [۱۰۳]

علامہ شرف صاحب نے امام احمد رضا پر متعدد مقالات لکھے ہیں۔ جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ ان مقالات کو مجموعی صورت میں منظر عام پر لانا وقت کا ایک اہم تقاضا ہے:۔

۱۔ اعلیٰ حضرت بریلوی — ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور — مارچ ۱۹۷۳ء
۲۔ دو قومی نظریہ اور اعلیٰ حضرت — ماہنامہ فیض رضا' لائل پور — مارچ ۱۹۷۵ء
۳۔ جان و دل' ہوش و خرد سب تو مدینے پہنچے — ماہنامہ فیض رضا' لائل پور — فروری ۱۹۷۶ء
۴۔ حیات اعلیٰ حضرت' چند تابناک گوشے — ماہنامہ منہاج القرآن' لاہور — فروری ۱۹۷۶ء
۵۔ امام احمد رضا خاں بریلوی' عشق و محبت رسول — ماہنامہ رضوان' لاہور — فروری ۱۹۷۹ء
۶۔ رجل عظیم — ماہنامہ نور الحبیب' بصیر پور — جنوری ۱۹۸۰ء
۷۔ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی — ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور — دسمبر ۱۹۸۰ء
۸۔ فتاویٰ رضویہ کی انفرادی خصوصیات — ماہنامہ ترجمان اہلسنت' کراچی — جولائی ۱۹۸۳ء

۱۰۳۔ اقبال احمد فاروقی' علامہ: حاشیہ تذکرہ علمائے اہل سنت' ص ۲۲۰' مطبوعہ لاہور ۱۹۷۵ء

۹۔ کیا احمد رضا خاں انگریزوں کے ایجنٹ تھے؟	ماہنامہ ترجمان اہلسنت' کراچی	جولائی ۱۹۸۳ء
۱۰۔ امام احمد رضا اور رد مرزائیت	ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور	جولائی اگست ۱۹۸۳ء
۱۱۔ تیسرِ نظر "البریلویہ" کا تنقیدی جائزہ	ماہنامہ نور الحبیب' بصیر پور	فروری ۱۹۸۵ء
۱۲۔ امام احمد رضا بریلوی بحیثیت اسلامی مفکر	ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور	اکتوبر ۱۹۸۵ء
۱۳۔ حب پیغمبری دنیائے جمیل	روزنامہ جدت' پشاور	۸ نومبر ۱۹۸۵ء [۱۰۴]
۱۴۔ شدھی تحریک میں اعلیٰ حضرت کے خلفاء کا کردار	ماہنامہ ضیائے حرم لاہور	دسمبر ۱۹۸۵ء
۱۵۔ نغمات رضا	ماہنامہ فیض الرسول' براؤن شریف	ستمبر ۱۹۸۹ء
۱۶۔ امام احمد رضا اور انگریز	ماہنامہ حجاز جدید' دہلی (امام اہلسنت نمبر)	ستمبر اکتوبر ۱۹۸۹ء
۱۷۔ امام احمد رضا اور فتنہ قادیان	ماہنامہ حجاز جدید' دہلی (امام اہلسنت نمبر)	ستمبر اکتوبر ۱۹۸۹ء
۱۸۔ اصول ترجمہ قرآن کریم	ماہنامہ دلیل راہ' لاہور	اگست ستمبر ۱۹۹۱ء
۱۹۔ یاد اعلیٰ حضرت	جامعہ اسلامیہ رحمانیہ' ہری پور	۱۹۷۰ء
۲۰۔ امام احمد رضا اپنوں اور بیگانوں کی نظر میں	مکتبہ قادریہ' لاہور	۱۹۸۵ء
۲۱۔ اندھیرے سے اجالے تک ،	مرکزی مجلس رضا' لاہور	۱۹۸۵ء [۱۰۵]
۲۲۔ شیشے کے گھر	مرکزی مجلس رضا' لاہور	۱۹۸۶ء
۲۳۔ تقدیس الوہیت اور امام احمد رضا	ادارہ تحقیقات امام احمد رضا' کراچی	۱۹۹۳ء

اسی طرح سے رضویات کے حوالے سے محررہ تقدیمات بھی اسی مجموعہ میں شامل کر دی جائیں۔ یا علیحدہ مجموعہ مرتب کیا جانا چاہیے۔[۱۰۶]

چند تقدیمات یہاں درج کی جاتی ہیں:۔

۱۔ الجمعۃ الفائحہ + اتیان الارواح	امام احمد رضا خاں بریلوی	ہری پور	۱۹۶۹ء
۲۔ شرح الحقوق	امام احمد رضا خاں بریلوی	ہری پور	۱۹۷۰ء
۳۔ رادالقحط والوباء + اعز الاکتناہ	امام احمد خاں بریلوی	چکوال	۱۹۷۲ء
۴۔ علم جفر کے مختلف رسائل	امام احمد رضا خاں بریلوی	لاہور	۱۹۷۴ء
۵۔ دو اہم فتوے	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	لاہور	۱۹۷۷ء
۶۔ اجلال العطایا	امام احمد رضا خاں بریلوی	لاہور	۱۹۸۳ء
۷۔ قادیانی مرتد پر خدائی تلوار	امام احمد رضا خاں بریلوی	لاہور	۱۹۸۴ء
۸۔ فیصلہ مقدسہ	مولانا عزیز الرحمٰن	لاہور	۱۹۸۴ء
۹۔ سلام رضا	امام احمد رضا خاں بریلوی	لاہور	۱۹۸۴ء
۱۰۔ اندھیرے سے اجالے تک	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	لاہور	۱۹۸۵ء
۱۱۔ امام احمد رضا اپنوں اور بیگانوں کی نظر میں	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	لاہور	۱۹۸۵ء [۱۰۷]
۱۲۔ شیشے کا گھر	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	لاہور	۱۹۸۶ء
۱۳۔ فتاویٰ رضویہ جلد اول	از امام احمد رضا خاں بریلوی	لاہور	۱۹۹۰ء
۱۴۔ القول العجلی کی بازیافت	حکیم سید محمود احمد برکاتی	لاہور	۱۹۹۱ء
۱۵۔ شرح سلام رضا	مفتی محمد خان قادری	لاہور	۱۹۹۳ء

زیارت حرمین شریفین کی سعادت باکرامت:

اس اعلیٰ وارفع سفر کے بارے میں علامہ صاحب فرماتے ہیں:

۱۴۰۱ھ / ۱۹۸۱ء میں پہلی مرتبہ حج و زیارت کی سعادت حاصل ہوئی۔۔

۔۔ دوسری مرتبہ ۱۴۱۳ھ / ۱۹۹۳ء میں والد ماجد رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حج (بدل) و زیارت کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس سال حج اکبری تھا۔[۱۰۸]

روزانہ کے معمولات:

۱۰۴۔ زین الدین ڈیروی: اعلیٰ حضرت پر کام کرنے والے' ماہنامہ جہان رضا' لاہور

۱۰۵۔ محمد مسعود احمد' ڈاکٹر: امام احمد رضا اور عالمی جامعات ص ۳۰' ۳۱ مطبوعہ صادق آباد ۱۹۹۰ء

۱۰۶۔ راقم السطور نے علامہ شرف صاحب کے مقالات رضویہ اور مقدمات رضویہ بھی مرتب کر دیئے ہیں۔ طاہر

۱۰۷۔ انٹرویو ماہنامہ اختیار سنت' لاہور' شمارہ اگست ۱۹۹۷ء

۱۰۸۔ غلام رسول سعیدی' علامہ: تعارف صاحب "تذکرہ اکابر اہلسنت" مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء

اب جبکہ علامہ شرف صاحب عمر کے اس حصے میں ہیں کہ انہیں پہلے کی نسبت آرام کی زیادہ ضرورت ہے۔ جواں عمری کی نسبت پیری میں انسان کے قویٰ اتنے فعال نہیں رہتے لیکن گذشتہ ربع صدی سے ان کے جو معمولات ہیں' آج بھی ان کی وہی ڈگر ہے۔ علامہ غلام رسول سعیدی صاحب کہتے ہیں۔

> "شرف صاحب بڑی مصروف زندگی گزارتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے وقت میں برکت رکھی ہے۔ اتنی مصروفیات کے باوجود وہ تصنیف و تالیف کا اہم کام بھی کرتے ہیں"۔[109]

اب جبکہ عمر پچاس برس سے تجاوز کر چکی ہے۔ علم دین کی خدمت کا جذبہ اور ولولہ اپنی جگہ مسلم' لیکن ایک عیال دار شخص کے تو اور بھی بہت سے مسائل ہوتے ہیں۔

یہ سب خدمت ایثار اور قربانی کے بغیر ممکن نہیں۔ اس کار خیر میں ان کے اہل خانہ برابر کے شریک ہیں۔ اور سب سے فزوں تائید ایزدی ہے' جس کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔ علامہ صاحب کہتے ہیں:۔

> "احساس ذمہ داری' سچی لگن اور عزم صمیم ہو تو اللہ تعالیٰ کی توفیق اور نصرت شامل حال ہو جاتی ہے۔ درس و تدریس' احباب کی ملاقات' آنے والے خطوط کے جوابات' مکتبہ قادریہ کی مصروفیات اور خطابت کے باوجود اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و کرم ہے کہ چند سطریں ہی سہی' کچھ نہ کچھ لکھ لیتا ہوں"۔[110]

اپنی روزانہ کی مصروفیات کے بارے میں یوں گویا ہیں:۔

> "آج کل صبح ساڑھے سات بجے سے ساڑھے بارہ بجے تک بخاری شریف اور درس نظامی کی دوسری کتابیں پڑھاتا ہوں۔ اس کے بعد دوپہر کا کھانا کھاتا ہوں۔ ملاقات کرنے والے احباب سے ملاقات کرتا ہوں۔ ظہر کے بعد عصر تک آرام کرتا ہوں۔ عصر کی نماز کے بعد

۱۰۹۔ غلام رسول سعیدی' علامہ۔ تعارف صاحب تذکرہ اکابر اہل سنت' مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء

۱۱۰۔ انٹرویو ماہنامہ اخبار اہل سنت' لاہور' شمارہ اگست ۱۹۹۷ء

> جامعہ نظامیہ رضویہ میں قائم مکتبہ قادریہ میں کام کرتا ہوں۔ ملک اور بیرون ملک سے آئے ہوئے خطوط کے جواب لکھتا ہوں۔ پھر دربار مارکیٹ نزد ستا ہوٹل مکتبہ قادریہ میں عشاء کی نماز تک بیٹھتا ہوں۔ پھر واپس آکر کچھ لکھنے پڑھنے کا کام کرتا ہوں' جو آج کل بہت محدود ہو گیا ہے۔ اس مشغلے میں روزانہ تقریباً" بارہ بج جاتے ہیں۔ الحمد للہ کہ دین و مسلک کا تھوڑا بہت کام کر ہی لیتا ہوں۔۔۔۔۔"[111]

صاحب دل کی چند دردمندانہ تجاویز:

حضرت ممدوح دین و مسلک کے لئے گہری تڑپ اور سوز بھرا دل رکھتے ہیں۔ وہ بکھرے ہوئے افراد کی اجتماعیت کے قائل ہیں۔ ایک دردمند' ایک عالم دین' ایک مفکر' ایک مدرس کی حیثیت سے چند قابل عمل تجاویز پیش فرماتے ہیں:

- ☆ دینی مدارس کے نظام تعلیم کو فعال بنایا جائے اور اس سلسلے میں پائی جانے والی رکاوٹوں کو دور کیا جائے۔
- ☆ خانقاہوں میں رشد و ہدایت' ذکر و فکر اور اتباع شریعت کا نظام بحال کیا جائے۔
- ☆ تبلیغ برائے تبلیغ دین کے جذبے کو فروغ دیا جائے۔
- ☆ محلّہ وار لائبریریاں قائم کی جائیں' جہاں اہل سنت کا لٹریچر برائے مطالعہ فراہم کیا جائے۔
- ☆ ہر محلے میں تربیتی اجتماعات منعقد کئے جائیں' جہاں عوام الناس کو دینی' اعتقادی' عملی' اخلاقی اور سیاسی مسائل سے آگاہ کیا جائے۔
- ☆ یہ سب امور ایک تنظیم کے ماتحت ہوں۔ چونکہ کوئی تنظیم فنڈز کے بغیر اپنے مقاصد حاصل نہیں کر سکتی' اس لئے فنڈز کی فراہمی کا مضبوط (و مربوط) انتظام کیا جائے۔
- ☆ علماء دین کا اصل کام یہ ہے کہ دین اسلام کا پیغام آسان اور مدلل انداز میں عوام

۱۱۱۔ انٹرویو ماہنامہ اخبار اہل سنت' لاہور' شمارہ اگست ۱۹۹۷ء

و خواص تک پہنچائیں۔ بلاشبہ موجودہ درس نظامی صحیح طور پر پڑھ کر فراغت حاصل کرنے والا عالم اس مقصد کو بحسن و خوبی پورا کر سکتا ہے۔

☆ فارغ التحصیل علماء میں سے ایسے علماء منتخب کیے جائیں جو ملکی اور بین الاقوامی سطح پر تبلیغ اور تصنیف کا فریضہ انجام دینے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ انہیں جدید عربی اور انگریزی لکھنے اور بولنے کی تعلیم دی جائے۔

☆ تقابل ادیان' تاریخ اسلام اور جنرل معلومات ایسے مضامین پڑھائے جائیں اور ان کے مستقبل کا ایک لائحہ عمل تیار کیا جائے تو اس کے بہت اچھے نتائج بر آمد ہو سکتے ہیں۔

☆ موجودہ حالات میں ضروری ہے کہ یا تو طلباء میں اخلاص اور للٰہیت کا جذبہ اس طرح کوٹ کر بھر دیا جائے کہ وہ دنیا وما فیہا سے بے نیاز ہو کر علم دین کے حاصل کرنے میں محو ہو جائیں یا پھر ان کے خوشحال مستقبل کے لئے منصوبہ بندی کی جائے تاکہ طلباء ذوق و شوق سے پڑھیں اور کھاتے پیتے گھرانوں کے لوگ بھی اپنے صحت مند بچوں کو دینی مدارس میں بھیجیں۔

☆ خانقاہیں ہوں یا دینی مدارس' یہ قومی ادارے ہیں۔ انہیں چلانے کے لئے قابل افراد کا انتخاب کرنا چاہیے۔ خواہ بیٹا ہو یا مرید اور شاگرد ہو یا کوئی دوسرا فرد۔ موروثی نظام کا نتیجہ ہے کہ خانقاہوں میں ذکر و فکر اور رشد و ہدایت اور مدارس میں تعلیم و تعلم کا سلسلہ ختم ہوتا نظر آ رہا ہے۔ معاشرے کے بگاڑ کو دور کرنے اور نظام مصطفیٰ کی راہ ہموار کرنے کے لئے ہمیں اسلاف کا وہی خانقاہی اور تعلیمی ماحول واپس لانا پڑے گا۔

☆ کسی کو پیر ماننے کا مقصد یہ ہے کہ وہ ہمیں اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرماں بردار اور مقرب بنا دے۔ جو شخص خود شریعت مبارکہ پر عمل نہیں کرتا وہ تو صحیح مرید بھی نہیں ہے۔ پیر بننا تو بہت دور کی بات ہے۔

☆ پیر اپنی مرید عورت کا محرم نہیں ہے۔ اس لئے عورت اپنے پیر کے ساتھ نہ تو تنہائی میں ملاقات کر سکتی ہے اور نہ ہی بغیر پردے کے اس کے سامنے جا سکتی ہے

۔۔۔۔۔ البتہ ذکر و فکر اور اوراد و وظائف سیکھنے کے لئے عورت اپنے شوہر کی اجازت سے صحیح العقیدہ سنی اور صاحب علم و عمل پیر کی بیعت کرے تو جائز ہے بلکہ اہم امور میں سے ہے۔

☆ سب سے بڑے پیر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ نجات کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ آپ کے لائے ہوئے احکام کو دل و جان سے تسلیم کرے اور ان پر عمل کرے' خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔

☆ عورتوں کو اگر مزارت میسر جانا ہی ہے تو پردے کی پابندی کریں اور موت کو یاد کریں کہ زیارت قبور کا اہم مقصد یہی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ نمود و نمائش کا شوق پورا کیا جائے۔[۱۱۲]

☆ اہل سنت و جماعت ذاتیات کے خول سے نکل کر دین اسلام کی بالادستی کے لئے متحد ہو جائیں۔

☆ میلاد شریف' گیارہویں شریف اور ایصال ثواب پر کیے جانے والے اخراجات صرف کھانے پینے پر صرف نہ کریں بلکہ ان اخراجات کا معتد بہ حصہ علماء اہل سنت کے لٹریچر کی تقسیم میں صرف کریں۔۔۔۔۔ تبرک کے طور پر صرف مٹھائی ہی نہیں کتابیں بھی تقسیم کی جا سکتی ہیں۔

☆ اپنے مدارس اور لٹریچر فری تقسیم کرنے والی تنظیموں کی بھرپور سرپرستی کریں۔[۱۱۳]

☆ فرائض و واجبات کی ادائیگی کو ہر کام پر اولیت دیجئے۔ اسی طرح حرام اور مکروہ کاموں اور بدعات سے اجتناب کیجئے کہ اسی میں دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔

☆ فریضہ' نماز' روزہ' حج اور زکوٰۃ تمام تر کوشش سے ادا کیجئے کہ کوئی ریاضت اور مجاہدہ ان فرائض کی ادائیگی کے برابر نہیں ہے۔

☆ خوش اخلاقی' حسن معاملہ اور وعدہ وفائی کو اپنا شعار بنائیے۔

۱۱۲- انٹرویو ماہنامہ اخبار اہل سنت' لاہور شمارہ اگست ۱۹۹۷ء

۱۱۳- انٹرویو ماہنامہ سوئے حجاز' لاہور شمارہ جنوری ۱۹۹۸ء

☆ قرض ہر صورت میں ادا کیجئے کہ شہید کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں لیکن قرض معاف نہیں کیا جاتا۔

☆ قرآن پاک کی تلاوت کیجئے اور اس کے مطالب سمجھنے کے لئے کلام پاک کا بہترین ترجمہ "کنز الایمان" از امام احمد رضا بریلوی پڑھ کر ایمان تازہ کیجئے۔

☆ دین متین کی صحیح شناسائی کے لئے اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی اور دیگر علماء اہل سنت کی تصانیف کا مطالعہ کیجئے۔ جو حضرات خود نہ پڑھ سکیں وہ اپنے پڑھے لکھے بھائی سے درخواست کریں کہ وہ پڑھ کر سنائے۔

☆ ہر شہر اور ہر محلہ میں لائبریری قائم کیجئے اور اس میں علماء اہل سنت کا لٹریچر ذخیرہ کیجئے کہ تبلیغ دین کا اہم ترین ذریعہ ہے۔

☆ ہر شہر میں سنی لٹریچر فراہم کرنے کے لئے کتب خانہ قائم کیجئے۔ یہ تبلیغ بھی ہے اور بہترین تجارت بھی۔[14]

اولاد امجاد:

آپ کی اولاد میں دو بیٹیاں اور تین بیٹے ہیں۔ تمام بیٹے خیر سے اپنے خاندان کے علمی ورثہ کے صحیح معنوں میں وارث و جانشین ہیں۔

☆ مولانا ممتاز احمد سدیدی

☆ مولانا مشتاق احمد قادری

☆ حافظ نثار احمد قادری

آیئے علامہ شرف صاحب کی نرینہ اولاد کے بارے میں قدرے تفصیل بیان کرتے ہیں:

مولانا — ممتاز احمد سدیدی

تعارف:۔

آپ علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب کے بڑے بیٹے ہیں۔ وہی شرف

۱۴۔ ایضاً، مرکزی مجلس رضا لاہور، رضا اکیڈمی لاہور

صاحب جن کی عربی میں مہارت دیکھ کر آج سے اٹھارہ انیس سال پہلے علامہ ارشد القادری صاحب نے ان کو امام قرار دیتے ہوئے ان کے جانشین کی خواہش کی تھی۔ جیسا کہ علامہ تابش قصوری صاحب کے نام محررہ ان کے ایک خط سے ظاہر ہے۔

"کمل الحدیقۃ الندیۃ کی زیارت سے نگاہیں شاداب ہوئیں، دل مسرور ہوا۔ مولانا شرف صاحب قادری کا کلمۂ تقدیم اپنے معاصرین کے لئے بھی کلمۂ تقدیم ہے۔ خدا پردۂ غیب سے اس امام کا مقتدی پیدا کرے۔ بڑا ہی پر مغز جاندار، فکر انگیز اور معلوماتی مقدمہ ہے۔ زبان سے بھی عجمیت نہیں ٹپکتی"۔[15]

یہ تو گویا علامہ شرف صاحب کے ابتدائی دور کا عالم ہے، جس کا آغاز اس قدر شاندار ہے کہ پڑھنے والا بے ساختہ ان کے وارث کے لئے متمنی ہوا۔۔۔۔ انیس برس بعد پھر بین الاقوامی سطح کا ایک دانشور و مفکر بے اختیار یہ کہہ اٹھتا ہے:

"ان سے اختلاف اپنی جگہ لیکن عربی زبان میں ان کے پایہ کا دوسرا آدمی ملک میں نہیں ہے"۔[16]

خواجہ رضی حیدر صاحب لکھتے ہیں:

"آپ نے اپنے تمام صاحبزادگان کو چشمہ علم دین سے سیراب کرنے کا عزم ہی نہیں رکھتے، بلکہ آپ نے عملی مثال قائم کی ہے"۔[17]

مولانا مفتی علی احمد سندیلوی رقم طراز ہیں:

"اللہ تعالیٰ نے مولانا کی اولاد کو تو ان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنا دیا ہے ۔۔۔۔ ایک مرتبہ حضرت مولانا اور راقم الحروف استاذی مکرم ملک العلماء کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے مولانا شرف

۱۵۔ ارشد القادری، علامہ: مکتوب بنام علامہ محمد منشا تابش قصوری، محررہ ۱۳ فروری ۱۹۷۹ء از دہلی

۱۶۔ بروایت حافظ فیاض احمد صاحب ناظم ادارہ معارف نعمانیہ، لاہور۔ جب انہوں نے علامہ شرف صاحب کی عربی کتاب "من عقائد اهل السنة" حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ کو پیش کی تو کتاب کی ورق گردانی کے بعد حکیم صاحب نے یہ اظہار خیال فرمایا۔

۱۷۔ رضی حیدر، خواجہ: ابتدائیہ نور نور چہرے، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۷ء

صاحب سے مخاطب ہو کر فرمایا:

"آپ کا بیٹا بڑا لائق ہے۔ اگر گستاخی نہ سمجھیں' تو وہ علامہ عبد المصطفیٰ ازہری صاحب سے بھی بڑھ کر ہے" ۔۔۔۔ یعنی وہ اپنے والد کے ایسے جانشین نہیں بنے جیسے تمہارا بیٹا تمہارا جانشین ہے"۔ ۔۱۸

ولادت:

مولانا ممتاز احمد کی ولادت ۲۴ شعبان المعظم ۱۳۸۶ھ / ۸ دسمبر ۱۹۶۶ء بروز جمعرات لاہور میں ہوئی۔ ان کا نام ان کے دادا حافظ جی مولوی اللہ دتہ علیہ الرحمہ نے رکھا تھا۔ جیسا کہ علامہ شرف صاحب نے لکھا ہے:

"۱۹۶۶ء میں راقم الحروف کچھ عرصہ دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف میں معلم و مدرس رہا۔ اس دوران اللہ تعالیٰ نے راقم کو فرزند عطا فرمایا۔ قبلہ حافظ صاحب نے اپنے پوتے کی پیدائش کی خبر اشعار کے سانچے میں ڈھال کر اسی طرح دی: ۔

فرزندا' فرزند عطیہ رب عطا فرمایا
صدقہ سرور دوہاں جہاناں میں پر کرم کمایا
نام اسدا ممتاز احمد میں رکھیا شوق کمالوں
خضری عمر' سکندری طالع' بخشے رب سرکاروں"۔۱۹

تعلیم:

پرائمری کا امتحان لاہور میونسپل کارپوریشن لوہاری گیٹ سے ۳۱ مارچ ۱۹۷۸ء کو پاس کیا۔ پھر لاہور سیکنڈری بورڈ سے فاضل عربی کا امتحان ۱۹۸۶ء میں درجہ دوم میں پاس کیا

۱۸۔ علی احمد سندیلوی 'مفتی: حاشیہ "ملک العلماء اپنے خطوط کے آئینے میں" محررہ ۳۰ جون ۱۹۹۷ء
۱۹۔ محمد عبد الحکیم شرف قادری' علامہ: حافظ جی مولوی اللہ دتہ مشمولہ نور نور چہرے' ص ۳۸ مطبوعہ لاہور ۱۹۹۷ء

۔۔۔۔ جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور میں درس نظامی کی تکمیل کی اور تنظیم المدارس کے درجہ عالیہ کے امتحان میں شعبان ۱۴۰۷ھ / اپریل ۱۹۸۷ء میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔ اور دینی مدارس کے مروجہ درجات میں سے درجہ "ممتاز" حاصل کیا ۔۔۔۔ اور کل ۸۰۰ نمبروں میں سے ۵۳۰ نمبر لئے۔

انہوں نے اس امتحان میں "امام احمد رضا اور ردِّ عیسائیت" کے عنوان سے تحقیقی مقالہ قلمبند کیا۔ ۱۲۰ ۔۔۔۔ پھر تنظیم المدارس کی جاری کردہ سند الشہادۃ العالیہ (جو کہ ایم۔ اے کے برابر تصور کی جاتی ہے) کی بنا پر انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی' اسلام آباد سے ایم۔ اے عربی کیا۔ ۱۲۱

ان دنوں عالم اسلام کی عظیم یونیورسٹی جامعۃ الازہر شریف' مصر میں ایم۔ فل کا مقالہ لکھ رہے ہیں۔ جس کا عنوان ہے:

"الشیخ احمد رضا شاعرا عربیا" ۔۱۲۲

ایم۔ فل کا یہ مقالہ وہ ڈاکٹر رزق مرسی ابو العباس (استاذ کلیۃ الدراسات الاسلامیۃ والعربیۃ' قسم اللغۃ العربیۃ و آدابہا' جامعہ الازہر) کی نگرانی میں لکھ رہے ہیں۔ ۱۲۳

انہوں نے مولانا ممتاز احمد سدیدی کے مقالہ پر مقدمہ تحریر کروایا ہے جس میں پہلے امام احمد رضا بریلوی کے بارے میں پھر سدیدی صاحب کے بارے میں تاثرات لکھوائے ہیں' آخر میں اپنا تعارف کروایا ہے سدیدی صاحب کے بارے میں انہوں نے ۲۸ اپریل ۱۹۹۸ء کو فرمایا:

"دوسری شخصیت اس طالب علم کی ہے جو شیخ احمد رضا خاں کے شعر و ادب سے گہری محبت رکھتا ہے' اس کی اس محبت نے ہمیں اس امر پہ ابھارا ہے کہ ہم اپنی توجہ شیخ احمد رضا خاں کے عربی کلام پر مرکوز کر

۱۲۰۔ محمد مسعود احمد' ڈاکٹر: امام احمد رضا اور عالمی جامعات' ص ۳۱ مطبوعہ' صادق آباد' ۱۹۹۰ء
۱۲۱۔ انٹرویو ماہنامہ اخبار اہل سنت' لاہور شمارہ اگست ۱۹۹۷ء
۱۲۲۔ ماہنامہ نور الحبیب' بصیر پور ص ۶۳' شمارہ مئی ۱۹۹۸ء
۱۲۳۔ مجلہ امام احمد رضا کانفرنس' کراچی ص ۹۳ شمارہ ۱۹۹۸ء

دیں' اس طالب علم نے کلیۃ الدراسات الاسلامیۃ والعربیۃ' قاہرہ شعبہ عربی میں ایم فل کا مقالہ رجسٹرڈ کروایا ہے۔

ہم نے دیکھا ہے کہ وہ پوری مستعدی اور جدوجہد کے ساتھ علم کی طرف متوجہ ہے' مجھے امید ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اپنے ذوق و شوق کی بدولت بہت جلد اپنی تحقیق کا کام مکمل کرے گا' اس طالب علم نے صرف شخصیت پر اکتفا نہیں کیا' بلکہ وہ ذوق شعری کا حامل بھی نظر آتا ہے' اور ایسا کیوں نہ ہو؟ جب کہ ہمارے شاعر کا دیوانِ عربی "بساتین الغفران" تین سو پچاس صفحات پر مشتمل ہے' ہمارے شاعر نے متعدد اصناف سخن میں طبع آزمائی کی ہے' اور ان اصناف میں انہوں نے عقل کو حکم بنایا ہے' خواہش نفسانی کو مسلط نہیں ہونے دیا' ان کی خواہش ان کی عقل ہے اور عقل خواہش ہے' اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ ان کے نزدیک دین ہی سب سے بڑا پیمانہ اور معیار ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ان کا اوڑھنا بچھونا ہے' حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب ہی ان کی مراد اور آرزو ہے' اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی ان کی زندگی کا مقصد و محور ہے۔

وطن (پاک و ہند) نے دونوں شخصیتوں کو جمع کر دیا ہے' لغت عربی اور اس کے آداب کے شعبے سے متعلق پاکستانی طالب علم ممتاز احمد ہیں جو ہمارے شاعر کے کلام پر پوری توجہ صرف کر رہے ہیں' انہوں نے نہ صرف ہمارے شاعر کا عربی کلام جمع کیا ہے بلکہ اس کے مطالب' اغراض اور فنی خوبیوں کو بھی جمع کر رہے ہیں اور عنقریب اس مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے' انہوں نے عربی دیوان کے ہر شعر پر بحث کی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے کئی دفعہ دیوان کے محقق (شیخ سید حازم) سے بھی مدد حاصل کی ہے۔

ہم نے اس طالب علم میں اخلاقی درستی پائی ہے' اگر اس درستی کو علم کے شوق کے ساتھ جمع کر دیا جائے جس کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں تو ہم اس محقق طالب کو وہ علمی اور تحقیقی مقام دے سکتے ہیں جس کے وہ لائق ہیں' ہمیں بتایا ہے کہ وہ جلیل القدر علماء کی نیک اولاد سے تعلق رکھتے ہیں اور جس گھر میں انہوں نے پرورش پائی ہے وہ علم اور تقویٰ کا گھر ہے' میری ان سے کئی دفعہ ملاقات ہوئی ہے' ہر ملاقات میں وہ اپنی جدوجہد اور تحقیق کا نتیجہ پیش کرتے ہیں' جن سے اس محقق کی جدوجہد اور دلچسپی کا پتا چلتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا مجھ پر یہ بڑا احسان ہے کہ اس نے مجھے تحقیق کا وہ دلدادہ فاضل عطا کیا ہے جو علم سے سیر نہیں ہوتا' بلکہ وہ ہمیشہ مزید کی طلب میں رہتا ہے اور وہ دعا مانگتا ہے جو ہمیں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں سکھائی ہے ارشاد ربانی ہے:

وقل رب زدنی علما

سیدنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا' آپ کا ارشاد برحق اور آپ کی خبر سچی ہے:

منہو مان لایشبعان دو طالب ہیں جو سیر نہیں ہوتے'

میری رائے میں یہ محقق پہلی قسم کا طالب (یعنی طالب علم) ہے' میں اپنی جگہ سوچا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجھے پہلی قسم کا طالب مل گیا ہے' جو کچھ میں بول رہا ہوں اسے یہ محقق صاحب لکھ رہے ہیں اگر یہ بات نہ ہوتی تو میں ان کی وہ صفات بیان کرتا جن کے بیان کی انہیں حاجت نہیں ہے' ہم نے ان میں ایفائے عہد اور اچھے اخلاق پائے ہیں۔ حسنِ اخلاق طالب علم اور اس کے مطلوب یعنی علم کے درمیان رابطہ کو مکمل کرتا ہے۔

اس وقت جو بات میرے ذہن میں آ رہی ہے وہ یہ ہے کہ حسن اخلاق اور خاندانی فضیلت جو ہمارے شاعر میں پائی جاتی ہے وہ ان کے طالب

میں بھی پائی جاتی ہے اور اگر آپ چاہیں تو یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ شاعر اور محقق میں ایک کشش پائی جاتی ہے۔ فاضل محقق کے خاندان کی عمدگی کو ذہن میں رکھیے'

مشہور مقولہ ہے: الشی من معدنه لایستغرب

شے اپنی کان سے اجنبی نہیں ہوتی۔

کتنے لطیف معانی والے اشعار ہیں، میں جن کے پاس ٹھہرے بغیر گزر گیا' لیکن فاضل محقق اس خصوصی تعلق کی بنا پر جو طالب علم اور عالم کے درمیان ہے عالم سے میری مراد شاعر احمد رضا خاں ہیں جن کے اشعار محقق کو روک لیتے ہیں' چنانچہ فاضل محقق شعر کا جو مطلب سمجھتے ہیں وہ میرے سامنے بیان کرتے ہیں تو میرے فہم کی مدد سے مطلب ان کے ذہن میں زیادہ واضح ہو جاتا ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مستعد' جدوجہد کرنے والا اور شعری ذوق رکھنے والا طالب علم عطا فرمایا ہے' تیسری صفت (شعری ذوق) اس طالب علم کے لئے ضروری ہے جو ادبی تحقیق کرنا چاہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ خیریت کے ساتھ انہیں تحقیق مکمل کرنے اور ہمیشہ علم کی طرف متوجہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور جس طرح ہمارے شاعر (امام احمد رضا بریلوی) کو بلند مقام عطا فرمایا ہے انہیں بھی عطا فرمائے۔"

بیعت وارادات:

مولانا ممتاز احمد سدیدی ۱۹۸۷ء میں خواجہ غلام سدید الدین علیہ الرحمہ معظم آباد (مرولہ شریف) کے ہاتھ پر سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ میں بیعت ہوئے۔۔۔۔ انہیں مکہ معظمہ کے نامور عالم شیخ سید محمد علوی مالکی مدظلہ سے حدیث شریف روایت کرنے کی اجازت

حاصل ہے' جو ۲۷/ جمادی الآخر ۱۴۱۶ھ / ۲۰/ نومبر ۱۹۹۵ء کو جاری کی گئی۔ [۱۲۴]

علمی خدمات:

اپنے والد گرامی کی طرح مولانا ممتاز صاحب بھی عربی زبان سے خصوصی شغف رکھتے ہیں۔ انہوں نے بیشتر عربی مقالات کا اردو ترجمہ کر کے عرب قلمکاروں اور ان کی نگارشات سے اہل اردو کو مستفیض کیا ہے۔ عرب ممالک میں ہونے والے کام کے انداز اور تحقیق کو متعارف کرایا ہے۔ اسی طرح اردو تصانیف اور مقالات کا جدید عربی میں ترجمہ کر کے اہل سنت کا پیغام عالم عرب تک پہنچانے کی کامیاب کوشش کی ہے۔۔۔۔ عربی زبان کا تو جیسے انہیں جنون ہے' عربی زبان سے جیسے انہیں عشق ہے۔۔۔ آپ اپنے والد گرامی کا پرتو ہیں۔۔۔ ذیل میں ہم ان کی علمی کاوشوں کا جائزہ پیش کر رہے ہیں:۔

اردو سے عربی تراجم:

عنوان	مصنف	مقام اشاعت	سن اشاعت
۱۔ احمد رضا خاں بریلوی۔۔ (مقالہ برائے مجمع الملکی لبحوث الحضارة الاسلامیہ' عمان)	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	عمان	۱۹۹۱ء
۲۔ امام احمد رضا اور رد بدعات۔۔ بعنوان "دور الشیخ امام احمد رضا الہندی البریلوی"	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	لاہور	۱۹۹۳ء
۳۔ امام احمد رضا بریلوی کی شخصیت۔۔ بعنوان "الامام احمد رضا الحنفی البریلوی و شخصیتہ الموسوعیة"	مولانا کوثر نیازی	لاہور	
۴۔ سید الاولیاء	علامہ جلال الدین امجدی	بھارت	
۵۔ اقامة القیامہ	امام احمد رضا خاں بریلوی	لاہور	۱۹۹۸ء
۶۔ طرد الافاعی عن حمی هاد رفع الرفاعی	امام احمد رضا خاں بریلوی	لاہور	۱۹۹۸ء

عربی سے اردو تراجم:

۱۲۴۔ بروایت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری ۲۳ محرم ۱۴۱۹ھ / ۲۱ مئی ۱۹۸۸ء بروز جمعرات

۱۔ روما کے مسلمان ماضی اور حال کے تناظر میں	علی محمد الندوی/مصر	ماہنامہ ضیائے حرم لاہور، جنوری ۱۹۹۳ء
۲۔ عراقی اسلام کا ہزار میں حصہ	عبدالوہاب محمود/مصر	ماہنامہ ضیائے حرم لاہور، فروری ۱۹۹۳ء
۳۔ جامعیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور عظمت انسانیت	امام ابو زہرہ/مصر	ماہنامہ ضیائے حرم لاہور، ستمبر ۱۹۹۳ء
۴۔ عہد نبوی کے قائد حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم	الاستاذ محمد ابرا	ماہنامہ نور الحبیب بصیر پور، اپریل ۱۹۹۳ء
۵۔ سفارت اسے یوگنڈا کے مسلمان	علامہ سید یوسف رفاعی/کویت	ماہنامہ ضیائے حرم لاہور، اپریل ۱۹۹۳ء
۶۔ اللہ شہدا عالی واہرہ	علامہ سید یوسف رفاعی/کویت	ماہنامہ ضیائے حرم لاہور، ستمبر ۱۹۹۳ء
۷۔ ماہ رمضان اور روزہ	کمالی علی ابراہیم/مصر	ماہنامہ ضیائے حرم لاہور، جنوری ۱۹۹۵ء
۸۔ الاسلام پر ان ۳ سوال مواد حاضری ان پاک روزی ہے	شیخ محمد سعید عمر	ماہنامہ السعید ملتان، اپریل ۱۹۹۱ء
۹۔ شاہ فہد اور شیخ بن باز کے نام	الاستاذ احمد ہوری/مصر	ماہنامہ السعید ملتان، اپریل ۱۹۹۱ء
۱۰۔ حقوق نسواں اور اسلام	الاستاذ عفیف ...	

فارسی سے اردو تراجم:

۱۔ مرج کلیس — حضرت شاہ کلیم اللہ جہان آبادی — مظہر آباد ضلع سرگودھا

تحقیقی مقالات:

۱۔ امام احمد رضا اور رد عیسائیت — لاہور — ۱۹۸۷ء

۲۔ ادوات القسم فی القرآن — اسلام آباد — ۱۹۹۳ء

عربی میں مقدمات:

عنوان	مصنف	مطبوعہ	سن اشاعت
۱۔ تراجم المحدثین	مولانا غلام نصیر الدین	لاہور	۱۹۹۳ء

عربی میں تعارف شخصیات:

۱۔ علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری — مشمولہ "من عقائد اہل السنۃ" لاہور — ۱۹۹۰ء

۲۔ علامہ محمد جلال الدین امجدی — مشمولہ "تعظیم النبی" — لاہور

اردو مضامین و مقالات:

۱۔ دیواریں میرے وطن کی — ☆روزنامہ مرکز، اسلام آباد — ۵ دسمبر ۱۹۹۱ء

☆ماہنامہ نوائے انجمن، اسلام آباد — اگست ۱۹۹۳ء

۲۔ درسگاہوں کا مجروح تقدس — روزنامہ مرکز، اسلام آباد — یکم مارچ ۱۹۹۲ء

۳۔ خون خون تعلیمی امن — روزنامہ مرکز، اسلام آباد — ۳ مارچ ۱۹۹۲ء

۴۔ جامعہ تا جامعہ لہو کی سرگزشت ہے — روزنامہ مرکز، اسلام آباد — ۲۹ مئی ۱۹۹۲ء

۵۔ "اندھیرے سے اجالے تک" اور "شیشے کے گھر" مشمولہ "البریلویہ کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ ارباب علم و صحافت کی نظر میں" — لاہور — ۱۹۹۵ء

ان کے نام کی مناسبت سے ایک اشاعتی ادارہ ۱۹۹۷ء میں قائم کیا گیا۔ جو الممتاز پبلی کیشنز کے نام سے سرگرم عمل ہے۔ اس ادارے نے قلیل مدت میں کئی ایک اہم کتابیں شائع کی ہیں۔ "باغی ہندوستان" "زندہ جاوید خوشبوئیں" "اسلامی عقائد" وغیرہ۔

مولانا — مشتاق احمد قادری

آپ علامہ شرف صاحب کے منجھلے صاحبزادے ہیں۔

ولادت:

مولانا مشتاق صاحب کی ولادت ۱۸ دسمبر ۱۹۷۷ء بروز اتوار لاہور میں ہوئی۔

تعلیم:

دارالعلوم محمدیہ غوثیہ، بھیرہ شریف میں زیر تعلیم ہیں۔ گذشتہ سال ۱۹۹۷ء میں انہوں نے میٹرک (آرٹس) میں سرگودھا بورڈ میں ٹاپ کیا۔ اور دو گولڈ میڈل حاصل کئے۔

PAKISTAN GOLDEN JUBILEE CELEBRATIONS

1947-97

Certificate of Distinction

AWARDED TO

Mr./Miss/Mrs. Mushtaq Ahmad Qadri

of Darul Aloom Muhammadia Ghausia Bhera Sargodha

Position First Group General

In S.S.C. Annual Examination 1997 From the Board of Intermediate & Secondary Education Sargodha

Prof Dr. Abdur Rahman Chaudhry
Chairman
Punjab Textbook Board Lahore.

Chaudhry Mohammad Iqbal
Minister For Education
Punjab Lahore.

№ 436



BOARD OF INTERMEDIATE & SECONDARY EDUCATION, SARGODHA

MERIT CERTIFICATE

SECONDARY SCHOOL (ANNUAL) EXAMINATION, 1997
(GENERAL GROUP) (AMONGST BOYS)

This is to Certify that Mushtaq Ahmad Qadri

Son/Daughter of Muhammad Abdul Hakeem Sharaf Qadri

Registered No. 9119-a-97 *Roll No.* 9119

of the Darul-Aloom Muhammadia Ghausia, Bhera (Sargodha)

Passed in Grade A-One *the* Secondary School *Examination, of the Board of Intermediate and Secondary Education, Sargodha, held in* March-April, *19*97 *, obtaining* 720 *marks.*

He/she secured First *position in order of merit.*

Mohammad Shafiq
Secretary,
Board of Intermediate & Secondary Education, Sargodha.

SARGODHA
Dated...26...June, 1997

۱۲۵ـ

ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور نے ان کی اس نمایاں کامیابی کو یوں خراج تحسین پیش کیا:
مدیر ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور نے اپنے اداریہ میں بعنوان:

"آئے زمانہ ہمارے ساتھ چلے"

دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ ضلع سرگودھا کی نصابی سرگرمیوں کو سراہا ہے---اس ادارہ کے طلبہ تقریباً ۵۰ کے قریب گولڈ میڈل حاصل کر چکے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں۔

"اس سال بھی میٹرک کے امتحان میں اسی ادارہ کا ہونہار طالب علم اول رہا---گولڈن جوبلی کے موقع پر اس ادارہ کے طالب علم مشتاق احمد قادری کو پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی طرف سے طلائی تمغہ بھی دیا گیا---اور ساتھ ہی ادارہ کو حسن کارکردگی کی شیلڈ بھی پیش کی گئی---ادارہ ضیائے حرم دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کے بانی اور پرنسپل پیر محمد کرم شاہ الازہری زید مجدہ' جملہ اساتذہ و طلبہ و ادارہ کے معاونین کو اس گراں قدر کامیابی پر ان اداراتی سطور میں مبارکباد پیش کرتا ہے"۔ ۱۲۶ـ

واضح رہے کہ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ' بھیرہ شریف کے ہونہار طلبہ یوں تو ہر سال امتیازی حیثیت میں کامرانی سے ہمکنار ہوتے رہے ہیں' لیکن مولانا مشتاق احمد قادری کی کامیابی پر جو اہتمام کیا گیا' اس سے قبل کسی طالب علم کے اعزاز میں نہیں کیا گیا۔

اسی طرح ماہنامہ "مدارس ٹائمز" لاہور نے بھی اس امتیازی کارکردگی کو سراہا ہے۔

"دنیائے تحقیق میں شیخ الحدیث علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری کا نام ایک معتبر حوالہ ہے۔ ان کی شخصیت ہمہ جہت ہے۔ وہ اسلاف کے حقیقی روپ کی صورت میں روشن مثال بن کر ہمارے درمیان جلوہ افروز ہیں۔

۱۲۵ـ ماہنامہ سوئے حجاز لاہور شمارہ جنوری ۱۹۹۸ء
۱۲۶ـ ماہنامہ ضیائے حرم لاہور ص ۸ شمارہ اکتوبر ۱۹۹۷ء

ان کے صاحبزادے محمد مشتاق احمد قادری عظیم علمی و روحانی درسگاہ مرکزی دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف میں زیر تعلیم ہیں۔ میٹرک کے گزشتہ امتحان میں انہوں نے سرگودھا بورڈ میں امتیازی نمبروں سے پہلی پوزیشن حاصل کی۔ جس کے اعتراف میں وزارت تعلیم کی طرف سے انہیں خصوصی سرٹیفکیٹس دیئے گئے۔ ان کے تعارف کے لئے صرف اتنا ہی کافی ہے۔ کہ وہ قبلہ شرف قادری صاحب جیسے عظیم باپ کے بیٹے ہیں"۔ ۱۲۷ـ

بیعت وارادت:

مولانا مشتاق صاحب مولانا اختر رضا خاں قادری رضوی بریلوی کے دست حق پرست پر سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں بیعت ہوئے۔

علمی خدمات:

اپنے والد گرامی اور برادر محترم کے تتبع میں مولانا مشتاق صاحب نے بھی قرطاس و قلم سے رشتہ استوار کیا۔ انہوں نے مختلف عنوانات کے تحت لکھا۔ فکر انگیزی اور دردمندی ان کی تحریروں کا خاص عنصر ہے۔ ان کے ایک مقالہ خصوصی "علمی زوال---فکر اقبال کی روشنی میں" کو مدیر "دلیل راہ" نے خوب سراہا۔ وہ صاحب مقالہ کے جواہر دانش کے بارے میں یوں رطب اللسان ہیں:۔

"محراب میں بیٹھ کر جن عظیم لوگوں نے علم' ادب اور صحافت کی دنیا میں تحقیق اور ادراک کی خوشبو بانٹی' ان میں عبدالحکیم شرف قادری کا نام بڑا محترم اور محبت کے لائق ہے۔ ان کی شخصیت کا ایک جگمگاتا پہلو یہ ہے کہ وہ اپنے بچوں کو حسن تربیت کا شاہکار بنا رہے ہیں۔ پچھلے دنوں شرف نے اپنے بیٹے کی ایک تحریر "دلیل راہ" کے نام بھیجی جس

۱۲۷ـ ماہنامہ مدارس ٹائمز' لاہور ص ۳' شمارہ فروری ۱۹۹۸ء

میں باپ کی تربیت اور بیٹے کی جستجو دونوں کو ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔" ۱۲۸

اردو مضامین و مقالات:

عنوان	جریدہ	مطبوعہ	شمارہ
۱۔ تاثرات و تبصرے	مشمولہ "سوئے حجاز، اکبر ڈائجسٹ" طبع سوم	لاہور	
۲۔ جہاد کشمیر اور پاکستان	سہ ماہی ارمغان حرم	لاہور	محرم تا ربیع الاول ۱۴۱۳ھ / ۱۹۹۲ء
۳۔ پولیس کا ہے فرض	☆ماہنامہ سیدھا راستہ	لاہور	اکتوبر ۱۹۹۳ء
	☆سہ ماہی شاہین	بھیرہ شریف	مارچ ۱۹۹۳ء
۴۔ اسلام کی اخلاقی تعلیمات اور ہم	☆ماہنامہ جام عرفاں'	ہری پور	مارچ اپریل ۱۹۹۵ء
	☆ماہنامہ سیدھا راستہ'	لاہور	مارچ ۱۹۹۵ء
	☆سہ ماہی شاہین	بھیرہ شریف	مارچ ۱۹۹۵ء
۵۔ نصاب تعلیم	☆سہ ماہی شاہین	بھیرہ شریف	مارچ ۱۹۹۵ء
۶۔ معراج مصطفیٰ جسمانی یا روحانی	☆ماہنامہ سیدھا راستہ	لاہور	نومبر ۱۹۹۶ء
	☆سہ ماہی شاہین'	بھیرہ شریف	جنوری ۱۹۹۷ء
	☆ماہنامہ انوار خیر البشر'	وزیر آباد	اکتوبر ۱۹۹۷ء
۷۔ علمی زوال، فکر اقبال کی روشنی میں	☆ماہنامہ دلیل راہ'	لاہور	ستمبر تا دسمبر ۱۹۹۷ء
	☆سہ ماہی شاہین'	بھیرہ شریف	نومبر ۱۹۹۸ء
	☆ماہنامہ مدارس ٹائمز'	لاہور	فروری ۱۹۹۸ء
	☆ماہنامہ سیدھا راستہ'	لاہور	جولائی ۱۹۹۸ء
	☆ماہنامہ ضیائے حرم'	لاہور	جولائی ۱۹۹۸ء
۸۔ علامہ خطابات بر موقع جہلم ضیاء الامت	☆ماہنامہ ضیائے حرم'	لاہور	جون ۱۹۹۸ء

۱۲۸۔ سید ریاض حسین شاہ، علامہ: ماہنامہ دلیل راہ، لاہور مشترکہ شمارہ ستمبر تا دسمبر ۱۹۹۸ء

عربی مقالات:

۱۔ ضیاء الامۃ والعوامل التی کونت شخصیتہ ☆سہ ماہی شاہین' بھیرہ شریف مئی ۱۹۹۸ء

غیر مطبوعہ مقالات:

۱۔ مجدد ملت اور حکیم الامت

۲۔ اقبال اور قرآن

۳۔ ضیاء الامت کی شخصیت کے تعمیری عناصر

حافظ نثار احمد قادری

حافظ نثار احمد، علامہ صاحب کے سب سے چھوٹے بیٹے ہیں۔ ان کی ولادت ۹ ذوالحج ۱۳۹۸ھ / ۱۰ دسمبر ۱۹۷۸ء بروز اتوار کو لاہور میں ہوئی۔ ان کے مشاغل کے بارے میں علامہ صاحب لکھتے ہیں:

"عزیزم نثار احمد قادری حافظ اور قاری ہیں --- مکتبہ قادریہ دربار مارکیٹ لاہور میں میرے ساتھ معاون ہیں"۔ ۱۲۹

حافظ نثار احمد قادری صاحب مولانا ریحان رضا خاں سے سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں بیعت ہیں۔ ان کے والد گرامی نے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے سلوک کے مراحل بھی طے کرائے۔

حافظ نثار احمد کا تحریر کی طرف کوئی خاص میلان دکھائی نہیں دیتا۔ البتہ اشاعتی کاموں میں خوب مہارت رکھتے ہیں۔ انھوں نے اپنے والد گرامی کے مشورے سے اپنے بڑے بھائی کے نام کی مناسبت سے ۱۹۹۷ء میں المتاز پبلی کیشنز' لاہور کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا۔ جس کی طرف سے متعدد کتابیں مثلاً "باغی ہندوستان" "اسلامی عقائد" "زندہ جاوید خوشبوئیں" وغیرہ شائع کی ہیں۔ مسلک اہل سنت و جماعت کی اشاعت کے سلسلے میں ان کے عزائم بڑے بلند ہیں۔ اللہ تعالیٰ انھیں استقامت اور کامیابی عطا فرمائے۔

۱۲۹۔ انٹرویو ماہنامہ سوئے حجاز' لاہور۔ شمارہ جنوری ۱۹۹۷ء

"باغی ہندوستان" کا چوتھا ایڈیشن انڈیا سے شائع ہوا تو مولانا عبدالشاہد خاں شروانی نے اس میں ایک باب "مقدمہ اور اس کے متعلقات" کا اضافہ کیا تھا۔ اس میں نہ صرف علامہ فضل حق خیر آبادی کے خلاف قائم کیے گئے مقدمہ کی تفصیل درج ہے بلکہ جنگ آزادی ۱۸۵۷ء میں علامہ کی شمولیت پر اٹھائے گئے شبہات کا بھی ازالہ کیا گیا ہے ---- حافظ نثار احمد قادری نے نہ صرف یہ باب پاکستان ایڈیشن میں شامل کر دیا ہے بلکہ امام احمد رضا خاں بریلوی کی مشہور زمانہ نعت

لم یات نظیرک فی نظر

پر علامہ فضل حق خیر آبادی کی صاحبزادی حرماں خیر آبادی کی تضمین بھی شامل کر دی ہے۔ اس طرح اس ایڈیشن کی اہمیت مزید بڑھ گئی ہے۔

وہ عنقریب علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب کی عربی تصنیف "من عقائد اہل السنۃ" کا اردو ترجمہ شائع کر رہے ہیں ---- نیز حضرت شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ کی نادر زمانہ تصنیف لطیف "تحصیل التعرف فی معرفۃ الفقہ والتصوف" کا اردو ترجمہ بھی شائع کر رہے ہیں یہ ترجمہ علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب نے کیا ہے ---- حافظ صاحب درس نظامی کی مختصر اور ابتدائی کتب کے تراجم اور حواشی شائع کرنے کا بھی پروگرام رکھتے ہیں۔

بحمدہ تعالیٰ ان کے عزائم بڑے بلند ہیں۔ اللہ تعالیٰ پردہ غیب سے وسائل کی فراوانی عطا فرما دے تو یہ لٹریچر کی دنیا میں انقلاب برپا کر دینے کا جذبہ رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں دین متین کی مثالی خدمات انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے اور اشاعت دین کے راستے میں حائل ہونے والی مشکلات دور فرمائے۔ آمین!

باب ۳

چند ادارے

وابستگی — تناظر

"یہاں اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ مرکزی مجلس رضا سے وابستگی ہو' خواہ پاکستان سنی رائٹرز گلڈ کی رفاقت' شاہ عبدالحق اکیڈمی کے لئے خدمات ہوں یا رضا اکیڈمی کے لئے ایثار ---- سب کا سب ایک ہی نصب العین کا تسلسل ہے --- وہ ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کی محبت واطاعت اور عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فروغ وابلاغ کے لئے اپنی تمام تر توانائیاں بروئے کار لانا۔ آپ دیکھ لیں علامہ شرف صاحب جہاں جہاں سرگرم عمل رہے' ان کے پیش نظر ہمیشہ للٰہیت اور محبت و عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے معتبر اور لازوال جذبے کا رفرما ہے ---

فکری اور نظری اعتبار سے مرکزی مجلس رضا' لاہور اہل سنت و جماعت کا ایک معتبر مشنری ادارہ رہا --- غالباً ۱۹۶۸ء میں اس کا قیام عمل میں آیا اور دسمبر ۱۹۸۶ء میں سقوط ہوا --- سقوط کے وقت مجلس رضا کی مقبولیت بام عروج پر تھی ---

مرکزی مجلس رضا' لاہور نے اہل سنت و جماعت کو لٹریچر کی اہمیت کا شعور دیا۔ اس کی بھرپور کوششوں سے ملک بھر میں بیداری کی ایک نئی لہر دوڑ گئی۔ گویا ایک فکری انقلاب آگیا۔

مرکزی مجلس رضا' لاہور نے نشاۃ ثانیہ کے طور پر کچھ عرصہ قبل پھر کام شروع کیا ہے۔[۱] بلکہ باہمی رابطے کے لئے ماہنامہ "جہان رضا" بھی جاری کیا ہے۔

مرکزی مجلس رضا' لاہور اہل سنت کی تاریخ کا ایک روشن باب ہے۔ اس کی تاریخ مرتب ہونی چاہیے --- علامہ شرف صاحب کی مرکزی مجلس رضا سے دیرینہ وابستگی رہی۔ --- بلکہ یوں کہہ لیں کی ان کی شخصیت بھی اسی تاریخ کا ایک اہم ترین حصہ ہے --- آیئے ان کے حصے کی باتیں انہی سے سنتے ہیں:۔

مرکزی مجلس رضا' لاہور

غالباً ۱۹۶۸ء کی بات ہے' اس وقت راقم دارالعلوم اسلامیہ رحمانیہ' ہری پور

۱۔ جیسا کہ روزنامہ 'پاکستان' لاہور شمارہ ۲۳ اپریل ۱۹۹۱ء میں یہ خبر شائع ہوئی تھی: "مرکزی مجلس رضا' لاہور نے چار سال کے تعطل کے بعد از سرنو اپنا اشاعتی کام شروع کر دیا ہے"۔

میں مدرس تھا۔ مرکزی مجلس رضا نے پہلے پہل رسالہ "تجلی المشکوٰۃ" از امام احمد رضا بریلوی شائع کیا تھا۔ مجھے شوق پیدا ہوا کہ مجلس کے بانی اور اس کے روح رواں جناب حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ کی ملاقات اور زیارت کروں۔ "یاد اعلیٰ حضرت" نئی چھپی تھی۔ [۲] اس کا ایک نسخہ لے کر حکیم صاحب کے مطب واقع ۵۵۔ ریلوے روڈ' لاہور حاضر ہوا۔

۲۔ علامہ تابش قصوری "مجدد اسلام" مولفہ علامہ نسیم بستوی مطبوعہ رضا اکیڈمی' لاہور ۱۹۹۸ء کے "نشان منزل" میں مرکزی مجلس رضا لاہور کے قیام کا پس منظر یوں بیان فرماتے ہیں:

"مجدد اسلام بریلوی" سے قبل صرف حیات اعلیٰ حضرت" از ملک العلماء مولانا محمد ظفر الدین احمد بہاری رحمہ الباری ۔۔۔۔ "سوانح امام احمد رضا" از مولانا بدر الدین احمد قادری رحمہ اللہ تعالیٰ یا پھر خطیب مشرق علامہ مشتاق احمد نظامی علیہ الرحمۃ کے ماہنامہ "پاسبان" کا امام احمد رضا نمبر ہی امام اہل سنت کی حیات مبارکہ پر موجود تھا۔ ان کے علاوہ اور کوئی قابل ذکر کتاب موجود نہ تھی۔ جس سے فاضل بریلوی کے حالات سے استفادہ کیا جاسکتا۔

البتہ پاکستان میں حضرت الحاج پیر سید محمد معصوم شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ' بانی نوری کتب خانہ' لاہور نے اعلیٰ حضرت کے رسائل کی اشاعت پر توجہ فرمائی' اور متعدد رسائل سے ان کا تعارف ہوا۔ مفتی اعظم پاکستان حضرت سید ابو البرکات قادری رحمہ اللہ تعالیٰ ناظم اعلیٰ دار العلوم حزب الاحناف' لاہور نے بھی اشاعت رسائل میں خوب کام کیا۔ اسی اثناء میں علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری مدظلہ نے "یاد اعلیٰ حضرت" کے نام سے ایک خوبصورت رسالہ مرتب فرمایا۔ نیز بہت سے رسائل کو جدید کتابت و طباعت سے آراستہ کیا۔ جن کے ذریعہ امام اہل سنت کی زندگی کے مختلف گوشوں کو عیاں کرنے کی طرح ڈالی۔ تاہم "مجدد اسلام بریلوی" کو ہی اس سلسلہ کا اولین ماخذ قرار دیا جاسکتا ہے۔ گو اعلیٰ حضرت کی ذات والا برکات پر اب تک اتنا وسیع کام ہوا اور ہو رہا ہے جس کی مثال نہیں ملتی اس اکیلی ذات پر پاک و ہند میں چھوٹے بڑے اتنے اشاعتی ادارے قائم ہو چکے ہیں' جن کا شمار کار دشوار!

مجلس رضا' لاہور کے پلیٹ فارم پر بہت ہی عمدہ اور تاریخی کام کا آغاز ہوا۔ پھر ادارہ تحقیقات امام احمد رضا' کراچی کا قیام عمل میں آیا۔ مجلس رضا' لاہور یگانوں اور بیگانوں کی نظر کا شکار ہوئی تو رضا اکیڈمی ڈوبتے کو تنکے کا سہارا ثابت ہوئی۔

اگر طوفاں میں ہو کشتی تو ہو سکتی ہیں تدبیریں
اگر کشتی میں طوفاں ہو تو کیا تدبیریں کام آئیں

کشتی رضا کو طوفاں کی زد سے بچانے کے لئے چند اہل درد و محبت آگے بڑھے۔ جن میں ماہر رضویات پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی مجددی' مظہری' علامہ حضرت مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی' علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری' الحاج محمد مقبول احمد ضیائی قادری نے سنبھالا دیا اور کام رکنے نہ پایا بلکہ پہلے سے بھی زیادہ ہونے لگا۔ یہ خادم بھی ان بزرگوں کے ساتھ چل رہا ہے۔"

حکیم صاحب اس وقت موجود نہیں تھے۔ واپس ہری پور پہنچا۔ "یاد اعلیٰ حضرت" کے حوالے سے حکیم صاحب کا گرامی نامہ موصول ہوا' یہ تھا پہلا رابطہ!

پھر سترہ اٹھارہ سال قربت میں گزارے۔ ہری پور کے بعد دو سال چکوال رہا۔ وہاں بھی خط کتابت کا رابطہ بدستور رہا۔ اسی دوران "ترجمان اہل سنت" کراچی نے ایک مقالہ شائع کر دیا جس میں کچھ غلط باتیں درج تھیں۔ حکیم صاحب اس سے اس قدر دل برداشتہ ہوئے کہ مجلس کو توڑنے کا فیصلہ کر لیا۔ راقم اس وقت محض انہیں مطمئن کرنے کے لئے لاہور آیا۔ الحمد للہ تعالیٰ کہ اس وقت حکیم صاحب نے درخواست قبول کرلی' اور مجلس کا کام جاری رکھا۔

۲۱ مارچ ۱۹۷۲ء کے تحریر کردہ مکتوب میں حکیم محمد موسیٰ امرتسری صاحب نے تحریر فرمایا:

"آپ کے تشریف لے جانے کے بعد علامہ عبد المصطفیٰ ازہری کا خط موصول ہوا۔ جسے پڑھ کر حوصلہ بڑھا کہ ابھی کچھ لوگ موجود ہیں جن میں مسلک کی حمیت و غیرت موجود ہے اور اپنی غلطی کو تسلیم کرنے میں عار محسوس نہیں کرتے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی آپ کی دعا اور خلوص کا نتیجہ ہے۔ بہرحال اب یہ خوشخبری سنئے کہ میں پورے طور پر مجلس سے وابستہ رہنے کا عہد کرتا ہوں' فکر نہ کیجئے"۔

مجلس رضا سے رابطہ کسی مادی اور دنیاوی فائدے کے لئے نہیں تھا' صرف مسلک اہل سنت کی خدمت اور اشاعت مطلوب تھی۔ پھر حکیم صاحب کی شفقت و محبت اور لگن باعث کشش تھی کہ مولانا محمد منشا تابش قصوری (مرید کے) مولانا الحاج محمد مقبول احمد قادری ضیائی اور راقم ایسے لوگ اپنی توانائیاں اور اپنے اوقات مجلس کی نذر کرنے میں خوشی محسوس کرتے تھے۔

حکیم صاحب مدظلہ کے ایماء پر کہیں کوئی کتاب لکھی جا رہی تھی۔ کسی کتاب کا ابتدائیہ لکھا جا رہا تھا' کسی کتاب کی ترتیب اور پروف ریڈنگ کا کام انجام دیا جا رہا تھا۔ آج پیچھے مڑ کر دیکھتا ہوں تو اللہ تعالیٰ کی عنایات پر جبین نیاز جھک جاتی ہے کہ اس کریم نے مجھ

ایسے بے بضاعت سے کتنا کام لے لیا۔

درج ذیل سطور میں ان کتابوں کی فہرست پیش کی جاتی ہے جن کے ساتھ راقم کا کسی نہ کسی نوع کا تعلق رہا۔

۱۔ فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں (۱۹۷۱ء)

مرتب پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

راقم نے اس تحقیقی کتاب پر نظر ثانی کا اعزاز حاصل کیا۔

۲۔ سوانح سراج الفقہاء (۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۲ء)

حضرت سراج الفقہاء مولانا سراج احمد مکھن بیلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا تذکرہ نیز ان کا استفتاء اور امام احمد رضا بریلوی کا جواب ضروری وضاحتی حواشی کے ساتھ راقم کی تحریر۔

۳۔ المجمل المعدد لتالیفات المجدد (اپریل ۱۹۷۴ء)

تالیف ملک العلماء مولانا محمد ظفر الدین قادری رضوی رحمہ اللہ تعالیٰ۔ امام احمد رضا بریلوی کی ۱۳۲۷ء تک کی ساڑھے تین سو تصانیف کی فہرست، راقم نے اس کی پروف ریڈنگ کی۔

۴۔ اجلی الاعلام ان الفتوٰی مطلقاً علی قول الامام (۱۹۷۵ء)

جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کا یہ رسالہ بھی مجلس رضا نے شائع کیا تھا۔ اور اس پر راقم نے عربی میں تعارف لکھا تھا۔ بعد میں یہ رسالہ منظمۃ الدعوۃ الاسلامیۃ کی طرف سے بھی شائع ہوا۔

حقیقت یہ ہے کہ محترم حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ نے مجلس رضا قائم کرکے اہل سنت و جماعت کے عوام و خواص کو پڑھنے لکھنے کا شعور عطا کیا اور مجھ ایسے نو آموز قلم کاروں کی حوصلہ افزائی ہی نہیں راہنمائی بھی کی۔ یہی وجہ تھی کہ ہم جیسے لوگ ان کے بستہ فتراک تھے اور بڑے بڑے علماء مشائخ ان کی زیارت کے لئے آیا کرتے تھے۔

۵۔ تذکرہ اکابر اہل سنت (۱۹۷۶ء)

جب مولانا شاہ محمود احمد قادری مدظلہ کان پور میں "تذکرہ علماء اہل سنت" لکھ رہے تھے اس وقت راقم جامعہ اسلامیہ رحمانیہ، ہری پور میں مدرس تھا۔ حکیم صاحب کے ایماء پر راقم نے کچھ علماء اہل سنت کے حالات انہیں کانپور بھجوائے۔ مولانا شاہ محمود احمد قادری نے اس امر کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا:

> "حکیم صاحب کے توجہ دلانے پر حضرت مولانا عبدالحکیم شرف لاہوری صدر المدرسین دارالعلوم رحمانیہ اسلامیہ، ہری پور ضلع ہزارہ نے صوبہ سرحد کے علماء کے احوال ارسال فرمائے، احقران کا بھی شکر گزار ہے"۔[۳۰]

یہ تذکرہ ۱۹۷۲ء میں کانپور سے شائع ہوا۔ ایک دن حکیم صاحب کے مطب پر بیٹھے ہوئے ماہنامہ ضیائے حرم، لاہور کے ایڈیٹر ڈاکٹر عابد نظامی نے یہ تذکرہ دیکھا تو کہنے لگے کہ اس میں سے پاکستان کے علماء کے حالات و سوانح لے کر ضیائے حرم میں شائع کر دیے جائیں۔ حکیم صاحب نے میری طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ "پاکستان کے علماء و مشائخ پر لکھوانا ہے تو ان سے لکھوالیں"۔ انہوں نے کہا "ٹھیک ہے"۔ مجھے کہا کہ "آپ لکھیں"۔

میں نے لکھنا شروع کر دیا۔ دو سو صفحے لکھ کر انہیں دکھائے تو نظامی صاحب نے کہا کہ پیر صاحب (پیر کرم شاہ الازہری رحمہ اللہ تعالیٰ۔ متوفی ۱۰ ذوالحجہ ۱۴۱۸ھ / ۱۸ اپریل ۱۹۹۸ء) اس مسودے کو ملاحظہ فرما کر پاس کر دیں گے تو ہم ضیائے حرم کا نمبر نکال دیں گے۔ مسودہ بھیرہ شریف بھیج دیا۔ ضیائے حرم میں ایک دو ماہ اشتہار بھی آتا رہا کہ ہم عنقریب "علماء اہل سنت نمبر" شائع کر رہے ہیں۔ یہ اطلاع بھی ملی کہ پیر صاحب نے مسودہ پاس کر دیا ہے، اس کے باوجود نامعلوم وجوہ کی بنا پر نظامی صاحب نے خاموشی اور بے تعلقی کی چادر اوڑھ لی۔ اس طرح نمبر کی اشاعت کی نوبت نہ آئی۔

لیکن حکیم صاحب کے مسلسل تعاون اور حوصلہ افزائی نے افسردہ دل اور شکستہ قلم نہ

۳۰۔ شاہ محمود احمد قادری مولانا: تذکرہ علمائے اہل سنت، ص ۲۱ مطبوعہ کان پور ۱۹۷۲ء۔

ہونے دیا۔ آبروئے اہل سنت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ نے نہ صرف تمام مسودہ ملاحظہ کیا بلکہ اس پر مقدمہ بھی لکھا۔ حکیم صاحب نے بھی تقریب لکھی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے سن ۱۳۹۷ھ /۱۹۷۶ء میں چھ صد صفحات پر مشتمل "تذکرہ اکابر اہل سنت" منظر عام پر آگیا۔ اس وقت تک اس کے چار ایڈیشن پاکستان میں اور ایک ایڈیشن ہندوستان میں چھپ چکا ہے۔ فالحمد للہ علی ذالک۔ [۲۰]

۶۔ رسالۃ فی علم الجفر (۱۳۰۰ھ / ۱۹۸۰ء)

امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ کا مختصر رسالہ بزبان عربی جس پر راقم نے عربی زبان میں مختصر تعارف لکھا۔

۷۔ تمہید ایمان' بزبان پشتو (۱۴۰۱ھ / ۱۹۸۱ء)

مولانا خورشید احمد شاہد القادری' ملاکنڈ ایجنسی مردان نے راقم کے ایماء پر پشتو میں ترجمہ کیا اور اس کا انتساب بھی راقم کے نام کیا۔

۸۔ الوسائل الرضویۃ للمسائل الجفریۃ (۱۴۰۳ھ / ۱۹۸۲ء)

۹۔ الجداول الرضویۃ للمسائل الجفریۃ (۱۴۰۳ھ / ۱۹۸۲ء)

یہ دونوں رسائل امام احمد رضا بریلوی کی تصنیف ہیں۔ راقم نے ان پر عربی زبان میں مختصر تعارف لکھا۔

۱۰۔ اعالی العطایا فی الاضلاع والزوایا (۱۴۰۴ھ / ۱۹۸۳ء)

مثلث کروی کے موضوع پر بزبان فارسی امام احمد رضا بریلوی کے چار رسائل' نیز ملک العلماء مولانا محمد ظفر الدین بہاری کی تصنیف "الجواہر والیواقیت" سے سمت قبلہ معلوم کرنے کے دس قواعد جو انہوں نے امام احمد رضا بریلوی کے رسالہ مبارکہ "سمت قبلہ" کے دوسرے باب سے لئے تھے' ان پانچ رسائل کو راقم نے مرتب کیا اور ان پر تعارفی مقدمہ

۲۰۔ مولانا محمد شفیق شریفی' انڈیا نے بھی اسی نام سے کتاب لکھی ہے پہلی جلد چھپ گئی ہے' دوسری زیر ترتیب ہے۔

لکھا۔

۱۱۔ فیصلہ مقدسہ (۱۴۰۴ھ / ۱۹۸۴ء)

ترتیب: مولانا محمد عزیز الرحمٰن بہاؤ پوری

تقدیم: محمد عبدالحکیم شرف قادری

دیوبندی حلقوں کی طرف سے "حدائق بخشش" حصہ سوم کے حوالے سے آئے دن امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کے خلاف زبان درازی کی جاتی تھی۔ جناب پروفیسر بشیر احمد قادری (فیصل آباد) کی عنایت سے "فیصلہ مقدسہ" کا ایک نسخہ میسر ہوا۔ اس پر راقم نے مقدمہ لکھا۔ اس وقت سے بحمدہ تعالیٰ مخالفین کو ٹھنڈ پڑی ہوئی ہے۔

۱۲۔ الجراز الدیانی علی المرتد القادیانی (۱۴۰۴ھ / ۱۹۸۴ء)

امام احمد رضا بریلوی کی آخری تصنیف' حضرت مولانا تقدس علی خاں رحمہ اللہ تعالیٰ ۱۹۸۴ء میں جب اعلیٰ حضرت کے عرس پر بریلی شریف گئے تو صرف یہ رسالہ حاصل کرنے کے لئے بریلی سے پیلی بھیت گئے اور واپسی پر یہ رسالہ راقم کو دیتے گئے۔ راقم نے اس پر مقدمہ لکھا جس کا عنوان تھا۔

"امام احمد رضا بریلوی اور رد مرزائیت"

مخالفین پروپیگنڈہ کرتے تھے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا بڑا بھائی امام احمد رضا کا استاد تھا۔ یہ مغالطہ صرف اس لئے دیتے تھے کہ مرزا کے بھائی کا نام بھی غلام قادر اور امام احمد رضا کے ابتدائی استاد اور بعد کے شاگرد کا نام بھی غلام قادر تھا۔ راقم نے مقدمہ میں مغالطہ کو طشت ازبام کر دیا۔ فالحمد للہ تعالیٰ علی ذلک۔

۱۳۔ امام احمد رضا کا نظریہ تعلیم (اشاعت ۱۴۰۵ھ / ۱۹۸۴ء)

تصنیف مولانا محمد جلال الدین قادری مدظلہ (کھاریاں)۔ راقم نے اس کے مسودہ پر نظر ثانی کی۔

۱۴۔ اندھیرے سے اجالے تک (اشاعت جنوری ۵؍ ۱۴۰۵ھ / ۱۹۸۵ء)

صفحات ۲۸۰۔ راقم کی تالیف ہے۔

۱۵۔ ندائے یارسول اللہ (اشاعت ۱۴۰۵ھ / ۱۹۸۵ء)

صفحات ۹۸۔ راقم کی تالیف امام احمد رضا بریلوی کے رسالہ مبارکہ "انوار الانتباہ" کے ساتھ شائع ہوئی۔

۱۶۔ شیشے کے گھر (اشاعت رمضان شریف ۱۴۰۶ھ / ۱۹۸۶ء)

صفحات ۱۲۸۔ راقم کی تالیف۔ یہ تینوں کتابیں احسان الٰہی ظہیر کی "البریلویہ" کے جواب میں لکھی گئیں۔

۱۷۔ النبی کا صحیح مفہوم (اشاعت ذوالحجہ ۱۴۰۶ھ / ۱۹۸۶ء)

تحریر غزالی زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمہ اللہ تعالیٰ۔ راقم جب ۱۷ مارچ ۱۹۸۶ء کو حضرت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی کے ہمراہ حضرت غزالی زماں رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے یہ رسالہ برائے اشاعت عنایت فرمایا۔ راقم نے اس پر دو صفحے کا ابتدائیہ لکھا۔ کتابت کروائی اور اس کی پروف ریڈنگ کی۔ حضرت کی رحلت کے بعد یہ رسالہ شائع ہوا۔

۱۸۔ مجموعہ رسائل رد روافض (اشاعت ۱۴۰۶ھ / ۱۹۸۶ء)

مع ترتیب و تقدیم راقم۔ یہ مجموعہ امام احمد رضا بریلوی کے تین رسائل "رد الرفضہ" ۔۔۔۔ الادلۃ الطاعنۃ' اور "رسالہ تعزیہ داری" پر مشتمل ہے۔

مکتبہ قادریہ' لاہور

عروس البلاد لاہور کے اشاعتی اداروں میں مکتبہ قادریہ ایک انفرادی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کا ایک تاریخی پس منظر ہے' جس کے پس پردہ للٰہیت' ایثار اور جہد مسلسل جیسے لازوال جذبے کارفرما ہیں۔ مکتبہ قادریہ کی تذکرہ کے شعبہ میں خدمات انتہائی قابل قدر ہیں۔

۔۔۔۔ مکتبہ قادریہ کے قیام کی غرض و غایت یہ تھی کہ:

☆ تبلیغ و اشاعت کو فروغ دیا جائے

☆ اہل سنت و جماعت کے لٹریچر کی ترویج کی جاسکے

☆ عوام الناس کو دین حق سے آگاہ کیا جائے

☆ علماء و مشائخ اہل سنت کے کارناموں کی حفاظت اور اشاعت کی جاسکے

☆ اشاعتی میدان میں نظریاتی یلغار کا مؤثر سدباب کیا جاسکے

جس وقت مکتبہ قادریہ کا قیام عمل میں آیا' اس وقت اہل سنت کے ایک دو ہی قابل ذکر اشاعتی ادارے تھے۔ اشاعت کے حوالے سے گویا جمود طاری تھا۔ مکتبہ قادریہ کے قیام سے اس میدان میں خوب رونق لگی ۔۔۔۔ تحرک اور کچھ کر گزرنے کے جذبے نے دیکھتے ہی دیکھتے مکتبہ قادریہ کو صف اول میں لا کھڑا کیا۔

جن حضرات نے مل کر مکتبہ قادریہ کی بنیاد رکھی' ان مخلصین کے نام یہ ہیں:

☆ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی قادری

☆ علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

☆ علامہ محمد منشا تابش قصوری

☆ مولانا محمد جعفر قادری ضیائی

علامہ تابش صاحب نے ایک ملاقات کے دوران مکتبہ قادریہ کے بارے میں اپنی یادوں کے دریچے اس طرح وا کیے:۔

"مکتبہ قادریہ جب مستحکم بنیادوں پر کھڑا ہو گیا تو مل بیٹھ کر طے پایا کہ مکتبہ قادریہ کے کلی اختیارات علامہ شرف قادری صاحب کو سونپ دیے جائیں۔ چنانچہ (علامہ تابش مدظلہ کی حکمت اور فہم و فراست سے) کے باعث یہ معاملات بہ احسن طور طے پا گئے اور بقیہ تینوں شرکاء نے اپنے حق سے دست بردار ہوتے ہوئے علامہ شرف صاحب کو مکتبہ قادریہ کا کلی مختار بنا دیا ۔۔۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بقیہ حضرات نے بھی اپنے اپنے اشاعتی ادارے قائم کر لیے۔ جس سے اہل سنت کے لٹریچر میں مختلف جہتوں سے جدید انداز پر اضافہ ہوا۔

☆ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی صاحب نے رضا فاؤنڈیشن' لاہور قائم کی۔

☆ فقیر (علامہ تابش صاحب) نے مکتبہ اشرفیہ' مرید کے کا اجراء کیا

☆ مولانا محمد جعفر قادری صاحب نے مکتبہ رضویہ نوریہ' شاہدرہ قائم کر لیا"۔

علامہ شرف صاحب نے لکھا ہے کہ وہ تبلیغ و اشاعت کو وسعت دینے کے ارادے سے دسمبر ۱۹۷۳ء میں لاہور تشریف لے آئے۔ اور یہاں آ کر اوائل ۱۹۷۴ء میں بے لوث احباب کی معیت میں مکتبہ قادریہ کی بنیاد رکھی۔ جیسا کہ ایک جگہ آپ نے لکھا ہے:

"۱۹۷۴ء کی ابتداء میں حضرت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی مدظلہ' مولانا محمد منشا تابش قصوری اور مولانا محمد جعفر قادری کے تعاون سے مکتبہ قادریہ قائم کیا۔ جو بحمدہ تعالیٰ تاحال قائم ہے۔ اس ادارے کی طرف سے پچاس سے زیادہ چھوٹی بڑی کتابیں شائع ہوئیں"۔ ۵۰

ان پچاس سے زیادہ چھوٹی بڑی کتابوں کی اشاعت کا جائزہ ہم بعد میں لیں گے' پہلے یہاں علامہ شرف صاحب کا ایک بیان پیش کرتے ہیں جس میں مکتبہ قادریہ کے قیام کا پس منظر قدرے تفصیل سے ملتا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:۔

"۱۹۷۴ء میں راقم جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور میں تدریسی خدمات پر مامور ہوا تو حضرت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ و تنظیم المدارس' مولانا محمد منشا تابش قصوری' مولانا محمد جعفر قادری اور راقم نے مل کر مکتبہ قادریہ کا آغاز کیا۔ ہم چاروں افراد ماہانہ پچاس روپے جمع کرتے اور جب کچھ رقم جمع ہو جاتی تو کوئی رسالہ یا کتاب شائع کر دیتے۔ یہ اشتراک اور تعاون' سالہا سال جاری رہا۔ اور متعدد اہمیت کی حامل کتابیں مثلاً "بانی ہندوستان' یاد اعلیٰ حضرت' الطشنی یا رسول اللہ' تذکرہ اکابر اہل سنت' تعارف علماء اہل سنت' مرآۃ التصانیف' نغمۂ توحید اور تاریخ تناولیاں وغیرہ شائع ہوئیں۔ اس دور میں مولانا محمد منشا تابش قصوری ہفتے میں ایک دو

۵۰۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری' علامہ: کلمات تشکر "نور نور چہرے" مطبوعہ لاہور ۱۹۹۳ء

مرتبہ مریدکے سے لاہور آتے اور کئی مرتبہ رات بھی مکتبہ قادریہ میں قیام کرتے۔ کسی کتاب کی تصحیح کی جاتی' کسی کی کاپیاں جوڑی جاتیں' آئندہ شائع کی جانے والی کتابوں کے بارے میں صلاح مشورہ ہوتا۔ سرگرمی اور فعالیت کے اعتبار سے وہ دور مکتبہ قادریہ کا زریں دور تھا' کاش! کہ وہ دوبارہ لوٹ آئے۔[۶]

آپ کی سوانح کے ذیل میں متعدد حضرات نے اس امر کی طرف اشارہ کیا ہے مثلاً " مدیر ماہنامہ عرفات لاہور' مولانا غلام رسول سعیدی' مولانا محمد صدیق ہزاروی' مولانا علی احمد سندیلوی' علامہ محمد منشا تابش قصوری' سید محمد عبداللہ قادری' مولانا محبوب احمد چشتی' زاہد حسین انجم وغیرہ۔

اب ہم مکتبہ قادریہ' لاہور سے گاہے بگاہے شائع ہونے والی کتب کا جائزہ پیش کرتے ہیں۔ اس سے ادارہ کی فکری نہج اور رفتار کار کا بھی بخوبی اندازہ ہو سکے گا۔

ماہنامہ عرفات' لاہور میں مکتبہ قادریہ کی طرف سے اعلیٰ حضرت کے ان رسائل کی اشاعت کا ذکر ہے:

۱-الحجۃ الفائحہ ۲-اتیان الارواح ۳-ایذان الاجر

۴-اقامۃ القیامہ ۵-شرح الحقوق ۶-غایۃ التحقیق

۷-بذل الجوائز ۸-رادالقحط والوباء ۹-اعزالاکتناہ

۱۰-النہور ۃ الوضیۃ۔[۷]

مولانا غلام رسول سعیدی صاحب نے اپنے مقالہ میں ان کتب کا ذکر کیا ہے۔

۱-ہمارا اسلام (پانچ حصے) از مولانا محمد خلیل خاں برکاتی

۲-تاریخ تناولیاں از مراد علی گڑھی

۶- محمد عبدالحکیم قادری' علامہ: تعارف مترجم موطا امام محمد' مطبوعہ لاہور ۱۹۹۳ء

۷- ماہنامہ عرفات' لاہور شمارہ نومبر دسمبر ۱۹۷۵ء

۳- کوثر الخیرات از مولانا محمد اشرف سیالوی۔[۸]

مولانا علامہ محمد منشا تابش قصوری صاحب نے علامہ شرف صاحب کی قلمی خدمات کو سراہتے ہوئے مکتبہ قادریہ سے شائع ہونے والی چند کتب کا ذکر فرمایا ہے۔ آپ رقم طراز ہیں:

"شعبہ تصنیف وتالیف کے نگران اعلیٰ صاحب طرز محقق حضرت مولانا علامہ محمد عبدالحکیم شرف القادری صدر مدرس جامعہ ہذا ہیں۔ جن کی خدمات جلیلہ پر سنیت کو ناز ہے۔[۹]

مولانا علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ صدر المدرسین جامعہ نظامیہ رضویہ کے قلم سے عربی فارسی و اردو مقالات و تصانیف کی خاصی تعداد منصۂ شہود پر جلوہ گر ہو چکی ہے' چند ایک کے نام درج کیے جاتے ہیں:

۱- حاشیہ کریما' ۲- حاشیہ نام حق' ۳- حاشیہ مرقاۃ' ۴- حاشیہ تحفہ نصائح' ۵- حاشیہ بدائع منظوم' ۶- حاشیہ پند نامہ' ۷- یاد اعلیٰ حضرت' ۸- روئیداد ملتان سنی کانفرنس' ۹- ترجمہ الشرف المؤبد لآل محمد (برکات آل رسول) ۱۰- تذکرہ اکابر اہل سنت' ۱۱- ترجمہ تحقیق الفتویٰ (شفاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) ۱۲- ترجمہ کشف النور۔[۱۰]

مولانا محمد صدیق ہزاروی صاحب کے مقالہ میں یہ کتابیں مذکور ہیں:

۱- تذکرۃ المحدثین از مولانا غلام رسول سعیدی' ۲- مقام سنت از مولانا محمد مشتاق احمد چشتی

۳- محمدؐ نورؐ از مولانا محمد منشا تابش قصوری ۴- اغثنی یا رسول اللہ از مولانا محمد منشا تابش قصوری

۵- ذکر بالجہر از مولانا غلام رسول سعیدی ۶- المبین از مولانا سید سلیمان اشرف بہاری

۸- غلام رسول سعیدی' مولانا: مولانا محمد عبدالحکیم' تذکرہ اکابر اہل سنت' مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء

۹- محمد منشا تابش قصوری' مولانا: جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کا تاریخی جائزہ' ص ۶۳' مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء

۱۰- ایضاً' ص ۶۵

۷۔ تعارف علمائے اہلِ سنت از مولانا محمد صدیق ہزاروی ۸۔ مرآۃ التصانیف از حافظ محمد عبدالستار سعیدی [۱۱]

علامہ شرف صاحب نے ایک تقدیم میں لکھا ہے کہ مکتبہ قادریہ نے علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمہ کی ایک کتاب "امام بخاری شافعی" کا دوسرا ایڈیشن شائع کیا تھا۔ [۱۲]

سید محمد عبداللہ قادری کے محررہ سوانحی مقالہ سے مزید ایک کتاب کا پتہ چلتا ہے جسے مکتبہ [۱۳] قادریہ نے شائع کیا تھا:

۱۔ سنی کانفرنس ملتان از مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری

مکتبہ قادریہ کی چند اور مطبوعات کے بارے میں مولانا محبوب احمد چشتی صاحب نے اپنے تحقیقی سوانحی مقالہ میں ذکر کیا ہے:

۱۔ حول مبحث التوسل از علامہ شرف قادری' ۲۔ مدینۃ العلم از علامہ شرف قادری۔ ۳۔ المعجزہ و کرامات الاولیاء از علامہ شرف قادری۔ ۴۔ حاشیہ نحو میر از علامہ شرف قادری ۵۔ اسلامی عقائد از علامہ شرف قادری ۶۔ مقالات سیرت طیبہ از علامہ شرف قادری' ۷۔ زندہ جاوید خوشبوئیں۔ ترجمہ علامہ شرف قادری۔ [۱۴]

علامہ شرف صاحب کی یادداشتوں سے علامہ فضل حق خیر آبادی کے بارے میں اس کتاب کا بھی پتہ چلتا ہے جس کا دوسرا ایڈیشن مکتبہ قادریہ نے شائع کیا:

۱۔ فضل حق خیر آبادی اور سن ستاون از حکیم سید محمود احمد برکاتی۔ [۱۵]

ایک جگہ کلمات تشکر کے ذیل میں علامہ شرف صاحب نے ان کتب کی مکتبہ قادریہ کی طرف سے اشاعت کا ذکر فرمایا ہے:

۱۔ نبراس (شرح شرح عقائد) ۲۔ التعلیق المجلی حاشیہ منیۃ المصلی (عربی) از

۱۱۔ محمد صدیق ہزاروی' مولانا: تعارف علمائے اہل سنت' مطبوعہ لاہور ۱۹۷۹ء

۱۲۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری' علامہ: تکملہ "آغاز سیرت رسول عربی" از علامہ نور بخش توکلی ص ۷' مطبوعہ لاہور ۱۹۷۹ء

۱۳۔ محمد عبداللہ قادری' سید: مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری' ماہنامہ المعین ساہیوال اکتوبر ۱۹۸۳ء

۱۴۔ محبوب احمد چشتی' مولانا: علمائے اہلسنت کی قلمی خدمات (غیر مطبوعہ)

۱۵۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری' علامہ: علامہ فضل حق خیر آبادی' مشمولہ زیر نظر کتاب

علامہ وصی احمد محدث سورتی۔ ۳۔ المبین از علامہ سید سلیمان اشرف بہاری۔ ۴۔ امتیاز حق از راجا غلام محمد ۵۔ من عقائد اہل السنۃ (عربی) از علامہ شرف قادری ۶۔ التوسل از مفتی عبدالقیوم ہزاروی ۷۔ سبع سنابل (فارسی) ۸۔ تذکرہ محدث اعظم پاکستان' از علامہ مولانا جلال الدین قادری ۹۔ البریلویہ کا تحقیقی اور تنقیدی جائزہ۔ [۱۶]

یوں ارتقائی ادوار سے گزرتے ہوئے مکتبہ قادریہ نے جنوری ۱۹۷۴ء سے دسمبر ۱۹۹۳ء تک کل ۲۳ کتب شائع کیں۔ ممکن ہے ان کے علاوہ بھی کتابیں ہوں جو ریکارڈ پر نہ لائی جاسکیں۔ لیکن دستیاب ماخذ سے اتنی ہی تعداد معلوم ہو سکی۔ بہرحال یہ بات طے ہے کہ اس ادارے نے محدود وسائل اور کم وقت میں زیادہ' محنت طلب اور دقیق و پر تحقیق معیاری کام کیا۔

مکتبہ قادریہ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں فقط ایک اسی ادارے نے علامہ فضل حق خیر آبادی کی شخصیت کو عوام و خواص میں متعارف کرایا۔ اور ان کے حوالے سے ۹ کتابیں شائع کیں۔ جن میں ان کے بارے میں ڈاکٹر قمر النساء کا عربی زبان میں محررہ ڈاکٹریٹ کا تحقیقی مقالہ "علامہ فضل حق الخیر آبادی" بھی شامل ہے جو ۷۰۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ [۱۷]

حضرت مسعود ملت قبلہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد زید لطفہ نے اپنے ایک مقالہ میں مکتبہ قادریہ کی خدمات کو سراہا ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:

> "جامعہ نظامیہ ہی میں مکتبہ قادریہ کے نام سے ایک ادارہ قائم ہے جو عرصہ دراز سے اہل سنت کا لٹریچر شائع کر رہا ہے اور فروخت بھی کر رہا ہے۔ اس ادارے کی اشاعتی خدمات بھی قابل ذکر ہیں"۔ [۱۸]

بین الاقوامی سطح پر مکتبہ قادریہ کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ راچڈیل سے مولانا قاری محمد

۱۶۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری' علامہ: کلمات تشکر' نور نور چہرے' مطبوعہ لاہور ۱۹۹۷ء

۱۷۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری' علامہ: "علامہ فضل حق خیر آبادی" مشمولہ زیر نظر کتاب

۱۸۔ محمد مسعود احمد' پروفیسر ڈاکٹر: امام احمد رضا اور عالمی جامعات ص ۱۳' مطبوعہ صادق آباد ۱۹۹۰ء

اسمٰعیل مصباحی نے علامہ بدر القادری' ہیگ ہالینڈ کے نام خط میں لکھا:

"اپنی پسند کی کتابیں مختصر لائیں۔ چونکہ مکتبہ قادریہ' لاہور وغیرہ کی تمام کتابیں یہاں دستیاب ہیں۔ اعلیٰ حضرت اور دیگر علمائے اہل سنت کی تمام کتابیں یہاں ملتی ہیں"۔ [۱۹]

علامہ تابش قصوری صاحب نے ۳ مئی ۱۹۸۴ء کو ایک خواب دیکھا۔ جس کے مطابق مکتبہ قادریہ کو اہل نظر قدر و تحسین کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ آپ بتلاتے ہیں:

مورخہ ۳ مئی جمعرات کو رات کے تقریباً ۲ بجکر ۱۰ منٹ پر میں نے دیکھا کہ مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں حضرت مفتی اعظم ہند شہزادہ اعلیٰ حضرت مولانا مصطفیٰ رضا خاں صاحب بریلوی علیہ الرحمہ تشریف فرما ہیں۔

مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ اپنی نشست پر نہیں اور نہ ہی مکتبہ میں موجود ہیں۔ البتہ مولانا محمد صدیق ہزاروی اور مولانا محمد رشید نقشبندی مکتبہ میں ہیں۔

حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ مکتبہ قادریہ کی خدمات پر اظہار مسرت فرمارہے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ مکتبہ قادریہ اہل سنت و جماعت کے لئے عظیم ذخیرہ ہے ۔۔۔۔ آپ تھوڑی دیر مکتبہ میں جلوہ افروز رہے اور کلمات تحسین فرماتے ہوئے تشریف لے گئے۔ اتنے میں بیدار ہوا تو حضور مفتی اعظم کی زیارت کی کیفیت سے احقر سرشار تھا"۔ [۲۰]

اسی طرح ماہنامہ نعت' لاہور کے مدیر راجا رشید محمود صاحب نے مکتبہ قادریہ کی مساعی کو اس انداز سے خراج تحسین پیش کیا ہے:

۱۹۔ محمد اسمٰعیل مصباحی' مولانا: مکتوب بنام علامہ بدر القادری مشمولہ "جادہ و منزل" ص ۹۳ مطبوعہ مبارک پور ۱۹۹۱ء

۲۰۔ بروایت' علامہ محمد منشا تابش قصوری محررہ ۱۱ شعبان ۱۴۰۴ھ / ۱۳ مئی ۱۹۸۴ء

"سنیت کی تبلیغ کی کس قدر ضرورت ہے اور آپ کا مکتبہ قادریہ اس سلسلے میں مثبت انداز میں جو کام کر رہا ہے' اس کا اجر اللہ کریم کے ہاں ہے ۔۔ ۔ حسن کتابت و طباعت کا جو معیار مکتبہ قادریہ نے قائم کیا ہے' وہ لائق تحسین ہے۔ فی زمانہ یہ اہم ترین ضرورت ہے۔

مجھے آپ سے شرف نیاز حاصل نہیں لیکن آپ نے اپنی ذاتی حیثیت میں سنیت کے لئے جو کام کیا ہے' اس کے لئے میرے دل کی گہرائیوں سے آپ کے لئے دعائیں نکلتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے نقش قدم پر ہمارے علماء و مشائخ کو چلنے کی توفیق ارزاں عطا کرے۔ آمین"۔ [۲۱]

علامہ فضل حق خیر آبادی کی تحقیقی کتاب "تحقیق الفتویٰ" کا ترجمہ "شفاعت مصطفیٰ" صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے علامہ شرف صاحب نے کیا۔ حکیم سید محمود احمد برکاتی صاحب نے اس کی اشاعت پر اپنے جذبات کا یوں اظہار فرمایا:

"اس کتاب اور اس کے ترجمے کی اشاعت تو آپ کا ایک ایسا کارنامہ ہے کہ آپ کی اب تک کی تمام خدمات پر سبقت لے گیا۔ عجیب بات ہے کہ ایسی اہم کتاب نہ صرف یہ کہ اب تک شائع نہیں ہوئی بلکہ اس کے مخطوطات بھی بہت کم دستیاب ہیں۔

نصیر بھائی (حکیم صاحب) بھی خصوصاً" آپ کے اس کارنامے سے بجا طور پر غیر معمولی متاثر ہیں۔ اور اکثر و بیشتر آنے جانے والے فضلاء سے اس کا ذکر جمیل فرماتے رہتے ہیں"۔ [۲۲]

کام کی وسعت اور پھیلاؤ کے پیش نظر مکتبہ قادریہ کی ایک اور شاخ دربار مارکیٹ بالمقابل ستا

۲۱۔ رشید محمود' راجا: مکتوب بنام علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری' محررہ ۷ جولائی ۱۹۷۵ء۔

۲۲۔ سید محمود احمد برکاتی' حکیم: مکتوب بنام علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری' محررہ ۲۳ اگست ۱۹۸۰ء۔

ہوٹل گنج بخش روڈ' لاہور کھول دی گئی ہے۔

علامہ فضل حق خیر آبادی:

علامہ غلام رسول سعیدی نے علامہ صاحب کے تعارف میں اس امر کی طرف اشارہ کیا ہے کہ مولانا فضل حق خیر آبادی کی سوانح پر بھی مولانا (شرف) نے بہت تحقیق کی ہے اور کافی مواد جمع کر لیا ہے لیکن اس کی تبییض کی فی الحال فرصت نہیں ملی" ------ دراصل اس طرف اشارہ ہے کہ علامہ شرف صاحب نے مکتبہ قادریہ کے زیر اہتمام مولانا فضل حق خیر آبادی کے حوالے سے ۹ مختلف کتب شائع کیں۔ یہ اعزاز' یہ امتیاز' یہ اختصاص بر صغیر پاک و ہند میں صرف مکتبہ قادریہ ہی کو حاصل ہوا' علامہ شرف صاحب جس کے روح رواں ہیں

حضرت علامہ محمد فضل حق خیر آبادی رحمہ اللہ تعالی بر عظیم پاک و ہند کے عظیم منطقی' فلسفی' متکلم اور ادیب تھے۔ وہ جنگ آزادی ۱۸۵۷ء کے قائدین میں سے تھے۔ انہوں نے اپنے مجاہدانہ کردار کے نتیجے میں کالے پانی کی سزا قبول کی اور وہیں شہید ہوئے۔ تاریخ کی کتنی ستم ظریفی ہے کہ جو امام وقت انگریز کی نگاہ میں کانٹا بن کر کھٹکتا تھا اور جسے اس نے عمر بھر کے لئے کالے پانی بھجوا دیا' اس کے مجاہد ہونے پر انگشت نمائی کی جاتی ہے' اور اعتراض اٹھائے جاتے ہیں۔ اور جو لوگ انگریزوں کی باقاعدہ اجازت سے صوبہ سرحد لشکر لے کر جاتے ہیں اور راستے میں انگریزوں کی دعوتیں کھاتے ہیں' ان کو جہاد آزادی کا ہیرو بنا کر پیش کیا جاتا ہے۔

علامہ فضل حق خیر آبادی کی محبوبیت اور مقبولیت کی سب سے بڑی وجہ نہ تو ان کا نامور منطقی فلسفی ہونا تھا اور نہ ہی مجاہد تحریک آزادی ہونا' بلکہ ان کا یہ کارنامہ تھا کہ وہ سید الانبیاء حبیب کبریا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی عظمت و ناموس کے محافظ بن کر سامنے آئے اور مولوی محمد اسمعیل دہلوی کو خود اس کی زندگی میں چیلنج کیا۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے "شفاعت

مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم" اور "امتیاز حق") ----

پھر حضرت علامہ ہمارے اساتذہ کے سلسلہ میں ایک نمایاں شخصیت ہیں۔ ہمارے اور حضرت علامہ کے درمیان تین واسطے ہیں:-

☆ ملک المدرسین حضرت مولانا عطا محمد چشتی گولڑوی

☆ فقیہ العصر مولانا یار محمد بندیالوی

☆ حضرت علامہ مولانا ہدایت اللہ خان جونپوری رحمہ اللہ تعالی۔

یہ وجوہ تھیں کہ راقم حضرت علامہ علیہ الرحمہ کی طرف متوجہ ہوا۔ اور اللہ تعالی کی امداد کے ساتھ درج ذیل کتب کی اشاعت کی توفیق ہوئی:-

۱۔ المرقاۃ مع حاشیہ المرضاۃ (۱۳۹۴ھ / ۱۹۷۴ء)

مرقاۃ' منطق کا مشہور رسالہ ہے جو حضرت علامہ کے والد ماجد مولانا فضل امام خیر آبادی نے لکھا۔ اس وقت سے آج تک درس نظامی میں شامل ہے۔ راقم نے اس پر عربی زبان میں حاشیہ لکھا اور ۱۳۹۴ھ / ۱۹۷۴ء میں شائع کیا۔

اس کی ابتداء میں مبسوط مقدمہ لکھا جس میں منطق کی ضرورت و افادیت پر گفتگو کی۔ نیز منطق کے پہلے معلم ارسطو' دوسرے معلم فارابی' تیسرے معلم ابو علی ابن سینا اور چوتھے معلم علامہ فضل حق خیر آبادی کے علاوہ امام رازی' علامہ فضل امام خیر آبادی اور علامہ عبدالحق خیر آبادی (نبیرہ مصنف و شارح مرقاۃ) کے حالات بیان کئے گئے ہیں۔

۲۔ باغی ہندوستان (۱۳۹۴ھ / ۱۹۷۴ء)

جب راقم ہری پور تھا تو بڑی شدت سے یہ خیال پیدا ہوا کہ علامہ فضل حق خیر آبادی کی سوانح حیات ترتیب دی جائے اور ان کے علمی اور مجاہدانہ کارناموں سے عوام وخواص کو روشناس کرایا جائے۔ اسی اثناء میں مولانا عبدالشاہد خاں شروانی کی تحریر کردہ کتاب "باغی ہندوستان" کا ذکر سننے میں آیا۔ اس کی بہت تلاش کی مگر یہ کتاب نہ مل سکی۔ برادرم مولانا محمد منشا تابش قصوری مدظلہ کو عریضہ ارسال کیا' انہوں نے لاہور کی لائبریریاں چھان

ڈالیں لیکن کہیں سے بھی کتاب نہ ملی۔ ایک دن جناب محمد عالم مختار حق صاحب سے گفتگو ہو رہی تھی۔ انہوں نے دوران گفتگو "باغی ہندوستان" کا نام لیا۔ ان سے پوچھا کہ آپ کے پاس یہ کتاب موجود ہے؟ تو انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ میں اس خوشی کو لفظوں میں بیان نہیں کر سکتا جو یہ اطلاع پاکر ہوئی۔ انہوں نے ازراہ کرم یہ کتاب مجھے فراہم کر دی۔ جسے میں نے نقل کیا' پھر مولانا شاہ محمد قصوری مدظلہ سے اس کی کتابت کروا کر اسے شائع کیا۔

ابتداء میں مبسوط مقدمہ اور آخر میں ایک ضمیمہ لاحق کیا' جس میں سلسلہ خیر آبادی کے چند فضلاء کا تذکرہ تھا۔ پاکستان سے اس کا پہلا ایڈیشن ۱۳۹۳ھ / ۱۹۷۴ء میں مکتبہ قادریہ نے شائع کیا۔ تیسرا ایڈیشن بھی مکتبہ قادریہ نے ۱۳۹۳ھ / ۱۹۷۸ء میں شائع کیا۔ چوتھا ایڈیشن المجمع الاسلامی' مبارک پور نے ۱۴۰۵ھ / ۱۹۸۵ء میں شائع کیا۔ اس ایڈیشن کے وقت مولانا عبدالشاہد خاں شروانی حیات تھے۔ انہوں نے اس کی ترتیب میں رد و بدل کیا۔ حک و حذف سے بھی کام لیا۔ نیز ابحاث جدیدہ کے عنوان سے کچھ اضافے بھی کیے۔ جن میں اہم ترین اضافہ یہ تھا کہ حضرت علامہ خیر آبادی پر قائم کردہ مقدمے کی تفصیلات پہلی دفعہ منظر عام پر لائی گئی ہیں۔ نیز اس ایڈیشن میں علامہ فضل حق خیر آبادی کی صاحبزادی محترمہ حرماں خیر آبادی کی امام احمد رضا بریلوی کی مشہور عالم نعت "لم یات نظیرک فی نظر" پر تضمین بھی شامل کی گئی ہے۔

پانچواں ایڈیشن الممتاز پبلی کیشنز' لاہور نے ۱۴۱۸ھ / ۱۹۹۷ء میں شائع کیا ہے' جس میں مقدمہ اور اس کے متعلقات والا حصہ شامل کر دیا ہے، نیز حضرت حرماں خیر آبادی کی تضمین بھی شامل کر دی گئی ہے۔

۳۔ امتیاز حق ----(صفر ۱۳۹۹ھ / ۱۹۷۹ء)

راجہ غلام محمد صدر ادارۂ احقاق حق وابطال باطل کے نام سے یہ کتاب منظر عام پر آئی تو علامہ خیر آبادی اور مولوی اسمٰعیل دہلوی کے افکار اور کردار کا تقابلی مطالعہ کر کے

بڑے بڑے دانشور اور سکالر چونک گئے اور کہنے لگے کہ ہمیں تو کچھ اور ہی پڑھایا گیا تھا' حقیقت تو اب سامنے آئی ہے۔ دوسرے ایڈیشن میں پچاس کے قریب ارباب علم و دانش کے تاثرات شامل کیے گئے ہیں۔ دوسرا ایڈیشن ۱۳۹۹ھ / ۱۹۷۹ء میں شائع ہوا۔

۴۔ تحقیق الفتوی فی ابطال الطغوی: (۱۳۹۹ھ / ۱۹۷۹ء)

مولوی محمد اسمٰعیل دہلوی کی تالیف "تقویۃ الایمان" کی ایک عبارت کے رد میں یہ کتاب لکھی گئی' جس کا تعلق مسئلہ شفاعت سے ہے۔ یہ کتاب عرصہ دراز تک غیر مطبوعہ رہی۔ راقم نے ایک قلمی نسخہ برادر محترم مولانا محمد عبدالغفار ظفر صابری صاحب مدظلہ العالی سے لیا۔ اس کا مقابلہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں موجود قلمی نسخے سے کیا۔ پھر اس کا ترجمہ کیا۔ اس پر مبسوط مقدمہ لکھا اور شاہ عبدالحق محدث دہلوی اکیڈمی سے شائع کیا۔ دوسرا ایڈیشن "شفاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ تعالیٰ علیہ وسلم" کے نام سے شائع کیا۔ دوسرے ایڈیشن کے آخر میں حضرت علامہ کی وہ نادر تحریر بھی شامل کر دی ہے۔ جو "تقویۃ الایمان" کے رد میں پہلے پہل لکھی تھی اور اب تک غیر مطبوعہ تھی۔

۵۔ الروض المجود فی حقیقۃ الوجود: (۱۳۹۷ھ / ۱۹۷۷ء)

تصنیف   حضرت علامہ فضل حق خیر آبادی' ترجمہ حکیم سید محمود احمد برکاتی

مسئلہ وحدت الوجود پر حضرت علامہ کی وہ مشہور معقولی تحریر جسے سننے کے لئے دور دراز سے علماء چل کر آتے تھے۔ اس رسالہ مبارکہ کا نسخہ پیر طریقت صاحبزادہ سردار احمد صاحب کھریپڑ شریف ضلع چکوال کی عنایت سے موصول ہوا۔ عربی نسخے کے ساتھ راقم نے اپنا لکھا ہوا تذکرہ علامہ لگا دیا۔ دیگر کتابوں کے ساتھ "الروض المجود" ملنے پر عبدالشاہد خاں شروانی نے ایک مکتوب میں تحریر کیا۔

"تکریم نامہ مورخہ ۲۷ مئی ۷۹ء مل گیا تھا۔ اس سے قبل ۳ عدد "باغی

ہندوستان" اور "تذکرہ اکابر اہل سنت" کا پیکٹ بھی مل گیا تھا۔۔۔۔
دوسرا پیکٹ جس میں ۳ "باغی ہندوستان" اور "الروض المجود" تھے، پرسوں ملا۔

"الروض المجود" دیکھ کر جی خوش ہو گیا۔ کتابت، طباعت، کاغذ، سلیس ترجمہ اور پھر عربی سوانح حیات، سب نے مل کر چار چاند لگا دیے۔
جزاکم اللہ!

"کاروان خیال" کا میرا مقدمہ دیکھ کر پروفیسر محمد حبیب مرحوم نے کہا تھا کہ مقدمہ میں مولانا آزاد کا طرز نگارش اختیار کر کے آپ نے کمال کیا ہے، میں یہی الفاظ آپ کی عربی سوانح حیات کے متعلق کہتا ہوں، ماشاء اللہ! ۔۔۔۔ کاش آپ جیسے جامع الصفات حضرات دوسرے اداروں کو بھی میسر آجائیں"۔

(مکتوب محررہ ۲۲ اگست ۱۹۷۹ء)

۶۔ شرح الحواشی الزاہدیہ ---- (اشاعت ۱۹۷۸ء)

میر زاہد ملا جلال کی شرح علامہ عبدالحق خیر آبادی کے قلم سے مشہور و معروف لیکن نایاب تھی۔ مکتبہ قادریہ نے شاہ عبدالحق محدث دہلوی اکیڈمی کے تعاون سے اسے شائع کیا۔

۷۔ العلامۃ فضل حق الخیر آبادی (۱۴۰۶ھ / ۱۹۸۶ء)

محترمہ قمر النساء بیگم ایم۔ اے پروفیسر گرلز کالج انوار العلوم، حیدر آباد دکن نے ڈاکٹریٹ کے لئے عربی میں مقالہ لکھا۔ جس کا عنوان تھا۔
"علامہ فضل حق خیر آبادی
حیات و آثار اور الثورۃ الہندیہ کی تحقیق"۔

ڈاکٹر محمد عبدالستار خان ان کے گائیڈ تھے۔۔۔۔
مولانا عبدالشاہد خاں شروانی مصنف "باغی ہندوستان" (متوفی ۱۸ فروری ۱۹۸۳ء) نے علی گڑھ، حکیم سید محمود احمد برکاتی نے کراچی، علامہ نجم الحسن خیر آبادی رحمہ اللہ تعالیٰ نے خیر آباد، مولانا افتخار احمد قادری نے ریاض سے تقاضا کیا کہ ڈاکٹریٹ کا یہ عربی مقالہ مکتبہ قادریہ ہی شائع کرے۔

یکم جون ۱۹۸۲ء کو مولانا عبدالشاہد خاں شروانی نے ایک مکتوب میں لکھا۔
"میں نے وہ مقالہ منگوا کر دیکھا۔ فہارس اعلام و اماکن و مآخذ کے علاوہ بڑے سائز کے ۴۰۲ صفحات پر مشتمل ہے ---۔ عثمانیہ یونیورسٹی، حیدر آباد سے ۱۴ مئی ۱۹۸۱ء کو ڈگری ملی ہے۔ ۴، ۵ سال میں مقالہ تیار ہوا ہے۔ ۷۵ء سے ان سے اور ان کے والد مرحوم سے سلسلہ مراسلت تھا۔ ۷۴ء کا آپ کا ایڈیشن بھی بھیج دیا تھا۔ "باغی ہندوستان" کے بہت حوالے ہیں۔ آپ کا بھی ذکر خیر ہے، یعنی آپ کے ایڈیشن اور آپ کے پیش لفظ کے متعدد حوالے ہیں۔ موجودہ اسلوب تحقیق پر مقالہ پورا اترتا ہے۔ برکات اکیڈمی یا مکتبہ قادریہ اس کی اشاعت کی ذمہ داری لے لے تو بلا شبہ ان کا حق اولین ہے۔ اس کی اشاعت سے عرب ممالک میں اس بطل جلیل کی شخصیت اجاگر ہو گی اور یہ کام پاکستان ہی کر سکتا ہے"۔

۵ اکتوبر ۱۹۸۴ء کو مولانا نجم الحسن خیر آبادی نے خیر آباد سے ایک مکتوب میں تحریر کیا۔
"یہ معلوم ہو کر کہ مقالہ کی کتابت ہو رہی ہے، غیر معمولی مسرت ہوئی۔ خداوند تعالیٰ جلد اس کی طباعت کی تکمیل فرمائے"۔
۲۹ جولائی ۱۹۸۸ء کے مکتوب میں تحریر فرمایا:
"مقالہ عربیہ مع بیاض کے تو آپ نے خوب طبع کرا دیا۔ حق تعالیٰ جزائے خیر دے، بہت ہی دیدہ زیب ہے"۔

مولانا شاہ محمد چشتی قصوری مدظلہ نے کتابت کی۔ حضرت مولانا مفتی عبدالقیوم قادری مدظلہ اور مولانا محمد منشا تابش قصوری مدظلہ کے مفید مشورے شامل رہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۲۰۶ صفحات پر مشتمل یہ عربی مقالہ شائع کرنے کی مکتبہ قادریہ نے سعادت حاصل کی۔

علامۃ الہند مولانا معین الدین اجمیری کے بھتیجے جناب حکیم نصیر الدین اجمیری مدظلہ کے پاس حضرت علامہ فضل حق خیر آبادی کی نادر و نایاب قلمی بیاض تھی جس میں حضرت علامہ کے متعدد قصائد اور بعض مکتوبات ہیں۔ ان میں سے کچھ علامہ کے اپنے قلم سے لکھے ہوئے ہیں۔ حکیم صاحب اور حکیم سید محمود احمد برکاتی نے ازراہ مہربانی یہ بیاض راقم کو عاریتہً عنایت کر دی۔ اس کا فوٹو مقالہ کے آخر میں لگا دیا گیا ہے۔ اسی بیاض کا ذکر مولانا عبدالشاہد خاں شروانی نے اپنے مکتوب میں کیا ہے۔

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم، سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نظر عنایت، دوستوں اور بزرگوں کی دعاؤں کی برکت تھی کہ عربی زبان میں اتنی بڑی کتاب کی اشاعت کی سعادت مکتبہ قادریہ کو حاصل ہوئی۔ ورنہ ہمارے ہاں عربی لٹریچر پڑھنے، خریدنے اور اس کی اشاعت کا جذبہ خال خال ہی نظر آتا ہے۔ اہل سنت و جماعت کے لٹریچر کے بہت سے دلدادہ حضرات کو دیکھا کہ انہوں نے بڑے شوق سے کتاب اٹھائی اور یہ کہہ کر واپس رکھ دی کہ اچھا یہ عربی میں ہے، اسے رہنے دیں۔ اس کا اردو ترجمہ بھی شائع کریں۔

اسی مقالے اور حضرت علامہ کی بیاض کو بنیاد بنا کر محترمہ سلمیٰ فردوس سہول صاحبہ پنجاب یونیورسٹی کی منظوری سے ڈاکٹریٹ کا مقالہ لکھ رہی ہیں جس کا عنوان ہے۔

"العلامۃ فضل حق خیر آبادی شاعراً عربیاً و تدوین قصائدہ العربیۃ و تحقیقہا" اللہ تعالیٰ انہیں کامیابی عطا فرمائے۔

۸۔ فضل حق خیر آبادی اور سن ستاون:

تصنیف حکیم سید محمود احمد برکاتی ----- جہاد آزادی ۱۸۵۷ء علامہ فضل حق خیر آبادی کے مجاہدانہ کردار کا ٹھوس حوالوں اور علمی متانت کے ساتھ بیان ----- مکتبہ قادریہ نے اس کا دوسرا ایڈیشن شائع کیا۔

۹۔ الکافی شرح ایساجی:

جن دنوں راقم ہری پور ہزارہ جامعہ اسلامیہ رحمانیہ میں تھا اس وقت علامہ فضل حق رام پوری کی یہ شرح شائع کی۔

الحمد للہ! بطور تحدیث نعمت عرض ہے کہ پاک و ہند میں مکتبہ قادریہ کی یہ امتیازی خصوصیت ہے کہ حضرت علامہ سے متعلق کسی ادارے نے اتنا لٹریچر شائع نہیں کیا، جتنا مکتبہ قادریہ نے کیا ہے۔ ۲۳؎

پاکستان سنی رائٹرز گلڈ:

۱۲، ۱۷ اکتوبر ۱۹۷۸ء کو قلعہ کہنہ قاسم باغ، ملتان میں مرکزی جماعت اہل سنت پاکستان کے زیر اہتمام تاریخ پاکستان کی فقید المثال کل پاکستان سنی کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں اخباری اطلاعات کے مطابق بیس پچیس لاکھ عوام اہل سنت اور دس ہزار سے زیادہ علماء و مشائخ اہل سنت نے شرکت کی۔ مرکزی خطبہ صدارت غزالی زماں حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمہ اللہ تعالیٰ کا تھا۔

اس اجلاس میں ایک خاص بات یہ ہوئی کہ کراچی سے خواجہ رضی حیدر (ڈپٹی ڈائریکٹر قائد اعظم اکیڈمی، کراچی) اور مولانا شاہ حسین گردیزی، سنی رائٹرز گلڈ کا پروگرام لے کر کراچی سے آئے۔ رائٹرز گلڈ نے نام سے قلمکاروں کا ایک ادارہ حکومتی سرپرستی میں پہلے سے کام کر رہا تھا۔ ملتان میں میٹنگ ہوئی جس میں راقم شریک نہیں تھا اور سنی رائٹرز گلڈ کے قیام کا فیصلہ کر لیا گیا اور اسٹیج سے اعلان بھی کر دیا گیا۔ راقم نے اپنے ایک رسالہ "سنی کانفرنس ملتان" (روئیداد) میں تحریر کیا تھا:

۲۳۔ محررہ علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ العالی

"اس موقع پر حکیم اہل سنت، حکیم محمد موسیٰ امرتسری بانی و صدر مرکزی مجلس رضا لاہور' کی سرپرستی میں سنی رائٹرز گلڈ کے قیام کا مبارک اعلان کیا گیا۔ جس کے تحت ملک بھر کے سنی اہل قلم کو منظم کیا جائے گا۔ حکیم صاحب کی تحریک اور کوشش سے پہلے ہی لٹریچر کے میدان میں خوشگوار انقلاب آ چکا ہے۔ اب انشاء اللہ العزیز اس تنظیم سے سنی لٹریچر میں خاطر خواہ اضافہ ہو سکے گا"۔ ۲۲

جناب راجا رشید محمود' ایڈیٹر ماہنامہ نعت' لاہور اس کے کنوینر مقرر ہوئے اور حکیم صاحب سرپرست قرار پائے۔ ۲۶ جون ۱۹۸۰ء کو پاکستان سنی رائٹرز گلڈ کا کنونشن جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور میں منعقد ہوا۔ جس میں حکیم محمد موسیٰ امرتسری' محمد عبدالحکیم قاضی رحمہ اللہ تعالیٰ اور مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی مدظلہ کی نگرانی میں خفیہ رائے دہی کی بنیاد پر مجلس عاملہ کے گیارہ ارکان کا انتخاب ہوا۔

ان گیارہ ارکان مجلس عاملہ نے صدر اور سیکرٹری جنرل کا انتخاب کرنا تھا۔ صدر کے لئے راقم اور ایک پروفیسر صاحب کا نام پیش کیا گیا۔ میں جب ووٹ ڈالنے کے لئے دوسرے کمرے میں جانے لگا تو میں نے سوچا کہ میں صدر بن کر کیا کروں گا؟ میں اپنا ووٹ بھی پروفیسر صاحب کو ڈال دوں۔ لیکن پھر سوچا کہ دوسرے اراکین جب مجھے ووٹ دیں گے تو میں بھی پرچی پر اپنا نام لکھ دوں۔ چنانچہ ایک ووٹ کے فرق سے مجھے صدر منتخب کر لیا گیا۔

انتخاب کے چند دن بعد مولانا مفتی مختار احمد نعیمی رحمہ اللہ تعالیٰ کی دعوت پر حضرت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی اور راقم کو مری جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں گلڈ کے ایک ذمہ دار صاحب بھی موجود تھے۔ انہوں نے بتایا کہ گلڈ کے انتخاب کے بعد فلاں صاحب (اسلام آباد سے گلڈ کے ممبر) نے مجھے کہا تھا کہ آخر آپ نے مولویت کو گلڈ پر مسلط کر ہی دیا۔ یہ تبصرہ میرے لئے بڑا تکلیف دہ تھا لیکن میں درگزر کر گیا۔

۲۲۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری' علامہ: سنی کانفرنس ملتان روئیداد' ص ۳' مطبوعہ لاہور ۱۹۷۹ء

کہنے کو تو مجھے صدر منتخب کیا گیا تھا لیکن جنرل سیکرٹری کے عدم تعاون کی بنا پر تمام کام مجھے کرنا پڑا۔ مجھے عدم تعاون کی وجہ آج تک معلوم نہیں ہو سکی۔ ایک میٹنگ میں طے یہ پایا کہ گلڈ کی طرف سے ہر ماہ ایک علمی اور ادبی نشست ہوا کرے گی' جس میں گلڈ کے ممبران سیرت طیبہ کے کسی عنوان یا جنگ آزادی ۱۸۵۷ء کے کسی مجاہد پر مقالات پیش کیا کریں گے۔ نیز مقالہ سن کر حاضرین اس پر تنقید کریں گے اور مقالہ نگار تنقید سن کر جواب نہیں دے گا۔

سب سے پہلے مقالہ پڑھنے کی ذمہ داری مجھ پر ڈال گئی۔ میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اخلاق عظیمہ پر مقالہ لکھا جو ۲۳ فروری اور ۱۳ مارچ ۱۹۸۱ء کی دو نشستوں میں پڑھا۔ پہلی نشست حامد اینڈ کمپنی میں تھی جہاں اب فرید بک سٹال ہے۔ دوسری نشست میاں محمد سلیم حماد کے گھر مین بازار حضرت داتا صاحب تھی۔ ان دونوں نشستوں میں دلچسپ صورتحال یہ تھی کہ میں نے نشست گاہ میں دری خود بچھائی۔ مہمانوں کا استقبال کیا مقالہ پڑھا سامعین کی تنقید خاموشی سے سنی انہیں چائے پلائی اور وقت رخصت ان کا شکریہ ادا کیا۔ ہر نشست کے لئے تقریباً" ڈیڑھ سو ممبروں کو دعوت نامے بھی مجھے ہی جاری کرنے پڑتے تھے۔

الحمد للہ! اس دور میں ممبر سازی میں اضافہ ہوا۔ حضرت غزالی زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمہ اللہ تعالیٰ بھی گلڈ کے ممبر بنے۔ علامہ نور بخش توکلی رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب "غزوات النبی" شائع کی گئی۔ ہر ماہ ادبی تنقیدی نشست جاری رہی۔ تاہم مجھ پر مولوی اور مسٹر کی کشمکش منکشف ہو گئی۔ اور میں نے دیکھا کہ عدم تعاون کی پالیسی مستقل حیثیت اختیار کر گئی ہے۔ لہذا میں نے سوچا کہ جب تنہا ایک آدمی نے ہی کام کرنا ہے تو تنظیم کا کیا فائدہ؟ چنانچہ جب دو سال بعد گلڈ کا الیکشن ہوا تو میں نے الیکشن میں حصہ لینے سے معذرت کر دی۔ اور اس کے کچھ عرصہ بعد گلڈ کا نام و نشان غائب ہو گیا۔

اس جگہ برادران اہل سنت سے صرف یہی عرض کروں گا' اجتماعی مفادات کے لئے

محدود سوچ سے نکلنا ہو گا ورنہ جماعتی کاز کا اللہ تعالیٰ ہی حافظ ہو گا۔[۲۵]

شاہ عبدالحق محدث دہلوی اکیڈمی، بندیال:

ماہ محرم ۱۳۹۷ھ / ۱۹۷۷ء میں حضرت استاذ الاساتذہ مولانا یار محمد بندیالوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے عرس کے موقع پر حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد اشرف سیالوی مدظلہ العالی نے حضرت ملک المدرسین استاذ الاساتذہ عطا محمد چشتی گولڑوی مدظلہ العالی کے تلامذہ کو جمع کیا اور ان کے سامنے یہ تجویز رکھی کہ حضرت استاذ گرامی کا ہر شاگرد ایک ماہ کی تنخواہ حضرت استاذ گرامی صاحب کی خدمت میں بطور نذرانہ پیش کرے۔ کیونکہ ہم اس وقت جو کچھ ہیں، حضرت استاذ گرامی کی برکت سے ہیں۔ یہ رقم یکجا کر کے اہل سنت و جماعت کی وہ اہم درسی اور غیر درسی کتب شائع کی جائیں جو نایاب ہیں۔ اس مقصد کے لئے ایک نام تجویز کر لیا گیا۔

"شاہ عبدالحق محدث دہلوی اکیڈمی"
جامعہ امدادیہ مظہریہ، بندیال شریف، ضلع خوشاب

اس نام کے تجویز کرنے کا مقصد امام اہل سنت شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ (م۔ ۱۰۵۲ھ / ۱۶۴۲ء) کی اسلامی اور دینی خدمات جلیلہ کو خراج عقیدت پیش کرنا تھا۔

تمام احباب نے اس تجویز سے اتفاق کیا۔ یہ بھی طے ہوا کہ جو کتاب شائع ہو گی، تمام احباب اس کی نکاسی میں تعاون کریں گے۔ چنانچہ حسب وعدہ احباب نے رقم جمع کرا دی۔ سب سے پہلے "نبراس" شائع کی گئی۔ پھر "میر زاہد ملا جلال" کی شرح از علامہ عبدالحق خیر آبادی، "شرح جامی" کی شرح "العقد النامی" اور آخر میں "تحقیق الفتویٰ فی ابطال الطغویٰ" از علامہ فضل حق خیر آبادی کی اشاعت کی گئی۔۔۔"

آخر الذکر کتاب فارسی میں تھی اور طبع نہیں ہوئی تھی، راقم نے نہ صرف اس کے دو نسخوں کا مقابلہ کیا بلکہ اس کا اردو ترجمہ بھی کیا۔

۲۵۔ محررہ علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ العالی

شاہ عبدالحق محدث اکیڈمی کے سلسلے میں بھی یہی ہوا کہ رقم جمع کر کے راقم کے حوالے کر دی گئی اور اس کے بعد تعاون مفقود۔ ۶ مارچ ۱۹۸۵ء کو حضرت استاذ گرامی رحمہ اللہ تعالیٰ کے فرمانے پر تمام حساب اور رقم مولانا علامہ غلام محمد سیالوی (موجودہ چیئرمین مرکزی بیت المال، پاکستان) کے سپرد کر دی۔[۲۶]

رضا اکیڈمی، لاہور

سترہ اٹھارہ سال مرکزی مجلس رضا، لاہور کی مخلصانہ خدمات کے بعد جب جناب حاجی محمد مقبول احمد ضیائی قادری، مولانا محمد منشا تابش قصوری اور راقم الحروف کو ۱۹۸۷ء میں مجلس سے پراسرار وجوہ کی بنا پر الگ کیا گیا۔ اس وقت میں نے محترم حاجی محمد مقبول احمد قادری ضیائی مدظلہ سے عرض کیا تھا کہ

"حاجی صاحب اشاعت کا کام ہر قیمت پر جاری رکھیں"

اللہ تعالیٰ انہیں خوش رکھے کہ انہوں نے میری درخواست کی لاج رکھ لی۔

حضرت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی مدظلہ، پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ اور حضرت مولانا تقدس علی خان رحمہ اللہ تعالیٰ کی کوششوں کے باوجود اصلاح کی کوئی صورت نہ نکل سکی تو جناب محترم حاجی محمد مقبول احمد قادری ضیائی مدظلہ العالی اور ان کے رفقاء نے رضا اکیڈمی کی بنیاد رکھی۔ حاجی صاحب نے مجلس رضا کے پلیٹ فارم پر تیرہ سال کام کیا اور رضا اکیڈمی کے تحت انہیں کام کرتے ہوئے بارہ سال ہونے کو ہیں۔ پیرانہ سالی کے باوجود وہ جوانوں کی سی تگ و دو اور مومنانہ تب و تاب رکھتے ہیں۔ جہاں تک میں نے دیکھا ہے وہ خلوص اور محبت کا پیکر ہیں۔ اور جہد مسلسل کے قائل ہیں۔ ان کی خوش قسمتی یہ ہے کہ رضا اکیڈمی کو مولانا محمد منشا تابش قصوری مدظلہ العالی ایسا پیکر اخلاص اور عمل پیہم پر یقین رکھنے والا دست و بازو مل گیا ہے جسے گردش لیل و نہار اپنے عزم سے نہیں روک سکتی، مسافتیں

۲۶۔ محررہ علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ العالی

جس کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتیں' سردیوں کی خون منجمد کر دینے والی ہوائیں اور گرمیوں کی جھلسا دینے والی تمازتیں جس کے سفر کی رفتار کم نہیں کر سکتیں۔

مولانا محمد منشا تابش قصوری رضا اکیڈمی کے زیر اہتمام طبع ہونے والے مقالات کو چیک کرتے ہیں' ان کی تراش خراش کرتے ہیں' کمپوز کرواتے ہیں۔ پھر پروف ریڈنگ کرتے ہیں' کاپیاں جوڑتے ہیں اور کتاب تیار کر کے حاجی صاحب کے سپرد کر دیتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ بجائے خود ایک اکیڈمی ہیں۔

پھر حاجی صاحب اسے چھپواتے ہیں اور ممبروں کو بھجوا دیتے ہیں۔ یہ کام کرتے ہوئے انہیں ایک صدی کا چوتھائی حصہ گزر چکا ہے۔ جو شخص اپنے مشن کے ساتھ مخلص نہ ہو وہ اتنا عرصہ کسی ادارے یا تحریک کے ساتھ نہیں گزار سکتا۔[27]

۲۷۔ بروایت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ العالی

باب ۳

چند یادیں ــــ چند باتیں

"ہر انسان کی زندگی میں کچھ واقعات ایسے ہوتے ہیں جو بھلائے نہیں جا سکتے۔ ان یادوں میں ایسی باتیں بھی ہوتی ہیں جو دوسروں کے لئے قابل عمل ہوں۔ اور آئندہ زندگی میں ان سے رہنمائی حاصل کی جا سکتی ہے ---- علامہ شرف صاحب کی زندگی ایک درویش صفت انسان کی زندگی ہے جو خلوص اور للّٰہیت سے عبارت ہے ---
آیئے آپ کو ان کی زندگی کے چند ناقابل فراموش واقعات سناتے ہیں "----

تصنیف واشاعت کی طرف توجہ کا باعث:

راقم الحروف ۱۹۶۱ء سے ۱۹۶۳ء تک جامعہ امدادیہ مظہریہ 'بندیال' ضلع خوشاب میں استاذ الاساتذہ ملک المدرسین مولانا عطا محمد چشتی گولڑوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی علمی بارگاہ سے خوشہ چینی کرتا رہا۔ اسی دوران اہل سنت وجماعت' کے مخالف ایک واعظ کی تقریر سننے کا اتفاق ہوا۔ جس کی آواز جامعہ امدادیہ میں صاف سنائی دے رہی تھی۔ اس نے اہل سنت کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"علماء دیوبند نے تعلیمی 'تبلیغی اور تصنیفی میدان میں فلاں فلاں خدمات انجام دی ہیں۔ یہاں تک کہ تمہارے مدارس میں وہ کتابیں پڑھائی جاتی ہیں 'جن پر ہمارے علماء نے حواشی لکھے ہیں۔ تمہارے علماء نے علماء دیوبند کی مخالفت کے علاوہ کیا کام کیا ہے؟"

سچی بات یہ ہے کہ اس کے ان کلمات نے مجھے جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔ اس لئے نہیں کہ علمائے اہل سنت نے کوئی کام نہیں کیا۔ علماء اہل سنت کے کارنامے تو آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں ---- علماء اہل سنت نے تصنیف کے میدان میں بھی کامیابی کے پرچم لہرا دیئے۔ کون سا وہ علم وفن ہے جس میں انہوں نے رشحات قلم یادگار نہیں چھوڑے؟ --- اس

صورتحال کی بنا پر میرے اندر جذبہ پیدا ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو خود بھی جو کچھ ہو سکا لکھوں گا اور علمائے اہل سنت کی قیمتی اور نادر و نایاب تصانیف بھی منظر عام پر لانے کی کوشش کروں گا۔[1]

استاذ الاساتذہ کی غیرت ایمانی:

باوجودیکہ استاد (مولانا عطا محمد چشتی گولڑوی) صاحب تقریر میں دلچسپی نہیں لیتے تھے، لیکن اس موقع پر دینی حمیت جوش میں آگئی۔ کرائے کا وہی سپیکر لا کر اہل سنت و جماعت کی مسجد میں نصب کیا گیا۔ آپ نے بعد از نماز عشاء ساڑھے تین گھنٹے ایسی مدلل تقریر فرمائی کہ عوام و خواص عش عش کر اٹھے۔ آپ کے سامنے میز پر کتابوں کا انبار لگا ہوا تھا۔ آپ تقریر کر رہے تھے اور کتابوں کے حوالہ جات دکھاتے جا رہے تھے۔ اس کے بعد گمان تھا کہ مخالفین مخالفانہ کارروائی کریں گے مگر کسی کو دم زدن کی مجال نہ ہوئی۔[2]

جامعہ اسلامیہ بہاولپور میں انٹرویو:

۱۹۶۵ء میری تدریس کا پہلا سال تھا۔ جامعہ نعیمیہ میں تقرر ہوا۔ اسی دوران حضرت استاذ گرامی ملک المدرسین مولانا عطا محمد گولڑوی رحمہ اللہ کا پیغام ملا کہ اچھا ہوتا اگر جامعہ اسلامیہ بہاولپور کے تخصص فی الحدیث میں داخلہ لے لیتے۔ چنانچہ راقم بہاولپور پہنچ گیا۔ زبانی امتحان لیا گیا۔ دائیں جانب غزالی زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی، بائیں جانب شیخ التفسیر شمس الحق افغانی، سامنے حامد حسن بلگرامی، ان کے علاوہ ایک دو علماء اور بھی موجود تھے۔ پہلے بخاری شریف کھولی گئی، سامنے باب تھا "باب التبکیر الی الصلوٰۃ"

۱۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری، علامہ: کلمات تشکر، نور نور چہرے مطبوعہ لاہور ۱۹۹۸ء

۲۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری، علامہ: ملک المدرسین علامہ عطا محمد بندیالوی، نور نور چہرے ص ۲۳۵ مطبوعہ لاہور ۱۹۹۸ء

عبارت پڑھنے کے بعد افغانی صاحب نے سوال کیا کہ ترجمۃ الباب (عنوان) اور حدیث میں کیا مناسبت ہے؟ --- اتنی دیر میں راقم حاشیہ دیکھ چکا تھا، چنانچہ جواب دے دیا۔ پھر "شرح عقائد" کھولی گئی۔ مقام تھا والصانع للعالم هو الله الواجب القديم۔ اس جگہ بھی سوال کیا گیا جس کا راقم نے جواب دیا۔ پھر پوچھا گیا کیا "ہدایہ اخیرین" پڑھی ہے؟۔ اثبات میں جواب دینے پر کہا گیا کہ اتنا ہی کافی ہے۔ بلگرامی صاحب نے کہا کہ ایک سال یہاں تخصص میں رہ کر انگریزی پڑھنا ہوگی۔ پھر دو سال میں درس حدیث ہوگا۔ میں نے کہا کہ اتنا تو میرے پاس وقت نہیں ہے۔

اس تمام کارروائی کے دوران حضرت علامہ کاظمی نے کوئی سوال نہیں کیا۔ جب میں کمرے سے باہر آیا تو حضرت بھی باہر تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ مولانا کو تو اگر خواب میں بھی انٹرویو دینا پڑے، تو دے دیں گے۔ پھر مجھے مخاطب کر کے فرمایا:

> "آپ یہ کیوں کہتے ہیں کہ میرے پاس وقت نہیں ہے۔ آپ داخلہ لے لیں پھر لاہور جا کر مشورہ کر لیں۔ اگر مرضی ہو تو آجائیں، ورنہ معذرت کر دیں"۔

افسوس! کہ واپسی پر جو مشورہ ہوا وہ یہ تھا کہ معذرت کر دی جائے۔ چند دن بعد ہی پاک بھارت جنگ شروع ہو گئی۔ انٹرویو کے دوران میں نے جس اطمینان اور اعتماد کا اظہار کیا اس کی پشت پر یہ احساس تھا کہ مجھے حضرت کی سرپرستی حاصل ہے۔ لہٰذا گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں۔[3]

لرزہ خیز منظر:

محمد عبدالحکیم شرف قادری، علامہ: غزالی زماں نازش دوراں، نور نور چہرے ص ۱۹، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۸ء

حافظ جی آخری دنوں میں فالج کے مریض تھے۔ اور راقم کے پاس جامعہ نظامیہ رضویہ 'لوہاری دروازہ میں تشریف فرما تھے۔ مجھے حکم دیا کہ انجن شیڈ جاؤ اور فلاں جگہ ایک شخص محمد علی رہتا ہے' اسے بیس روپے دے آؤ۔ میں تلاش کر کے محمد علی کے گھر پہنچا۔ عشاء کا وقت ہو گا۔ دروازے پر کئی دفعہ دستک دی لیکن کوئی جواب نہ ملا۔ اتنے میں ایک پڑوسی آگیا۔ اس نے زور سے دستک دی اور آوازیں بھی دیں۔ ایک معمر خاتون نے دروازہ کھولا اور دردناک آواز میں کہنے لگیں کہ میرا بیٹا بیمار ہے' خود مجھے بخار ہے' کانوں سے سنائی نہیں دیتا۔ اور گھر میں کوئی تیسرا فرد بھی نہیں ہے۔ چارپائی پر اس کا بیٹا بے حس و حرکت 'فالج زدہ پڑا تھا۔ جس کی کھلی ہوئی آنکھیں زندگی کی نشاندہی کرتی تھیں اور بس یہ ماحول اور یہ بے کسی دیکھ کر رونگٹے کھڑے ہو گئے اور توبہ و استغفار کرتے ہوئے واپس ہوا۔[4]

والد صاحب کی فیاضی:

ایک دفعہ پڑوسن کو سخت ضرورت پیش آگئی۔ اس نے آکر کہا کہ مجھے ایک ہزار چار سو روپے چاہئیں۔ فلاں تاریخ تک ادا کروں گی' اگر ادا نہ کیے تو آپ میرا مکان لے لیں۔ سستا زمانہ تھا۔ حافظ جی نے مطلوبہ رقم دے دی۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کہ پڑوسن وعدے کی تاریخ پر رقم ادا نہ کر سکی۔ ایک دن وہ روتی ہوئی آئی اور کہنے لگی کہ میں اس وقت قرض ادا کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہوں۔ اگر آپ میرا مکان لے لیں گے تو میں کیا کروں گی؟ حافظ جی نے کہا: بہن! تم روتی کیوں ہو؟ مکان تمہیں مبارک ہو' جب ہو سکے قرض ادا کر دینا۔[5]

مفتی عزیز احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں:

۴۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری' علامہ: حافظ جی اللہ دتہ ہوشیارپوری' نور نور چہرے' ص ۳۷

۵۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری' علامہ: حافظ جی اللہ دتہ ہوشیارپوری' نور نور چہرے' ص ۳۷۔

آخری دنوں میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو پوچھنے لگے۔ کہ علامہ شعرانی کون تھے؟ افلاطون کون تھا؟ ہم نے اساتذہ سے سنا ہے کہ اسے افلاطون الٰہی کہا کرتے تھے؟ اور لقمان حکیم کون تھے؟ جو کچھ مجھے معلوم تھا' عرض کیا۔ پھر ایک دن حاضر ہوا تو عرض کیا کہ صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہ العزیز نے لکھا ہے کہ لقمان حکیم 'حضرت ایوب علیہ السلام کے بھانجے تھے اور ایک قول یہ ہے کہ ان کے خالہ زاد بھائی تھے۔ مفتی صاحب کو میں نے کبھی کسی پر ناراض ہوتے ہوئے نہیں دیکھا اور کبھی اتنا خوش نہیں دیکھا' جتنا اس دن خوش دیکھا۔ بار بار یہی فرماتے کہ لقمان حکیم کے بارے میں جان کر بڑی خوشی ہوئی۔ کئی لوگوں سے میں نے پوچھا تھا۔ لیکن کسی نے نہیں بتایا۔ اگر ہمیں پہلے معلوم ہو جاتا' تو ہم حاشیہ قرآن میں لکھ دیتے۔ خیر آئندہ ایڈیشن میں لکھ دیں گے۔

ایک دن حاضر ہوا تو فرمانے لگے۔ آج ٹیپ ریکارڈر سے قرآن پاک کا ترجمہ سن رہا تھا تو اس آیت مبارکہ **انما انت منذر ولکل قوم ھاد** (۱۳/۷) کا ترجمہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے یہ کیا "تم تو ڈر سنانے والے ہو اور ہر قوم کے ہادی ---- **لکل قوم ھاد** کے ترجمہ سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر قوم کا ایک راہنما ہوتا ہے۔ لیکن اعلیٰ حضرت کے ترجمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا معنی یہ ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر قوم کے ہادی ہیں' یہ اچھا ترجمہ ہے۔[6]

☆☆☆

ایک دن راقم عیادت اور زیارت کے لئے حاضر ہوا تو یہ حدیث سنائی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

من عاد اخاہ المسلم او زارہ شیعہ سبعون الف ملک و یدعون له اللهم ارحمه اللهم تب علیه اذا و صل یقولون طبت و طاب ممشاک و تبوأت من الجنة منزلا۔

۶۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری' علامہ: مفتی عزیز احمد قادری بدایونی' نور نور چہرے' ص ۲۰۵، ۲۰۶

"جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی عیادت یا زیارت کے لئے جائے ستر ہزار فرشتے اس کے جلو میں چلتے ہیں اور دعا کرتے ہیں اے اللہ! اس پر رحم فرما اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما جب وہ پہنچ جاتا ہے تو کہتے ہیں تو بھی اچھا ہے اور تیرا چلنا بھی اچھا ہے اور تو نے جنت میں اپنا گھر بنالیا ہے"۔

پھر ایک دوسری حدیث بیان کی:

من قرأ القرآن و عمل بما فیہ اُلبس والداہ تاجا یوم القیامۃ ضوءہ احسن من ضوء الشمس فما ظنکم بالذی عمل بما فیہ؟

"جس شخص نے قرآن پاک پڑھا اور اس کے احکام پر عمل کیا اس کے والدین کو قیامت کے دن ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج سے زیادہ حسین ہوگی۔ اس شخص کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ جس نے قرآن پاک کے احکام پر عمل کیا"۔

مجھے جہاں ان کی بزرگانہ شفقت نے مسحور کیا وہاں اس خیال نے حیرت میں ڈال دیا کہ اس پیرانہ سالی اور گوناگوں امراض کے باوجود حافظے کا یہ عالم کہ احادیث اس طرح بیان کرتے ہیں جیسے حافظ قرآن پاک پڑھتے ہیں۔[۷]

☆☆☆

۲۰ ستمبر ۱۹۸۷ء کو حاضر خدمت ہوا تو فرمانے لگے۔ میں عموماً یہ دعا کیا کرتا ہوں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"اللھم ارزقنا و اولادنا ایمانا کاملا و علما نافعا و فھما کاملا و ارزقنا رزقا حلالا طیبا واسعا و صحۃ و عافیۃ ولسانا ذاکرا وقلبا شاکرا و عملا صالحا متقبلا و توبۃ نصوحا۔

۷۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری، علامہ: مفتی عزیز احمد قادری بدایونی، ص ۳۳۰، نوری نور چرپرے مطبوعہ لاہور ۱۹۹۷ء

"اے اللہ! ہمیں اور ہماری اولاد کو ایمان کامل، علم نافع، فہم کامل، رزق حلال و طیب اور وسیع، صحت و عافیت، زبان ذکر کرنے والی، دل شکر گزار، عمل صالح و مقبول اور خالص توبہ عطا فرما"۔[۸]

حضرت ملک المدرسین کیساتھ لاہور کا سفر:

غالباً ۱۹۶۲ء کی بات ہے جب راقم، بندیال میں آپ (حضرت علامہ عطا محمد چشتی گولڑوی ـــــ) سے کسب فیض کر رہا تھا۔ فرمایا، میرے ساتھ لاہور چلو۔ لاہور پہنچ کر حضرت مولانا خدا بخش رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مسجد المینار، عثمان گنج میں قیام کیا۔ دوسرے دن فرمایا، چلو تمہیں اپنے حضرت صاحب کی زیارت کروا لائیں۔ مجھے ساتھ لے کر حضرت (خواجہ غلام محی الدین گولڑوی) کی خدمت میں حاضر ہوگئے۔ راستے ہی میں حضرت کے صاحبزادے غالباً "شاہ عبدالحق گولڑوی مدظلہ مل گئے، جو آپ کے شاگرد بھی تھے۔ میں نے چشم حیرت سے دیکھا کہ علم و فضل کا ہمالہ جھک کر ان کی دست بوسی کر رہا ہے۔

اسی موقع پر راقم کے والد ماجد رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت استاذ گرامی کی ملاقات اور زیارت کے لئے عثمان گنج حاضر ہوئے۔ کچھ دیر حاضر رہنے کے بعد واپسی پر انہوں نے کچھ روپے بطور نذر پیش کیے جو اصرار کے باوجود آپ نے قبول نہیں کیے۔ زیادہ اصرار کیا تو میری طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ میری طرف سے اسے دے دیں۔ اس واقعہ سے والد ماجد بہت متاثر ہوئے اور رخصت ہونے کے بعد کہنے لگے، یہ استغناء اور دنیا سے بے نیازی علماء میں دیکھنے کو نہیں ملتی۔[۹]

۸۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری، علامہ: مفتی عزیز احمد قادری، بدایونی، ص ۳۱۵، نوری نور چرپرے، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۷ء

۹۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری، علامہ: ملک المدرسین علامہ عطا محمد چشتی گولڑوی، ص ۲۲۶، نوری نور چرپرے

حضرت ملک المدرسین اور مطالعہ کتب:

بیسیوں دفعہ درسی کتب پڑھانے کے باوجود (استاذ گرامی مولوی عطا محمد چشتی گولڑوی ـــ) ہر کتاب باقاعدہ مطالعہ کرکے پڑھاتے۔ پھر یہی نہیں کہ کتاب پر ایک سرسری نگاہ ڈال لی۔ بلکہ نظر غائر سے ملاحظہ فرماتے۔ ایک دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ گرمیوں کے موسم میں آپ نے "ہدایہ اخیرین" کا مطالعہ شروع کیا' ادھر راقم الحروف نے بھی وہی کتاب دیکھنا شروع کی۔ مطالعہ کرنے کے بعد دیکھا تو پتہ چلا کہ آپ ابھی تک کتاب ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ہر دفعہ نئے نئے مضامین نئے نئے انداز میں بیان فرماتے۔"[10]

حضرت ملک المدرسین اور احقاق حق:

جناب ملک فضل الرحمن صاحب (بندیال) کٹر قسم کے دیوبندی تھے۔ دیوبندیوں کی طرف سے بعض اوقات علماء اہل سنت کو مسائل اختلافیہ پر مناظرہ کا چیلنج بھی دیا کرتے تھے۔ جناب ملک الٰہی بخش صاحب بندیال کے ذریعے انہیں حضرت استاذ مکرم کے درس میں شریک ہونے کا اتفاق ہوا۔ حضرت استاذ مکرم ـــ کے منصفانہ اور عالمانہ بیانات اور زور دار دلائل نے ان کے ذہن کا رخ بدل ڈالا۔ ملک صاحب زید مجدہ بفضلہ تعالیٰ و کرمہ' غلط عقائد سے تائب ہو گئے۔ داڑھی رکھ لی اور کئی سال تک باقاعدہ درس حدیث میں شریک ہوتے رہے۔ ماشاء اللہ اب تو پورے مولوی اور عالم دکھائی دیتے ہیں۔"[11]

استاذ الاساتذہ علامہ مہر محمد اچھروی رحمۃ اللہ علیہ:

۱۰۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری' علامہ: ملک المدرسین علامہ عطا محمد چشتی گولڑوی' ص ۲۲۶' نور نور چہرے

۱۱۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری' علامہ: ملک المدرسین علامہ عطا محمد چشتی گولڑوی' مشمولہ نور نور چہرے ص ۲۳۵

حضرت علامہ مہر محمد اچھروی رحمہ اللہ تعالیٰ کے متعلق حضرت شیخ الحدیث (مولانا علامہ غلام رسول رضوی) مدظلہ نے بتایا کہ وہ راسخ العقیدہ سنی تھے۔ جامعہ نعیمیہ' اچھرہ میں دیوبندی طلباء بھی پڑھتے تھے۔ ایک سنی طالب علم نے ایک نعتیہ مصرع پڑھا۔

"طیبہ کو جانے والے میرا سلام کہنا"

ایک دیوبندی طالب نے اس کے مقابلے میں پڑھا۔

"دیوبند کو جانے والے میرا سلام کہنا"

اس پر ہنگامہ ہو گیا' حضرت استاذ صاحب نے فرمایا "تم کافر ہو گئے ہو' توبہ کرو"۔۔۔

۔۔۔ یہ بھی انہوں نے بیان فرمایا کہ حضرت علامہ اچھروی کے سامنے بیان کیا گیا کہ مولوی محمد اسمٰعیل دہلوی نے "تقویۃ الایمان" میں حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث نقل کرکے اس کا خود ساختہ مطلب بیان کرتے ہوئے کہا کہ میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔ نیز یہ بھی لکھا ہے کہ ہر بڑا اور چھوٹا خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے"۔ اس پر حضرت استاذ صاحب نے فرمایا:

"اس خبیث کی قبر میں خوب پٹائی ہو رہی ہو گی"۔[12]

جامعہ نظامیہ رضویہ کے قیام کی تجویز:

جب حضرت مولانا غلام رسول رضوی مدظلہ حزب الاحناف میں پڑھایا کرتے تھے' اس وقت جامع مسجد خراسیاں اندرون لوہاری دروازہ' لاہور میں امامت و خطابت کے فرائض بھی انجام دیا کرتے تھے۔ انہی دنوں حضرت محدث اعظم مولانا علامہ محمد سردار احمد رحمہ اللہ تعالیٰ دربار داتا صاحب حاضری دے کر تانگے پر اسٹیشن جا رہے تھے۔ لوہاری دروازہ کے سامنے سے گزرتے ہوئے فرمایا' اس جگہ ایک رضویہ ہونا چاہیے"۔ نور محمد صاحب نے بتایا مولانا علامہ غلام رسول رضوی ایک مدرسہ بنانا چاہتے ہیں۔ حالانکہ اس وقت

۱۲۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری' علامہ: شیخ الحدیث علامہ غلام رسول رضوی' نور نور چہرے ص ۲۸۲

یہ خیال بھی نہ تھا۔ حضرت محدث اعظم نے پوچھا کیا یہ صحیح ہے؟ حضرت علامہ رضوی نے عرض کیا: جی ہاں! ایک ولی کامل کی زبان سے نکلے ہوئے کلمات رنگ لائے اور ۱۲ شوال ۱۳۸۵ھ / ۱۹۶۵ء کو جامعہ نظامیہ رضویہ کی بنیاد رکھی گئی۔ ۱۳۔

حضرت شیخ الاسلام اور نیت نماز:

مجھے وہ منظر یاد ہے کہ جب حضرت شیخ الاسلام الحاج الحافظ خواجہ محمد قمرالدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوتے تو آپ پر عجیب کیف کا عالم ہوتا۔ دیر تک نیت باندھنے میں مصروف رہتے۔ یوں معلوم ہوتا کہ خشیت اور اضطراب نے آپ کو بے چین کر رکھا ہے۔ تکبیر تحریمہ کے بعد بھی یہی کیفیت رہتی۔ یوں محسوس ہوتا کہ پورے جسم پر لرزہ طاری ہے۔ اللہ اللہ! دربار الٰہی میں حاضر ہونے کا کیا پرسوز اور وجد آفرین انداز تھا۔ ۱۴۔

حضرت شیخ الاسلام اور احترام قبہ خضراء:

ستمبر ۱۹۷۰ء میں جب حضرت خواجہ محمد قمرالدین سیالوی قدس سرہ ہری پور تشریف لے گئے' اس وقت مجھے آپ کی مجلس میں حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ آپ نے دیکھا کہ ایک صاحب نے روضہ اقدس کے گنبد شریف کا بیج سینے پر لگا رکھا ہے۔ آپ نے اسے دیکھ کر فرمایا: "یہ لوگ گنبد خضراء کی صحیح تعظیم و تکریم نہیں کرتے۔ کئی لوگوں کی اس کی طرف پشت ہو جاتی ہے۔ اسی طرح بیت الخلاء میں چلے جاتے ہیں۔ میری تو یہ عادت ہے کہ جس کمرے میں گنبد خضراء کی تصویر آویزاں ہو' وہاں جوتے پہن کر نہیں جاتا۔۔۔ ایک دفعہ مجھے گردے کی سخت تکلیف تھی' کسی پہلو قرار نہیں ملتا تھا۔ اچانک میری نظر دیوار پر آویزاں گنبد خضراء کی تصویر

۱۳۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری' علامہ: شیخ الحدیث علامہ غلام رسول رضوی' نور نور چہرے' ص ۲۸۴، ۲۸۵

۱۴۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری' علامہ: شیخ الاسلام خواجہ محمد قمرالدین سیالوی' نور نور چہرے' ص ۳۲۳

پڑی۔ میں باادب کھڑا ہو گیا۔ بارگاہ رسالت میں اپنی فریاد پیش کی اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلے سے دعا کی اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا اور درد اسی وقت موقوف ہو گیا۔ ۱۵۔

حضرت شیخ الاسلام کی یادگار شفقت:

۷۵-۱۹۷۴ء کا واقعہ ہے کہ راقم حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد اشرف سیالوی مدظلہ کے ہمراہ بندیال سے سرگودھا پہنچا تو معلوم ہوا کہ حضرت شیخ الاسلام سرگودھا میں تشریف فرما ہیں۔ حضرت شیخ الحدیث کے ساتھ راقم بھی زیارت کے لئے حاضر ہوا۔ حضرت شیخ الاسلام کمال شفقت سے ملے۔ تھوڑی دیر بعد آپ کے چچا خواجہ سعد اللہ صاحب تشریف لائے۔ حضرت شیخ الاسلام نے انہیں مخاطب کرتے ہوئے راقم کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا۔ "یہ ہمارے مولانا ہیں"۔۔۔ میں اس فرحت و مسرت کو بیان نہیں کر سکتا جو مجھے حضرت کے اس فرمان سے حاصل ہوئی کہ "یہ ہمارے ہیں"۔۔۔ اب وہ شفقت و محبت اور اپنائیت کہاں ملے گی؟ ۱۶۔

مفتی محمد حسین نعیمی علیہ الرحمہ کا تصلب:

ایک دفعہ راقم حضرت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی مدظلہ کے ہمراہ جامعہ نعیمیہ حاضر ہوا تو مفتی محمد حسین نعیمی صاحب گوجرانوالہ کے دو طالب علموں کے ساتھ مصروف گفتگو تھے اور کہہ رہے تھے:

"انہوں نے میرے نبی کی شان میں گستاخی کی ہے' میرے نبی کو گالیاں دی ہیں۔ میرا دل چاہتا ہے کہ میں بھی انہیں گالیاں دوں' سخت ترین گالیاں!"

۱۵۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری' علامہ: شیخ الاسلام خواجہ قمرالدین سیالوی' نور نور چہرے' ص ۳۲۳

۱۶۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری' علامہ: شیخ الاسلام خواجہ محمد قمرالدین سیالوی' نور نور چہرے ۳۲۴

اس دن مجھے اندازہ ہوا کہ مفتی صاحب کو اللہ تعالیٰ کے حبیب، حضرت سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے کتنی محبت و عقیدت ہے۔[۱۷]

مفتی صاحب اور پاس وعدہ:

مکتبہ نبویہ کے مدیر اور مجلس رضا کے سربراہ علامہ اقبال احمد فاروقی نے بیان کیا کہ غالباً ۱۹۵۰ء کی دھائی کا واقعہ ہے کہ مفتی محمد حسین نعیمی صاحب ایک اجلاس میں تشریف لائے۔ اور خلاف معمول فرمانے لگے کہ مجھے تقریر کے لئے پہلے وقت دیا جائے۔ تقریر کے فوری بعد تشریف لے گئے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ ان کے صاحبزادے کی وفات ہو گئی تھی اور میت ابھی گھر ہی میں تھی کہ وہ وعدہ پورا کرنے کے لئے جلسہ میں تشریف لے آئے اور اس سانحہ کے بارے میں ایک لفظ بھی نہیں کہا۔ موجود علماء کے لئے ایفاء عہد کے سلسلے میں یہ رہنما مثال ہے۔[۱۸]

مفتی صاحب کا اخلاص:

۱۹۷۱ء میں راقم دارالعلوم اسلامیہ رحمانیہ، ہری پور میں مدرس تھا۔ حضرت پیر طریقت صاحبزادہ محمد طیب الرحمن چھوہروی رحمہ اللہ تعالیٰ اور دیگر احباب نے پہلی مرتبہ ہری پور میں یوم رضا منانے کا اہتمام کیا۔ راقم نے جامعہ نعیمیہ میں حاضر ہو کر مفتی محمد حسین نعیمی صاحب کی خدمت میں خطاب کے لئے گزارش کی۔ ساتھ ہی یہ عرض کر دیا کہ کسی مقرر کو اس لئے دعوت نہیں دی کہ ان کی خدمت کرنے کے لئے ہمارے پاس گنجائش نہیں

۱۷۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری، علامہ: مفتی حسن نعیمی علیہ الرحمہ (قلمی)
۱۸۔ ایضاً

ہے۔ مفتی صاحب نے وعدہ کر لیا۔ یوم رضا کے موقع پر تشریف لائے۔ علامہ غلام رسول سعیدی، شارح مسلم بھی ساتھ تھے۔ دونوں حضرات نے خطاب کیا۔ کھانا کھانے کے بعد لفافے میں معمولی سا نذرانہ پیش کیا۔ مفتی صاحب نے علامہ سعیدی صاحب سے بھی لفافہ لے لیا۔ دونوں لفافوں میں کل نوے روپے تھے۔ فرمانے لگے آمدورفت کا کرایہ ساٹھ روپے ہے اور تیس روپے نکال کر واپس کر دیئے۔ اصرار کیا تو فرمانے لگے۔

"مجھے اندازہ ہے کہ آپ نے کن مشکلات سے گزر کر یوم رضا کا اہتمام کیا ہے۔ اس لئے تیس روپے واپس لے لو"۔

اخلاص کا یہ ایسا مظاہرہ تھا کہ میں چاہوں بھی تو اسے فراموش نہیں کر سکتا۔[۱۹]

غلط بات کا زبان سے انکار:

جامع مسجد عمر روڈ، اسلام پورہ، لاہور میں میلاد شریف کا جلسہ تھا۔ راقم چونکہ اس مسجد میں خطیب ہے، اس لئے وہاں حاضر تھا۔ ایک عالم نے تقریر کرتے ہوئے ایک شعر پڑھا۔ جس کا مفہوم یہ تھا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے حسن کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن سے کیا نسبت؟

وہ محبوب زلیخا تھے یہ محبوب خدا ٹھہرے

مجھے یہ انداز گراں گزرا، تاہم خاموش رہا۔ ان کے بعد پنجاب کونسل، لاہور کے چیئرمین صاحب مائیک پر آئے اور تقریر کرتے ہوئے کہنے لگے۔

"اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا۔ نہ زمین ہوتی، نہ آسمان ہوتا، نہ جنت ہوتی نہ دوزخ ہوتا، بلکہ خدا بھی نہ ہوتا" ----

(استغفراللہ)

۱۹۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری، علامہ: مفتی محمد حسین نعیمی علیہ الرحمہ (قلمی)

ے یہ کہا۔

"ہر شے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محتاج ہے"۔

ی چیزوں کے نام گنوا کر کہنے لگے:

"اللہ تعالیٰ بھی حضور کا محتاج ہے"۔

یہ سن کر میرا پیمانہ صبر چھلک گیا۔ میں نے مائیک پر آکر کہا۔

"اگرچہ میرا تقریر کا پروگرام نہیں ہے، تاہم دو تین ضروری باتیں آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں:۔

۱۔ قاری صاحب کی تلاوت قرآن کے دوران کچھ دوست ان کو نذرانہ پیش کرتے رہے ہیں۔ تلاوت کے دوران ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ ہمہ تن گوش ہو کر قرآن پاک سنیں بعد میں چاہیں تو نذرانہ پیش کر دیں۔

۲۔ بعض شعراء یہ کہہ دیتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے حسن کی سرکار دو عالم کے حسن سے کیا نسبت؟

وہ محبوب زلیخا تھے یہ محبوب خدا ٹھہرے

یہ حضرت یوسف علیہ السلام کے شایان شان انداز نہیں ہے۔ وہ تو محبوبان عالم کا انتخاب تھے۔ اور ہمارے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم انتخابوں کا بھی انتخاب ہیں۔

۳۔ چیئرمین صاحب نے کہا ہے کہ اگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ بھی نہ ہوتا۔ یہ قطعاً غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ واجب الوجود ہے۔ جس کے معدوم ہونے کا احتمال ہی نہیں ہے۔ اس پر عدم طاری ہی نہیں ہو سکتا۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام تر عظمتوں کے باوجود ممکن ہیں۔ اور ممکن کے نہ ہونے سے واجب الوجود کے وجود پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اللہ تعالیٰ اس وقت بھی موجود تھا جب سرکار دو عالم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور ابھی پیدا نہیں ہوا تھا۔

چیئرمین صاحب کا یہ کہنا بھی غلط ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی حضور صلی اللہ علیہ تعالیٰ علیہ وسلم کا محتاج ہے۔ اور آپ کی رحمت میں داخل ہے۔ حضور تو خود اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ رحمت تمام ہیں اور اس کے محتاج ہیں، وہ کسی کا محتاج نہیں"

یہ سنتے ہی چیئرمین صاحب جوتے اٹھا کر چلے گئے۔ پھر کبھی ملاقات نہیں ہوئی۔ [20]

گورنر پنجاب جامع مسجد عمر روڈ میں:

ایک دفعہ پنجاب کے گورنر میاں اظہر صاحب جمعہ پڑھنے کے لئے جامع مسجد عمر روڈ آگئے۔ میں منبر پر بیٹھ کر تقریر کر رہا تھا۔ اسی طرح بیٹھا رہا۔ البتہ یہ ہوا کہ پہلے حقوق والدین پر گفتگو کر رہا تھا۔ پھر گفتگو کا رخ ان کی طرف کر دیا اور کہا کہ آپ نے لاہور کی سڑکوں پر ناجائز تجاوزات کے خلاف جو کارروائی کی ہے، وہ مستحسن اقدام ہے، ورنہ ٹریفک کے لئے بڑے مسائل پیدا ہو رہے تھے۔ نیز یہ بھی کہا کہ یہ ملک نظام مصطفیٰ کے نافذ کرنے کے لئے حاصل کیا گیا تھا۔ اس مقصد کے لئے لاکھوں افراد شہید ہوئے۔ ہزاروں بہنوں کی عصمتیں لٹ گئیں۔ آپ کی حکومت کا فرض ہے کہ پاکستان میں نظام مصطفیٰ کے نفاذ کا اہتمام کرے۔۔ ۔۔ اسی دوران ایک فوٹوگرافر آگیا۔ میں نے اسے مسجد میں فوٹو کھینچنے سے منع کر دیا۔ نماز کے بعد علاقے کے کونسلر بشیر خان صاحب گورنر صاحب کے ساتھ کھڑے ہو کر فوٹو کھنچوانے لگے تو انہوں نے مجھے بھی بلایا۔ میں نے صاف منع کر دیا۔ فالحمد للہ علی ذلک۔ [21]

۲۰۔ قلمی یادداشت محررہ ۱۵ مئی ۱۹۹۷ء مملوکہ علامہ شرف صاحب ص ۵۰

۲۱۔ قلمی یادداشت، مملوکہ علامہ شرف صاحب، ص ۵۲۔

گورنر ہاؤس کا دعوت نامہ:

نواز شریف کے پہلے دور حکومت میں علماء لاہور کو گورنر ہاؤس بلایا گیا۔ مجھے بھی دعوت نامہ ملا۔ میں نے سوچا اسی بہانے گورنر ہاؤس اندر سے دیکھ لوں گا۔ اتفاق کی بات کہ وزیر اعظم نہ آسکے' ان کے دو وزیر صاحبان آئے۔ علماء کے خیالات سنے اور اس کے بعد چائے پیش کی۔ اسی دوران میں نے ایک وزیر صاحب غالباً "چوہدری محمد حسین کو کہا جناب آپ کی حکومت کو جرأت کا ثبوت دینا چاہیے۔ انہوں نے کہا' آپ نے آج کا اخبار نہیں پڑھا؟۔۔۔ میں نے کہا' پڑھا ہے وزیر اعظم صاحب نے امریکہ کے سامنے صفائی پیش کی ہے کہ ہم بنیاد پرست مسلمان یعنی کٹر مسلمان نہیں ہیں' اس پر معذرت کی کیا ضرورت تھی؟۔۔۔ اس پر وہ بے مزہ ہوئے اور رخ پھیر کر چلے گئے۔[۲۲]

البریلویہ کا جواب:

۸۴ - ۱۹۸۳ء کی بات ہے مجاہد ملت مولانا محمد عبدالستار خان نیازی نے مجھے فون پر بتایا کہ سمن آباد پروفیسر طاہر القادری کی رہائش گاہ پر ایک میٹنگ ہے تم بھی اس میں شرکت کرو۔ عشاء کے قریب وہ لوہاری دروازہ آئے اور اپنی گاڑی پر ساتھ لے گئے۔ وہاں قادری صاحب کے علاوہ ایک دو دوسرے افراد بھی تھے۔

موضوع سخن احسان الٰہی ظہیر کی کتاب "البریلویہ" تھی۔ نیازی صاحب نے فرمایا کہ اس کا جواب لکھا جانا چاہیے۔ قابل غور بات یہ ہے کہ کون لکھے؟۔۔۔ میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ یہ اہم کام مجھ ناتواں کے کندھوں پر ڈال دیا جائے گا۔ میں نے حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد اشرف سیالوی اور پیر سید محمد فاروق القادری کا نام پیش کیا۔ لیکن نیازی صاحب اور قادری صاحب نے کہا کہ یہ کام تمہیں ہی کرنا چاہیے۔

۲۲۔ قلمی یادداشت محررہ یکم جون ۱۹۹۷ء مملوکہ علامہ شرف صاحب' ص ۵۳

قادری صاحب نے کہا کہ میرے پاس وقت نہیں ہے ورنہ میں خود "البریلویہ" کا جواب لکھتا۔ اسی نشست میں انہوں نے یہ بھی کہا کہ اس کام کے سلسلے میں آپ میرے ساتھ پچاس نشستیں بھی رکھ سکتے ہیں۔ آج بھی سوچتا ہوں تو تعجب ہوتا ہے کہ اگر ان کے پاس پچاس نشستوں کا وقت تھا تو انہوں نے اتنا وقت "البریلویہ" کا جواب لکھنے کے لئے کیوں نہ صرف کر دیا۔

واپس آکر میں نے سوچا کہ یہ جماعتی کام میرے ذمہ لگا دیا گیا ہے۔ اگر میں کچھ لکھتا ہوں تو اسے شائع کون کرے گا؟ مجاہد ملت تو پھر خبر بھی نہیں لیں گے۔ ان کے پاس اتنی فرصت ہی نہیں ہوتی۔ یہ صورتحال جناب حکیم محمد موسیٰ امرتسری صدر مجلس رضا لاہور کے سامنے رکھی تو انہوں نے کہا آپ جواب لکھیں' ہم مجلس رضا کی طرف سے شائع کر دیں گے۔

اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت شامل حال تھی۔ تین سو صفحات پر مشتمل "اندھیرے سے اجالے تک" کے نام سے کتاب لکھی' جس میں امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ پر لگائے گئے الزامات کا نہایت مثبت انداز میں جواب لکھا گیا۔ میرے پیش نظر کالج اور یونیورسٹی کا تعلیم یافتہ طبقہ ہے جو غیر جانبدارانہ انداز میں حقائق کا مطالعہ کرنا چاہتا ہے۔ الحمد للہ تعالیٰ اس کوشش کو خاطر خواہ کامیابی نصیب ہوئی۔ اور انصاف پسند حضرات نے اسے کامیاب کوشش قرار دیا۔ ایک دوست نے کہا کہ آپ کی یہ تصنیف "ماسٹر پیس" ہے۔

البتہ "البریلویہ" کے طعن و تشنیع بھرے انداز سے واقف حضرات نے شکایت کی کہ اس کے جواب میں اتنا دھیما لہجہ اختیار نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔ مولانا محمد عبدالستار خان نیازی کا تبصرہ تھا کہ "دندانے دار نہیں ہے"۔

مجاہد ملت مولانا محمد عبدالستار خان نیازی مدظلہ نے اس کتاب کے منظر عام پر آنے کے کچھ عرصہ بعد فون کیا کہ مولانا شاہ احمد نورانی نے یہ کتاب ملاحظہ کی ہے' وہ تمہیں پانچ چھ ہزار روپے کا چیک عنایت کر کے تمہاری عزت افزائی کرنا چاہتے ہیں۔ مولانا نورانی ماڈل ٹاؤن میں پیر اعجاز احمد ہاشمی کی کوٹھی میں تشریف فرما ہیں' تم وہاں پہنچ جاؤ۔

میں نے سوچا کہ اگر نورانی صاحب مجھے چیک عنایت کرنا چاہتے ہیں تو وہ جامعہ نظامیہ رضویہ میں بھی بھیج سکتے ہیں' میں کہاں پیر صاحب کی کوٹھی تلاش کرتا پھروں گا۔ پھر اگر میں وہاں پہنچ بھی جاتا ہوں تو کسی نے پوچھا کہ کس طرح آئے ہو؟ تو کیا کہوں گا کہ چیک لینے آیا ہوں۔ میں نے طے کیا کہ وہاں جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے؟

ایک دو روز کے بعد مولانا نیازی صاحب نے فون کیا اور پوچھا کہ آپ نورانی صاحب سے کیوں نہیں ملے؟ میں نے کہا کہ میرے پاس کنویس کا انتظام نہیں تھا۔ نیازی صاحب نے کہا کہ مولانا نورانی پانچ چھ ہزار کا چیک دے کر آپ کی خدمت کرنا چاہتے تھے' مجھے چاہیے تھا کہ میں خود آپ کو ساتھ لے جاتا' بس بات ختم ہو گئی اور میں ان دو جملوں کے فرق پر غور کرتا رہا کہ "وہ آپ کی عزت افزائی کرنا چاہتے تھے"۔۔۔ اور "وہ آپ کی خدمت کرنا چاہتے تھے"۔[۲۳]

کئی دوستوں نے مجھ سے دریافت کیا کہ میاں شہباز شریف نے البریلویہ کا جواب لکھنے والے کو گولڈ میڈل دینے کا اعلان کیا ہے' آپ نے البریلویہ کا جواب لکھا ہے تو میاں صاحب سے رابطہ کر کے گولڈ میڈل کا مطالبہ کیوں نہیں کیا؟

ایسے حضرات کو میں کیا کہتا؟ انہیں خود سوچنا چاہیے کہ جو شخص اپنی درویشانہ افتاد طبع کی بنا پر مولانا نورانی سے چیک وصول نہ کر سکا حالانکہ وہ دینے کے لئے تیار تھے تو وہ میاں صاحب ایسے لوگوں سے گولڈ میڈل کا تقاضا کیسے کر سکتا ہے؟۔۔۔ اللہ تعالیٰ ہماری حاجتوں کو اپنی بارگاہ سے ہی پورا فرمائے۔ (آمین!)

حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری:

۲۸ نومبر ۱۹۹۳ء کو مظفر آباد میں حکومت آزاد کشمیر نے سیرت کانفرنس منعقد کی۔ جس میں پیر محمد کرم شاہ صاحب کو ضیاء النبی پر ایوارڈ پیش کیا گیا۔ ۲۷ نومبر کو راقم کو کر

۲۳۔ قلمی یادداشت، ص ۵۴ تا ۵۵ مملوکہ علامہ شرف صاحب

طیارے میں راولپنڈی سے سوار ہوا تو دیکھا کہ پیر صاحب تشریف فرما ہیں۔ حسب معمول بڑی شفقت سے ملے۔ جب طیارہ مظفر آباد کے سڑک نما رن وے پر اترا تو میں بریف کیس اپنی آغوش میں رکھے ہوئے اپنے سیٹ پر بیٹھا رہا کہ پیر صاحب گزر جائیں۔ پیر صاحب گزرنے لگے تو کہنے لگے یہ بریف کیس مجھے دے دو' میں اٹھا لیتا ہوں۔ وہ یہ الفاظ رسمی طور پر نہیں کہہ رہے تھے' بلکہ یوں لگتا تھا کہ سچ مچ اٹھا کر لے جائے بغیر نہیں مانیں گے۔ وہ تو یوں خیریت رہی کہ آپ کے خادم خاص مولانا سعید احمد اسعد صاحب نے عرض کیا کہ میں اٹھا لیتا ہوں' تب آپ تشریف لے گئے۔[۲۴]

اب ڈھونڈ انہیں ----:

۱۸ رمضان المبارک کو صبح آٹھ بجے پیر محمد کرم شاہ الازہری صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ نقاہت کا یہ عالم تھا کہ دو خادموں نے پکڑ کر اٹھایا۔ اس کے باوجود پیر صاحب نے کھڑے ہو کر ملاقات کی اور دری کے اوپر بچھے ہوئے مصلیٰ کی طرف اشارہ کیا کہ اس پر بیٹھو۔ میں احتراماً" دری پر بیٹھ گیا تو باصرار مصلیٰ پر بٹھایا۔ میں نے ایک کتاب "معمولات اہل سنت" پیش کی۔ خیال یہ تھا کہ ٹائٹل کے علاوہ چند صفحے الٹ پلٹ کر دیکھیں گے اور کتاب ایک طرف رکھ دیں گے۔ لیکن یہ دیکھ کر تعجب ہوا کہ انہوں نے پہلے تو فہرست دیکھی' پھر ابتدائیہ پڑھنا شروع کیا اور مسلسل کئی صفحے پڑھتے چلے گئے۔ حالانکہ ناسازی طبع کی بنا پر ڈاکٹروں نے زیادہ مطالعہ سے منع کر رکھا تھا' لیکن یوں معلوم ہو رہا تھا جیسے پیاسے کو بہت انتظار کے بعد جام شیریں میسر آیا ہو۔ اسی دوران پیر صاحب کچھ گفتگو کرنے لگے تو خادم نے موقع غنیمت جان کر کتاب اٹھا کر ایک طرف رکھ دی۔

صاحبزادہ علامہ امین الحسنات مدظلہ کے خسر سیالکوٹ سے

۲۴۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری' علامہ: دانش و برہان کی آبرو' ص ۲۳' مشمولہ اجالوں کا نقیب' مرتبہ عمران حسین چوہدری مطبوعہ لاہور مئی ۱۹۹۸ء

تشریف لائے ہوئے تھے انہیں مخاطب کر کے فرمانے لگے "کہ ان کے صاحبزادے یہاں پڑھتے ہیں، اس سے بڑھ کر ہماری خوش قسمتی کیا ہو سکتی ہے؟ کہ یہ اس کی تعلیم سے مطمئن ہیں۔"

راقم اجازت لے کر آپ کے کمرے سے باہر نکلنے لگا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ آپ دو خادموں کا سہارا لئے ہوئے رخصت کرنے کے لئے دروازے پر آ رہے ہیں۔ اس وقت یہ بات خیال میں بھی نہیں آئی کہ یہ آخری ملاقات ہے۔ اس وقت حافظ شیرازی کا یہ شعر یاد آ رہا ہے۔

شعرہ	دما	الوصال	فرص	وھنت
فراق ۔۲۵	لمائے	غز	حافظ	بگو

پیر صاحب کی غیرت ایمانی:

پیر محمد کرم شاہ صاحب کے شاگرد رشید مولانا علامہ کریم سلطانی زید مجدہ سناتے ہیں:۔ کہ پیر صاحب اپنے والد ماجد کے انتقال کے کچھ عرصہ بعد مریدین کے ایک گاؤں میں گئے۔ کھانا کھانے کے دوران ایک شخص نے بیان کیا کہ راولپنڈی کے مولوی غلام اللہ خان کا ایک شاگرد چند روز پہلے یہاں تقریر کر گیا ہے۔ اس نے کہا کہ جب نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس دنیا سے رحلت فرما گئے تو آپ کا کیا اختیار باقی رہا؟ اگر میں آپ کے جسد اقدس پر چٹکی لوں تو آپ میرا کیا بگاڑ سکتے ہیں؟ (نعوذ باللہ) اس شخص نے ریکارڈ کی ہوئی تقریر بھی سنا دی، پیر صاحب نے ہاتھ کا لقمہ واپس دسترخوان پر رکھ دیا۔ اور حکم دیا کہ گاؤں کے تمام لوگوں کو جمع کرو۔ لوگ جمع ہو گئے تو آپ نے پورے جلال کے ساتھ خطاب کیا اور فرمایا:

"گاؤں والو! تم کافر ہو گئے ہو اور تمہارے نکاح ٹوٹ گئے ہیں، ایک شخص

۲۵۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری، علامہ: دانش و برہان کی آبرو، مشمولہ اجالوں کا نقیب، مرتبہ عمران حسین چوہدری، ص ۲۳۔ مطبوعہ لاہور مئی ۱۹۹۸ء

تمہارے گاؤں میں آ کر سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخیاں کر تا رہا اور تمہاری غیرت ایمانی بیدار تک نہ ہوئی"۔ ۲۶۔

حضرت مفتی شریف الحق مدظلہ کی دعا:

حضرت سید محمد شاہ دولہا بخاری قدس سرہ جامع مسجد حیدری کھارادر کراچی کے عرس میں ۳۰ اگست ۱۹۹۶ء کو رات پونے بارہ بجے۔ سے ساڑھے بارہ بجے تک مقالہ بصورت تقریر پیش کیا۔

"کرامات اولیاء اور بعد از وصال استمداد"

اس کے بعد مولانا مفتی شریف الحق امجدی مفتی جامعہ اشرفیہ مبارک پور نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا:

"مجھ سے پہلے رئیس القلم مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری تقریر کر رہے تھے، وہ تقریر کے بھی بادشاہ ہیں، تحریر کے بھی بادشاہ ہیں، تدریس کے بھی بادشاہ ہیں اور اللہ تعالیٰ نے چاہا تو روحانیت کے بھی بادشاہ ہوں گے"۔

اللہ تعالیٰ ان کی زبان مبارک کرے۔ آمین! ۲۷۔

ملک التحریر علامہ ارشد القادری کے کلمات تکریم:

علامہ ارشد القادری مکتبہ قادریہ پر تشریف لائے۔ مفتی محمد خان صاحب بھی موجود تھے۔ کہنے لگے۔

"ہندوستان میں جس پاکستانی عالم کی تحریرات کو سب سے زیادہ توجہ اور تحسین سے پڑھا جاتا ہے وہ یہ (شرف صاحب) ہیں، اور میں تو ان کا عاشق ہوں ــــــ ہندوستان میں لوگ جامعہ نظامیہ رضویہ کو آپ کی وجہ سے

۲۶۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری، علامہ: دانش و برہان کی آبرو، مشمولہ اجالوں کا نقیب، ص ۲۶،۲۹ مطبوعہ لاہور مئی ۱۹۹۸ء۔

۲۷۔ قلمی یادداشت، ص ۱۹، محررہ ۳۱ اگست ۱۹۹۶ء مملوکہ علامہ صاحب۔

جانتے ہیں ---"من عقائد اهل السنة" نے آپ کو زندہ جاوید کر دیا ہے"۔ [28]

زینت القراء قاری غلام رسول مدظلہ کا مشاہدہ:

قاری غلام رسول صاحب مدظلہ کے استقبالیہ پر دار القرآن نیو گارڈن ٹاؤن' لاہور میں شرکت کی اور خطاب کیا۔ یکم جون ۱۹۶۳ء کو قاری صاحب نے پہلی مرتبہ ریڈیو پر تلاوت کی' آج ۳۶ سال پورے ہو گئے۔

قاری صاحب نے کہا میں جس ملک بھی گیا ہوں۔ وہاں حدیث فقہ' عقائد کی جو بھی کتاب دیکھی' اس پر ترجمہ' تقدیم یا تقریظ کسی نہ کسی حوالے سے شرف صاحب کا اس کے ساتھ تعلق پایا"۔ [29]

ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی سے ایک ملاقات:

ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی صاحب ۲۳ جولائی ۱۹۹۵ء کو مکتبہ قادریہ داتا دربار تشریف لائے۔ اسلام آباد ایک میٹنگ میں کسی نے دینی مدارس کے عربی میں کام کرنے کے بارے میں پوچھا تو ڈاکٹر ظہور احمد صاحب نے مایوسی کا اظہار کیا۔ پوچھا کہ کوئی کام کر رہا ہے؟ تو انہوں نے آپ (شرف صاحب) کا نام لیا۔

ایک شخص نے پوچھا' آپ کا مسلک کیا ہے؟ تو میں نے کہا' "میرا خاندان بریلوی مسلک سے متعلق ہے" اس نے کہا "یہ تو نالائق اور جاہل لوگ ہیں"۔ میں نے کہا' "میں نے غور و فکر کے بعد یہ مسلک اختیار کیا ہے۔ بے علم ہونے سے یہ کب لازم ہے کہ ان کا عقیدہ بھی غلط ہو۔ اتقوا فراسة المؤمن' حدیث ہے' نور فراست تحریک پاکستان اور تحریک

۲۸۔ قلمی یادداشت' ص ۳۲' محررہ ۱۹ دسمبر ۱۹۹۷ء' مملوکہ علامہ صاحب

۲۹۔ قلمی یادداشت' ص ۳۹' محررہ ۳۱ مئی ۱۹۹۸ء مملوکہ علامہ شرف صاحب۔

سوشلزم کے موقع پر انہی بے علم لوگوں میں پایا گیا۔ عرب میں پڑھے لکھے کم تھے"۔ حفیظ صاحب نے کہا' "اعلیٰ حضرت نے نعت میں وہابیوں کو مخاطب کیا ہے' نعت میں ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ میں نے عرض کیا' "حضرت حسان نے ابوسفیان کو مخاطب کیا' نعت میں صحابہ کا تتبع ہونا چاہیے۔ [30]

اللہ تعالیٰ اپنی راہ میں خرچ کی توفیق دے:

غالباً" ۱۹۶۳ء کی بات ہے کہ حضرت مولانا محمد اللہ بخش رحمہ اللہ تعالیٰ مہتمم جامعہ مظفریہ شمسیہ واں بھچراں نے اپنی شادی میں شرکت کی دعوت دی۔ راقم نے حضرت مولانا فضل حق بندیالوی مدظلہ العالی سے دس روپے قرض لئے' علامہ غلام رسول سعیدی اور علامہ عطا محمد قادری کے ہمراہ میانوالی جاکر شادی میں شرکت کی اور دس روپے حضرت علامہ کی خدمت میں بطور نذر پیش کر دیے۔

روز مرہ کی ضروریات کے لئے مولانا عطا محمد قادری سے بھی دس روپے قرض لئے ہوئے تھے۔ ایک دکاندار سے چینی اور چائے کی پتی قرض لیتا رہا تھا۔ اس کے بھی سات آٹھ روپے ادا کرنے تھے۔ ایک دن اس دوکاندار کے پاس بیٹھا ہوا تھا' اس کا نام حسن تھا۔ ایک دوسرے دوکاندار نے بطور تذکرہ بیان کیا کہ میں نے زکوٰۃ فنڈ میں دینے کے لئے کچھ کپڑے نکالے ہوئے ہیں۔ میرے دل میں خیال آیا کہ یہ مجھے زکوٰۃ دے دے تو قرض ادا ہو سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال تھا۔ ضمیر نے ملامت کی کہ اگر خواہش ہی کرنی ہے تو یہ خواہش کیوں نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ مجھے توفیق عطا فرمائے تو میں دوسروں کو زکوٰۃ دوں۔ یہ آرزو کیوں کرتے ہو کہ دوسرے لوگ مجھے زکوٰۃ دیں۔ یہ سوچ بچار چند لمحوں میں اندر ہی اندر ہو گئی' کوئی بات زبان پر نہیں آئی۔

۳۰۔ قلمی یادداشت' ص ۱۲' محررہ ۲۳ جولائی ۱۹۹۵ء مملوکہ علامہ اشرف صاحب

تھوڑی دیر کے بعد ڈاکیا آیا اور دس روپے مجھے دے گیا جو والد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے لاہور سے بھیجے تھے۔ میں نے سب سے پہلے حضرت مولانا فضل حق بندیالوی مدظلہ العالی کی خدمت میں پیش کئے جو انہوں نے قبول نہیں کیے' پھر مولانا عطا محمد قادری کو پیش کیے انہوں نے بھی نہیں لئے۔ دوکاندار کو دیئے اس نے بھی نہیں لئے اس طرح وہ دس روپے میرے پاس بچ گئے۔ علامہ سعیدی صاحب کو بتایا تو انہوں نے کہا کہ مجھے دو میں بھی مولانا فضل حق صاحب کو دکھا کر آتا ہوں۔ چنانچہ وہ لے گئے۔ حضرت نے ان سے بھی قبول نہیں کیے۔

میں نے غور کیا کہ ایسا کیوں ہوا؟؟ تو مجھے یہی بات سمجھ آئی کہ یہ اسی سوچ کی برکت ہے کہ یہ سوچنے کی بجائے کہ کوئی مجھے زکوٰۃ دے' یہ دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے توفیق دے کہ میں دوسروں کو زکوٰۃ دوں۔ اس سے سبق یہ ملا کہ سوچ اچھی رکھنی چاہیے' اور اس کے بھی فوائد ہیں۔

سجدہ صرف اللہ تعالیٰ کو کیجئے:

غالباً ۱۹۹۰ء کی بات ہے کہ ایک صاحب نے مجھے دعوت دی کہ ہمارے بزرگ کا عرس ہے۔ تم بھی اس میں شریک ہونا۔ میں نے وعدہ کر لیا۔ اور حسب وعدہ پہنچ گیا۔ دیکھا کہ وہاں سازوں کے ساتھ قوالی ہو رہی ہے۔ میں مزار شریف کے پاس جا بیٹھا اور ایصال ثواب کیا۔ کچھ دیر بعد وہ قوالی سے فارغ ہو گئے۔ کیا دیکھتا ہوں کہ سفید اور خشخشی داڑھی والے شاہ صاحب بیٹھے ہیں۔ ایک لڑکا آ کر ان سے ملا اور ان کے سامنے سجدہ ریز ہو گیا۔ چند لمحوں بعد کیا دیکھتا ہوں کہ وہ لڑکا شاہ صاحب کے پیچھے جا کر سجدہ کر رہا ہے۔ میں نے اشارے سے اس لڑکے کو بلایا اور سمجھایا کہ سجدہ صرف اللہ تعالیٰ کو کرنا چاہیے' کسی مخلوق کو سجدہ کرنا جائز نہیں ہے۔

ختم شریف کی باری آئی تو مجھے کہا گیا کہ حلیم کی دیگ کے پاس کھڑے ہو کر ختم پڑھیں

جہاں نان بھی رکھے ہوئے ہیں۔ حالانکہ جہاں بیٹھے ہوئے تھے' وہاں بھی ختم پڑھا جا سکتا تھا۔ تاہم میں نے ختم پڑھنے کے بعد دعا مانگنے سے پہلے کہا کہ ایک حدیث شریف سن لیں اور وہ یہ کہ ایک صحابی کہیں سفر پر گئے واپسی پر سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے

"حضور! میں نے دیکھا کہ فلاں جگہ کے لوگ اپنے بڑے کو سجدہ کرتے ہیں۔ آپ سب سے زیادہ اس امر کا حق رکھتے ہیں کہ آپ کو سجدہ کیا جائے۔"

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"کیا تم میری قبر کے پاس سے گزرو گے تو اسے سجدہ کرو گے؟"

انہوں نے عرض کیا: "نہیں" --- فرمایا "اب بھی سجدہ نہ کرو" ------ جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آپ کی حیات طیبہ میں اور بعد از وصال سجدہ کرنا جائز نہیں تو کسی دوسرے کے لئے کب جائز ہو گا؟؟

یہ سنتے ہی شاہ صاحب جلال کے عالم میں آگے بڑھے اور کہنے لگے "یہ بھی ختم شریف میں شامل ہے؟" میں خاموش رہا کہ جو کچھ میں کہنا چاہتا تھا کہہ چکا ہوں۔ جن صاحب نے مجھے بلایا تھا وہ کہنے لگے کہ اختلافی بات نہ کریں! میں نے کہا "جناب! آپ کمال کرتے ہیں میں کسی عالم کا قول تو بیان نہیں کر رہا۔ میں تو سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث شریف بغیر کسی اضافے اور تبصرے کے سنا رہا ہوں"۔ اس کے بعد دعا کی گئی اور میں کچھ کھائے بغیر واپس آ گیا۔ کسی نے رسمی طور پر بھی تو نہیں کہا کہ کھانا کھا کر جاؤ۔ یوں بھی قبرستان میں بیٹھ کر کھانا کھانے پر طبیعت مائل نہ ہوتی۔

حضرت داتا صاحب کی مجلس مذاکرہ میں مقالہ:

ماہ محرم الحرام ۱۴۱۶ھ / ۱۹۹۵ء میں محکمہ اوقاف' لاہور کی طرف سے مجھے دعوت نامہ ملا کہ سید الاصفیاء حضرت داتا گنج بخش قدس سرہ کے عرس کے موقع پر منعقد ہونے والے

مذاکرہ کے لئے ایک مقالہ لکھیں۔ جس کا عنوان ہے۔

"اولین کتب تصوف میں کشف المحجوب کا مقام"

اس سلسلے میں ضروری مواد کی تلاش اور حاصل کرنے میں خاصی دشواری پیش آئی۔ تاہم ایک ماہ کی تگ و دو کے بعد مجھے مقالہ لکھنے میں کامیابی ہو گئی۔

ایک جگہ مقام کی مناسبت سے میں نے یہ لکھ دیا کہ حضرت داتا صاحب کے مزار شریف پر بعض لوگ سجدہ کرتے ہیں۔ بعض رکوع کی حد تک جھک کر سلام کرتے ہیں' نیز مسجد میں جماعت کھڑی ہو جاتی ہے اور کچھ لوگ مزار شریف کے ساتھ چمٹ کر کھڑے رہتے ہیں۔ یہ ناجائز ہے اور محکمہ اوقاف کی ذمہ داری ہے کہ لوگوں کو ان حرکتوں سے منع کرے۔

۱۴ جولائی ۱۹۹۵ء کو میں مجلس مذاکرہ میں پہنچ گیا۔ وہاں محکمہ اوقاف کے سیکرٹری اور دربار داتا صاحب کے ایڈمنسٹریٹر' خطیب صاحب اور دیگر حضرات موجود تھے۔ مغرب کے بعد مجلس مذاکرہ کا آغاز ہوا۔ تلاوت کے بعد ایک پارٹی نے نعت شریف پڑھی۔ چونکہ ان پر نوٹ برس رہے تھے اس لئے انہوں نے خوب دل جمعی سے نعت پڑھی۔

حضرت علامہ مقصود احمد صاحب خطیب مسجد داتا صاحب نے ڈاکٹر ظہور احمد اظہر پروفیسر غلام سرور رانا اور راقم الحروف کو کہا کہ آپ کو مقالہ پڑھنے کے لئے دس دس منٹ کا وقت دیا جائے گا۔

ادھر نعت خواں پارٹی نے پھر درود شریف پڑھنا شروع کر دیا

صلی اللہ علیک وسلم یا رسول اللہ
وعلی آلک و اصحابک یا حبیب اللہ

خطیب صاحب نے پوچھا کہ اب یہ کیا پڑھنے لگے ہیں؟ بتایا گیا کہ داتا صاحب کی منقبت پڑھیں گے۔ اب منقبت کو کون روکتا؟ البتہ مقالہ نگاروں کو خوشخبری سنائی گئی کہ آپ کو پانچ پانچ منٹ ملیں گے۔

ادھر محکمہ اوقاف کی طرف سے چھپے ہوئے مقالات تقسیم کئے گئے جو اس سال لکھے گئے تھے۔ میں نے اپنا مقالہ دیکھا تو اس میں سے مزار شریف پر سجدہ کرنے والوں سے متعلق سطور کاٹ دی گئی تھیں۔ جب مجھے مقالہ پڑھنے کے لئے وقت دیا گیا تو میں نے مائیک پر کھڑے ہو کر کہا:

"حضرات! وقت اتنا کم ہے کہ اس میں مقالہ پڑھ کر سنایا نہیں جاسکتا۔ پھر مقالات شائع کر کے محکمہ اوقاف کی طرف سے تقسیم کر دیئے گئے' جو آپ ملاحظہ فرمالیں گے۔ البتہ دو تین منٹ میں چند ضروری باتیں آپ کے سامنے بیان کرتا ہوں"

اور وہ باتیں جو مقالے سے حذف کر دی گئی تھیں وہ مائیک پر زبانی بیان کر دیں۔

اس جسارت کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کے بعد مجھے کبھی مجلس مذاکرہ میں مدعو نہیں کیا گیا۔

خیر میں کون ہوتا ہوں اعتراض کرنے والا؟ تاہم اتنا تو عرض کر ہی سکتا ہوں کہ اگر آپ نے مجلس مذاکرہ کو محفل نعت ہی بنانا ہو تو مقالہ نگاروں سے مقالات لکھوانے کی ضرورت ہی کیا ہے؟

اگلے سال ۱۴۱۷ھ / ۱۹۹۶ء کی مجلس مذاکرہ میں تو مجھے دعوت نہیں دی گئی' البتہ عرس شریف کے پروگرام میں دعوت دی گئی۔ میں حسب معمول اسٹیج پر حاضر ہوا۔ جب کافی دیر تک مجھے تقریر کے لئے نہیں بلایا گیا تو میں نے دعوت نامہ کھول کر دیکھا تو یہ راز کھلا کہ میرا نام مقررین میں نہیں بلکہ مہمانان خصوصی میں لکھا ہوا ہے۔ میں اسی وقت اٹھ کر چلا آیا۔

اس کے بعد بھی یہی سلسلہ جاری ہے۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہم عوام الناس کے مزاج کے موافق مسائل تو خوب لہک لہک کر سناسکتے ہیں اور جو مسائل ان کے مزاج سے میل نہ کھاتے ہوں' ان کا بیان کرنا ہم دوسروں کے لئے چھوڑ دیتے ہیں۔ آخر اصلاح ہو گی تو کیسے؟

کیا آپ کی تصویر ٹی وی پر نہ دکھاؤں؟

ہمارے ہاں فوٹو بنانے اور بنوانے کا رجحان بہت بڑھ چکا ہے۔ یہاں تک کہ ختم قرآن پاک اور ختم بخاری شریف ایسی تقریبات میں علماء اور مشائخ کی موجودگی میں آزادانہ تصویریں اور فلمیں بنائی جاتی ہیں۔ حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تصویر بنانے والوں کے بارے میں سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے۔ بلکہ یہاں تک ارشاد ہے۔

لعن اللہ المصورین

"اللہ تعالیٰ تصویر بنانے والوں پر لعنت فرمائے"

۲۹ دسمبر ۱۹۹۳ء کو بینکویٹ ہال' غوث الاعظم روڈ' گلبرگ میں حضرت ڈاکٹر سید مظاہر اشرف مدظلہ نے اپنی کتاب "صراط الطالبین فی طریق الحق والدین" کی تقریب رونمائی کی۔ جس میں ریٹائرڈ جسٹس سید نسیم حسن شاہ کے علاوہ علماء کرام بھی تشریف فرما تھے۔ مجھے اظہار خیال کی دعوت دی گئی میں جب مائیک پر آیا تو فوٹو گرافر کو کہا کہ میری تصویر نہ بنائیں۔

جب پروگرام ختم ہوا اور میں اسٹیج سے نیچے اترنے لگا تو ایک شخص میرے پاس آکر کہنے لگا کہ

"میرا تعلق پاکستان ٹیلی ویژن سے ہے۔ آپ نے تصویر لینے سے منع کیا تھا کیا آپ کی تصویر ٹی وی پر نہ دکھاؤں؟"

میں نے کہا کہ "ہاں بالکل نہ دکھائیں"

شاید اس کا خیال ہو گا کہ لوگ تو جتن کرتے ہیں کہ ان کی تصویر ٹی وی پر دکھائی جائے اور جس کی تصویر ٹی وی پر آجائے اسے مبارکبادیں دی جاتی ہیں۔ اس لئے میں کہوں گا کہ میری تصویر ٹی وی پر ضرور دکھائیں اگر میں ایسا کہتا تو یہ دو غلا پن کی بری مثال ہوتی"۔

امداد الٰہی (۱):

عرصہ ہوا میں اپنی بڑی ہمشیرہ سے ملنے ان کے گاؤں جانا چاہتا تھا۔ پیر محل سے سندھیلیانوالی جانے والی سڑک پر چک نمبر ۲۵ کی پلی پر اتر کر آگے تین میل پیدل راستہ تھا۔ لیکن جب میں اس پلی کے پاس پہنچا تو عشاء کا وقت ہو چکا تھا۔ اندھیرا اتنا گہرا تھا کہ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہ دیتا تھا۔ مجھے تشویش ہوئی کہ اس اندھیرے میں تین میل کا فاصلہ کس طرح طے کروں گا؟ راستے میں دیہاتوں کے کتے خلاصی نہیں کریں گے۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا مانگی کہ مولا! تو امداد فرما' اس وقت تو نہ کوئی سواری ملے گی اور نہ ساتھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں فریاد کی' حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روحانیت سے امداد کی درخواست کی' وہ قبولیت کی گھڑی تھی یا دل کی گہرائی سے مانگی ہوئی دعا کی برکت تھی کہ جب میں بس سے اتر کر سڑک کی دوسری جانب گیا تو مجھے گھپ اندھیرے میں یوں محسوس ہوا کہ کوئی پیچھے آرہا ہے۔

میں نے پوچھا کہ "بھئی آپ کون ہیں؟ اور کہاں جا رہے ہیں؟" انہوں نے کہا کہ "ہم چک نمبر ۲۸ جا رہے ہیں" میں نے کہا کہ "میں نے بھی وہیں جانا ہے' مجھے بھی ساتھ لے چلو" وہ مجھے ساتھ لے گئے اور میرے بہنوئی کے دروازے تک پہنچا کر اپنے گھر گئے۔

اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوبین کی امداد (۲):

اسی طرح ایک دفعہ اوکاڑہ دیپالپور روڈ پر مغرب کے بعد تنہا جا رہا تھا۔ تین میل کچی سڑک پر پار چک نمبر ۵۰ پہنچنا تھا۔ اندھیرا لمحہ بہ لمحہ بڑھتا جا رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی' سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں استغاثہ کیا۔ اتنے میں ایک نوجوان لڑکے نے میرے پاس آکر سائیکل روک دی اور کہنے لگا "کہاں جانا ہے؟" بتایا کہ "چک نمبر ۵۰ جانا ہے"۔ اس نے مجھے کہا "سائیکل پر بیٹھ

جائیں"۔ اور چک نمبر ۵۰ کے پاس اتار کر آگے چلا گیا۔ اسی راستے پر اس سے پہلے اور اس کے بعد بھی بارہا آنے جانے کا اتفاق ہوا مگر کبھی بھی کسی نے ایسی مہربانی نہیں کی۔

ذلک فضل الله یؤتیه من یشاء والحمد لله تعالیٰ اولا و آخرا

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ عنایت:

۱۳ جنوری ۱۹۷۴ء ---- آج مولانا اول شاہ صاحب نے بتایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ تمہارے اوپر دھاگوں کا جال پڑا ہوا ہے۔ اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہاری طرف تشریف لا رہے ہیں۔ جوں جوں قریب تشریف لاتے گئے، جال سکڑتا رہا، یہاں تک کہ ایک رسی کی طرح رہ گیا۔

ان دنوں میری اہلیہ محترمہ اتنی بیمار تھیں کہ خود اٹھ کر چل پھر بھی نہ سکتی تھیں۔ اس واقعہ کے بعد بیماری میں افاقہ ہونے لگا۔ آہستہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نگاہ عنایت سے تندرست ہو گئیں۔ **فالحمد لله تعالیٰ علی ذلک۔**

حضرت داتا گنج بخش کا کتبہ مزار:

یکم اپریل ۱۹۹۶ء کو حضرت علامہ مقصود احمد مدظلہ خطیب جامع مسجد حضرت داتا گنج بخش نے ٹیلی فون کیا اور کہنے لگے

"آپ کو داتا صاحب نے بلایا ہے"۔

میں نے پوچھا "کس لئے؟"

تو انہوں نے کہا "آنے پر پتہ چلے گا"۔ دوسرے دن حضرت داتا صاحب کے مؤذن مجھے دربار شریف کے ایڈمنسٹریٹر جناب سید فاروق شاہ صاحب کے کمرے میں لے گئے۔ انہوں نے بتایا:

"کہ داتا صاحب کے مزار شریف کا کتبہ بہت پرانا ہو چکا ہے، ہم چاہتے ہیں کہ نیا کتبہ لگایا جائے۔ اس سلسلے میں کتبہ پر لکھی ہوئی عبارت پر نظر ثانی کرنا ضروری ہے کیونکہ اس میں کچھ غلطیاں ہیں"۔

اتنے میں ڈاکٹر محمد افضل ربانی نے جو اس وقت ڈائریکٹر مذہبی امور محکمہ اوقاف تھے، آ گئے۔ انہوں نے کچھ عبارت لکھی ہوئی تھی۔ میں نے بھی عبارت لکھ کر ایڈمنسٹریٹر صاحب کو پیش کر دی۔

چند دنوں بعد ۱۳ اپریل ۱۹۹۶ء کو جامعہ نعیمیہ، لاہور میں ڈاکٹر ظہور احمد صاحب سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا

"قادری صاحب! میں نے آپ کی لکھی ہوئی عبارت پر دستخط کر دیئے تھے"

چنانچہ وہی عبارت حضرت داتا صاحب کے کتبہ مزار پر کندہ ہے۔ **فالحمد الله تعالیٰ علی ذلک**

مدینہ منورہ میں سلام رضا:

۱۵ جون ۱۹۹۳ء ---- مدینہ طیبہ میں جناب شیخ محمد عارف مدنی مدظلہ العالی (مجلس رضا، لاہور کے پہلے صدر) نے فرمائش کی کہ امام احمد رضا بریلوی کا پورا سلام

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

ریکارڈ کرا دو، تاکہ میں وقتاً فوقتاً سنتا رہوں۔ میں نے اس بات کو غنیمت جانا کہ میں تو پاکستان چلا جاؤں گا اور میری آواز میں سلام مدینہ طیبہ، سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوتا رہے گا۔ چنانچہ پورا سلام تحت اللفظ ریکارڈ کرایا۔ [۳۱]

۳۱۔ قلمی یادداشت ص ۶۷ تا ۸۷ مملوکہ علامہ شرف صاحب

محمد طفیل ایڈیٹر "نقوش" لاہور:

"نقوش" لاہور کے ایڈیٹر محمد طفیل اردو بازار میں پیسہ اخبار کے قریب اپنے دفتر میں بیٹھتے تھے۔ بڑے نستعلیق' وضع دار اور خوش اخلاق۔ جب ملاقات ہوتی' چائے پانی سے ضرور تواضع کرتے۔ گفتگو بڑے شائستہ اور دھیمے انداز میں کرتے۔ میری ان سے ملاقات جناب محمد عالم مختار حق مدظلہ کے توسط سے ہوئی۔ وہ "نقوش" میں پروف ریڈنگ کا کام کرتے تھے۔

طفیل صاحب جرائد کی دنیا میں ہمیشہ یاد رکھے جائیں گے۔ انہوں نے یہ روایت اپنائی تھی کہ ہر شمارہ خصوصی نمبر ہو گا اور سینکڑوں صفحات پر مشتمل۔ بعض شمارے تو کئی کئی جلدوں پر مشتمل ہوتے تھے۔ رسول نمبر کی تیرہ ضخیم جلدیں شائع کیں۔ ان کا ارادہ یہ تھا کہ قرآن پاک پر بھی اتنی ہی جلدیں شائع کریں گے۔ بلکہ ان کا پروگرام تو یہ بھی تھا کہ مصحف عثمانی' وہ قرآن پاک جس کی تلاوت کرتے ہوئے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوئے تھے' حاصل کر کے اس کا فوٹو شائع کیا جائے۔

"نقوش" رسول نمبر کی ابتدائی جلدوں میں راقم کے دو مقالے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سیرت نگاروں کے حوالے سے شائع ہوئے تھے:

☆ حضرت قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ' صاحب شفا شریف

☆ علامہ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی رحمہما اللہ تعالیٰ

محمد طفیل صاحب کا طریقہ یہ تھا کہ فہرست میں صرف مقالات کے نام درج کرتے تھے۔ مقالہ نگاروں کے نام درج نہیں کرتے تھے۔ البتہ جہاں سے مقالہ شروع ہوتا وہاں مقالہ نگار کا نام درج کر دیتے تھے۔

جس جلد میں راقم کا مقالہ شائع ہوا' اسے شائع ہوئے چند دن گزرے تھے کہ اردو بازار میں نعمانی کتب خانہ کے مالک مولوی محمد بشیر (اہل حدیث) ملے۔ کہنے لگے۔

"شرف صاحب آپ کو مبارک ہو" --- پوچھا'

"کس بات کی؟" --- کہنے لگے۔

"آپ کا مضمون ایک بہت بڑی کتاب میں شائع ہوا ہے" --- پوچھا۔

"کس کتاب میں؟ ---- کہنے لگے "نقوش" میں"۔

مجھے ان کی باخبری پر تعجب ہوا کہ "نقوش" کی وہ جلد چند روز پہلے چھپ کر مارکیٹ میں آئی ہے اور اس کی فہرست میں مقالہ نگار کا نام بھی نہیں ہے' اس کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے پوری جلد کھنگال ڈالی ہے۔

وہی جلد جب دوبارہ چھپنے لگی تو محمد طفیل صاحب نے مجھے پیغام بھیج کر بلایا اور کہنے لگے کہ

"آپ کے مقالے کے بارے میں تین چار افراد نے مجھے شکایت کی ہے کہ یہ آپ نے کیا شائع کر دیا ہے؟ میں نے یہ کاپی روک رکھی ہے' آپ اس میں تبدیلی کر دیں"۔

ہوا یہ کہ علامہ نبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ پر جو مقالہ راقم نے لکھا تھا اس میں ابن تیمیہ' ابن قیم' ابن عبدالوہاب نجدی' محمد عبدہ' رشید رضا' مدیر المنار اور جمال الدین افغانی کے بارے میں علامہ نبہانی کے تاثرات نقل کر دیئے تھے جو کچھ لوگوں کو پسند نہ آئے تو انہوں نے محمد طفیل صاحب سے شکایت کی' اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ دوسرے لوگ کتنے باخبر اور فعال ہیں۔ نہ صرف چھپنے والے لٹریچر پر نظر رکھتے ہیں بلکہ اس کے لکھنے اور شائع کرنے والے سے رابطہ کر کے تبدیلی کا مطالبہ بھی کرتے ہیں۔

میں نے انہیں دو صفحے کا نیا مضمون لکھ دیا جو انہوں نے دوسری جلد میں شائع کر دیا۔ پہلا اور دوسرا مضمون' دونوں "برکات آل رسول" اور "شواہد الحق" کی ابتداء میں شائع کر دیئے گئے ہیں۔

ایک دفعہ انہوں نے مجھے یاد کیا اور فرمائش یہ کی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہونے والے ۱۲۹ وفود کا تذکرہ سیرت ابن ہشام میں کیا گیا ہے' اس سے
کا ترجمہ کر دیجئے۔ میں نے ترجمہ کیا اور ان سے دریافت کیا کہ "سیرت طیبہ کی دوسری
کتابوں کے حوالے سے مزید وفود کا تذکرہ کر دیا جائے تو کیسا رہے؟" انہوں نے کہا "بہتر
رہے گا"۔۔۔ راقم نے چھپن مزید وفود کا تذکرہ لکھ دیا جو نقوش میں چھپا۔ ان ۷۲ وفود کا
تذکرہ راقم کی تصنیف "مقالات سیرت طیبہ" میں بھی چھپ چکا ہے۔

پھر ایک دن ان کا دلچسپ دعوت نامہ موصول ہوا' جس میں انہوں نے لکھا تھا:

"۲۲ اپریل ۱۹۸۴ء کو تشریف لائیں اور مجھے خدا کی بارگاہ میں سجدہ ریز
دیکھیں کہ جل شانہ نے مجھے ایک خوشی کا موقع عنایت فرمایا ہے۔۔۔

اس دن میرے بیٹے پرویز طفیل کی دعوت ولیمہ ہے' جس میں آپ کی
شرکت میرے ایک مہربان دوست کی حیثیت سے ضروری ہے۔ تاکہ کتاب
دل میں آپ کے ایک اور احسان کا اندراج ہو۔

آپ کو یاد کرنے والا' آپ کا ایک دیرینہ دوست محمد طفیل کہ جو رسالہ
"نقوش" کا ایڈیٹر ہے۔ اور ۲۳۹۔ اے۔ نیو مسلم ٹاؤن لاہور میں قیام پذیر
ہے"۔

یہ طرح دار اور پرکشش دعوت نامہ پڑھ کر میں نیو مسلم ٹاؤن پہنچ گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ دور
دراز تک ٹینٹ لگے ہوئے ہیں' جن کے اندر سے روشنی اور بینڈ کی آواز آ رہی ہے۔ محمد
طفیل صاحب گیٹ پر کھڑے ہوئے حسب سابق خوش اخلاقی سے ملے اور اندر اشارہ کرتے
ہوئے کہنے لگے "تشریف لایئے"۔۔۔ میں شاید اپنے خیالوں کی رو کے ساتھ چلتا ہوا چند گز
پنڈال کے اندر گیا ہوں گا کہ اچانک میری نظر گردوپیش پر پڑی۔ میں پریشان ہو گیا کہ میں
کہاں آ گیا ہوں؟ بیگمات زرق برق لباس پہنے' ننگے منہ اور ننگے سر بات چیت اور ہنسی مزاح
میں مصروف تھیں اور تیز لائٹ میں ان کی مووی بن رہی تھی۔

میں نے عافیت اسی میں جانی کہ دور ایک کونے میں جا کر بیٹھ گیا اور آس پاس طائرانہ

نظر ڈالی کہ ممکن ہے کوئی شناسا نظر آ جائے' لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ میں نے سوچا کہ طفیل
صاحب نے تو دعوت نامے میں لکھا تھا کہ "مجھے خدا کی بارگاہ میں سجدہ ریز دیکھیں"۔۔۔ یہ
کیسی سجدہ ریزی ہے؟ جلد ہی میں اس نتیجے پر پہنچا کہ واپس چلنا چاہیے' چنانچہ میں اٹھ کر
واپس آ گیا۔

ایک دو روز بعد محمد عالم مختار حق صاحب ملے تو میں نے انہیں یہ واقعہ بیان کیا۔ چند
دنوں کے بعد وہ دوبارہ ملے تو کہنے لگے کہ:

"میں نے طفیل صاحب سے تمہارے تاثرات کا ذکر کیا تھا تو وہ کہنے
لگے "کیا انہوں نے مجھے بھی مولوی سمجھ لیا تھا!""

تب مجھ پر یہ حقیقت منکشف ہوئی کہ تمام تر قربتوں کے باوجود مسٹر کا مولوی سے
ذہنی فاصلہ ختم نہیں ہو سکتا اور یہ کہ مولوی اور مسٹر کے "سجدہ ریز" ہونے کے الگ الگ
انداز ہیں۔

طفیل صاحب کی خوبی یہ تھی کہ میرے ایک دو مقالے "نقوش" رسول نمبر کی ایک
جلد میں شائع ہوئے۔ انہوں نے صرف وہی جلد نہیں بلکہ دوسری جلدیں بھی بغیر طلب کئے
بھجوا دیں۔ ان کا ایک مکتوب ملاحظہ ہو:

"برادرم شرف صاحب!

تین نئے نمبر حاضر کر رہا ہوں۔ شمارہ کا نمبر فائل دیکھ کر بتاؤں گا فائل
گھر پر ہے!۔۔۔ انشاء اللہ قرآن نمبر پر بھی باہم مشورے ہوں گے۔

محمد طفیل۔۳۲

۳۔ انجمن الغفران کی تدوین و اشاعت:

ڈاکٹر محمد مبارز ملک (پروفیسر شعبہ عربی پنجاب یونیورسٹی' لاہور) ۱۹۸۹ء میں وزٹنگ

۳۲۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری' علامہ: قلمی ڈائری ص ۸۹ تا ۹۸' غیر مطبوعہ

پروفیسر کے طور پر علوم اسلامیہ کے مرکز جامعہ ازہر شریف' قاہرہ گئے تو راقم نے انہیں علماء محققین کو تحفہ کے طور پر پیش کرنے کے لئے امام اکبر مجدد محمد احمد رضا خاں رحمہ اللہ تعالیٰ کی کچھ عربی تصانیف دیں۔ ڈاکٹر صاحب فاضل محقق سید حازم محمد احمد المحفوظ کے پاس بطور مہمان مقیم رہے۔ اور انہیں کچھ کتابیں بطور ہدیہ پیش کیں۔ یہیں سے شیخ سید حازم محمد احمد نے امام اکبر مجدد محمد احمد رضا خاں رحمہ اللہ تعالیٰ کے کچھ عربی اشعار دیکھے۔ اور ابتدائی تعارف ہوا۔

پھر اللہ تعالیٰ کی مشیت سے فاضل محقق سید حازم محمد احمد ۱۹۹۵ء میں بحیثیت وزٹنگ پروفیسر شعبہ عربی' پنجاب یونیورسٹی' لاہور پاکستان تشریف لائے تو انہیں معلوم ہوا کہ ابھی تک امام اکبر مجدد محمد احمد رضا خاں کا عربی دیوان کسی نے جمع نہیں کیا' تو اس دیوان کی ترتیب و تدوین پر کمربستہ ہو گئے۔ ان کی کوشش اور کاوش کا نتیجہ بصورت بساتین الغفران حضرات قارئین کرام کے سامنے ہے۔ راقم نے اس کی تصحیح اور تحقیق اور طباعت پر تقریباً" دو سال کا طویل عرصہ صرف کیا۔ اس کے باوجود طباعت کی اغلاط سے محفوظ ہونے کی ضمانت نہیں دی جا سکتی۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو آئندہ ایڈیشن میں (بشرط اطلاع) ان اغلاط کی اصلاح کر دی جائے گی۔ ۳۳

سعودی علماء سے اجتماعی مذاکرات کا پروگرام:

۱۱ شوال ۱۴۰۷ھ / ۱۹۸۷ء کا واقعہ ہے کہ مجاہد ملت مولانا محمد عبدالستار خاں نیازی مدظلہ نے مجھے فون کر کے ساتھ چلنے کو کہا۔ لوہاری دروازے سے مجھے اپنی گاڑی پر بٹھا کر ماڈل ٹاؤن پیر اعجاز احمد ہاشمی صاحب کی کوٹھی پر لے گئے۔ وہاں مولانا شاہ احمد نورانی مدظلہ' پیر برکات احمد رحمہ اللہ تعالیٰ اور پیر اعجاز احمد ہاشمی تشریف فرما تھے۔

میٹنگ میں بتایا گیا کہ انگلینڈ میں ہمارے احباب نے وہاں آئے ہوئے سعودی عرب

۳۳۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری' علامہ: بساتین الغفران' ص ۷' مطبوعہ لاہور ۱۴۱۹ھ / ۱۹۹۸ء

کے شاہ کے سیکرٹری سے رابطہ کر کے انہیں شکایت کی کہ سعودی عرب میں ہم پر ناروا سختیاں کی جاتی ہیں۔ ہمارے ترجمہ قرآن پاک کنز الایمان پر پابندی ہے۔ سیکرٹری نے کہا کہ آپ کے علماء سعودی عرب آکر ہمارے علماء سے تبادلہ خیال کریں اور انہیں حقیقت حال سے آگاہ کریں۔ اس لئے ہمارا پروگرام ہے کہ پاکستان' ہندوستان اور بنگلہ دیش کے (یعنی برصغیر) علماء پر مشتمل ایک بورڈ تشکیل دیا جائے جو سعودی عرب جا کر وہاں کے علماء سے گفتگو کرے۔ اس وفد میں مولانا شاہ احمد نورانی اور دیگر علماء کے علاوہ تم بھی شامل ہو گے۔

میں نے عرض کیا کہ زبانی طور پر لمبی چوڑی گفتگو نہیں ہو سکتی۔ لہذا بہتر یہ ہے کہ چند موضوعات منتخب کر کے مختلف علماء میں تقسیم کر دیئے جائیں۔ وہ ان موضوعات پر عربی زبان میں حاصل مطالعہ قلمبند کر لیں۔ یہ تحریرات سعودی علماء کو پیش کر دی جائیں وہ ان کا مطالعہ کر لیں۔ اس کے بعد اگر ضرورت ہو تو زبانی گفتگو کر لی جائے۔

میں نے دو موضوعات اپنے ذمہ لئے:

۱۔ علم غیب' ۲۔ توسل

دو اڑھائی ماہ کی محنت کے بعد میں نے دو مقالے تحریر کر لئے۔

۱۔ مدینۃ العلم (صلی اللہ علیہ وسلم)

۲۔ حول بحث التوسل

قیادت کی طرف سے ایسی خاموشی چھائی کہ صدائے برنخاست! چھ ماہ بعد مجاہد ملت سے ملاقات ہوئی تو میں نے دریافت کیا کہ اس وفد کا کیا بنا؟ ۔۔۔ انہوں نے فرمایا۔

"سعودیہ میں حج کے موقع پر گڑبڑ میں ایران کے چار پانچ سو آدمی مارے گئے تھے۔ اس کی وجہ سے پروگرام ملتوی ہو گیا"

مجھے ایک تو اس بنا پر افسوس ہوا کہ نیازی صاحب کی ایک میٹنگ کی بنا پر میں نے دو اڑھائی ماہ صرف کر دیئے اور انہوں نے دوبارہ اطلاع دینے کی ضرورت بھی محسوس نہ کی۔ اگرچہ بحمدہ تعالیٰ میری یہ محنت ضائع نہیں گئی۔ مکتبہ قادریہ کی طرف سے پہلے یہ دونوں رسالے عربی

زبان میں چھپ گئے تھے' پھر انہیں راقم کی کتاب "من عقائد اهل السنة" میں شامل کر دیا گیا۔ نیز اردو ترجمہ کے ساتھ یہ رسالے رضا اکیڈمی' لاہور نے بھی شائع کر دیئے۔

افسوس کی دوسری وجہ یہ تھی کہ ایک اہم معاملے پر اگر پیش قدمی کی ہی گئی تھی اور ایک حادثے کی بنا پر اس کے راستے میں رکاوٹ آگئی تھی تو دوبارہ رابطہ بھی کیا جاسکتا تھا جس کی آج تک نوبت نہ آسکی۔ ایک کارکن کی اس سے بڑی حوصلہ شکنی کیا ہو سکتی ہے؟ ۳۴

غالباً" ۱۹۸۰ء میں پروفیسر طاہر القادری جامعہ نظامیہ رضویہ میں آئے۔ ان کے ساتھ ملک فیض الحسن بھی تھے۔ حضرت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی مدظلہ کے کمرے میں ملاقات ہوئی کہنے لگے۔

"ہمیں جامعہ منہاج القرآن کے لئے مدرس کی ضرورت ہے اور ہم شرف صاحب کو لے جانا چاہتے ہیں"

مفتی صاحب نے کہا کہ

"ان سے بات کرلیں' جانا چاہتے ہیں تو لے جائیں" ۔۔۔

میں نے کہا کہ

"مفتی صاحب کو تو میری ضرورت نہیں ہے۔ تاہم میں نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ جامعہ نظامیہ رضویہ میں ہی کام کروں گا"

۳۵

ایک دن کے نوٹس پر عربی میں مقالہ تیار:

۹ مارچ ۱۹۹۷ء کو مکتبہ قادریہ' دربار مارکیٹ سے فارغ ہو کر جامع مسجد حزب الاحناف میں عشاء کی نماز پڑھی۔ باہر نکلا تو حضرت مفتی صاحب کے صاحبزادے عبدالمصطفی

۳۴- بروایت علامہ شرف قادری صاحب' محررہ ۱۳ جولائی ۱۹۹۸ء مشمولہ قلمی یادداشتیں صفحہ ۱۲۱،۱۱۷۔

۳۵- بروایت علامہ شرف قادری صاحب' محررہ ۲۳ جولائی ۱۹۹۸ء مشمولہ قلمی یادداشتیں صفحہ ۱۲۲،۱۲۱

صاحب اور حافظ شفیق صاحب ملے۔ خیر و عافیت دریافت کرنے کے بعد میں نے ان سے پوچھا کہ "کب آئے؟" ۔۔۔

انہوں نے کہا کہ

"ابھی آرہے ہیں اور آپ کے پاس آئے ہیں"۔

دریافت کیا کہ مقصد کیا ہے؟ کہنے لگے۔

"۱۱ مارچ کو ہم نے ادارہ تحقیقات امام احمد رضا' کراچی کے تعاون سے اسلام آباد کے ہوٹل ہالیڈے ان میں یوم رضا منانے کا پروگرام بنایا تھا۔ دو اڑھائی سو غیر ملکی طلبہ اور اساتذہ کو مطبوعہ دعوت نامے دے چکے ہیں۔ اب ادارہ والوں نے معذرت کر دی ہے اور کہا ہے کہ آپ اپریل میں رکھ لیں۔ یہ ہمارا پہلا پروگرام ہے۔ اور پھر ہم طلبہ اور اساتذہ کو دعوت بھی دے چکے ہیں۔ وہ کیا کہیں گے؟"

"مزید یہ کہ حضرت علامہ سید مظہر سعید کاظمی مدظلہ کی صدارت رکھی تھی۔ ان کی طبیعت ناساز ہے' انہیں ڈاکٹروں نے سفر سے منع کر دیا ہے۔ اسی طرح پروفیسر محمد شریف سیالوی کو دعوت دی تھی' وہ بھی کسی وجہ سے تشریف نہیں لا رہے۔ ہمارا تو سارا پروگرام ہی چوپٹ ہو گیا ہے۔ تاہم ساتھیوں نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم ہر صورت مقررہ تاریخ پر فنکشن کریں گے۔ ہم رات گیارہ بجے اسلام آباد سے چل کر بھیرہ گئے۔ پیر محمد کرم شاہ الازہری سے درخواست کی کہ آپ اس تاریخ کو اسلام آباد آرہے ہیں۔ براہ کرم ہمارے پروگرام میں بھی شرکت فرمائیں۔۔۔ بھیرہ سے ابھی لاہور پہنچے ہیں اور آج ہی اسلام آباد جانا ہے تاکہ پروگرام کی تیاری کی جاسکے"۔

راولپنڈی سے حضرت مولانا سید حسین الدین شاہ نے مفتی صاحب کو فون کیا کہ "طلبہ کا پروگرام ہے' آپ شرف قادری صاحب کو بھیج دیں" ۔۔۔ درمیان میں صرف

ایک دن تھا۔ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر عربی میں مقالہ لکھا۔ رات گیارہ بجے مولانا نور محمد، مہتمم۔ آزاد کشمیر کے ساتھ راولپنڈی روانہ ہوا۔ دوسرے دن حضرت مولانا سید حسین شاہ مدظلہ اپنی گاڑی پر بٹھا کر ہوٹل لے گئے۔ وہاں شیخ احمد عسال وائس، چانسلر اسلامی یونیورسٹی نے عمومی سی تقریر کی۔ شیخ رجا جبر چیئرمین شعبہ عربی اسلامی یونیورسٹی نے اچھے تاثرات کا اظہار کیا۔ پروفیسر اسلام صاحب اسلام آباد اور انجمن طلباء اسلام کے صدر نے انگریزی میں تقریر کی۔ اور راقم نے عربی میں مقالہ پڑھا۔ اس طرح یہ پروگرام بخیر و خوبی پایہ تکمیل کو پہنچا۔ بعد میں اساتذہ سے ملاقات ہوئی۔ سری لنکا کے پروفیسر دین محمد بڑی شفقت سے ملے۔۔۔ فالحمد للہ تعالیٰ علی ذلک[۳۶]

۳۶۔ بروایت علامہ شرف قادری صاحب محررہ ۲۳ اگست ۱۹۹۸ء مشمولہ قلمی یادداشتیں ص ۱۳۲تا۱۳۵۔

باب ۴

آثارِ علمیہ

☆---عربی تحریرات:

- ☆مطبوعہ عربی مقالات وکتب
- ☆عربی کتب پر مقدمات
- ☆عربی سے اردو تراجم کتب
- ☆عربی کتب پر حواشی
- ☆اردو سے عربی میں تراجم۔
- ☆عربی مقالات کے رسائل میں مطبوعہ اردو تراجم

☆---فارسی مصنفات:

- ☆مطبوعہ فارسی کتب
- ☆فارسی کتب کے اردو تراجم
- ☆فارسی کتب پر مقدمات
- ☆فارسی کتب پر اردو حواشی

☆---اردو نگارشات:

- ☆مطبوعہ مقالات وکتب
- ☆مقدمات وپیش لفظ
- ☆زیر نگرانی لکھے گئے مقالات
- ☆مقالات ومضامین برائے رسائل
- ☆مختلف تقاریب میں پڑھے گئے مقالات

☆---پیغامات:

- ☆ترغیب پر لکھی گئی اور شائع ہونے والی کتب

☆---تصانیف کے تراجم

☆---غیر مطبوعہ / زیر طبع تحریرات

- ☆کتب
- ☆مقالات
- ☆تراجم

☆ ---تصانیف کے تراجم

☆ ---غیر مطبوعہ / زیر طبع تحریرات

☆ کتب ☆ مقالات ☆ تراجم

۱- مطبوعہ عربی مقالات و کتب:

نمبر شمار	عنوان	مقام اشاعت	سن اشاعت
۱	تعریف بالرجال المذکورین فی الدعوۃ إلی الفکر	لاہور	۱۹۸۷ء
۲	بعض الاصطلاحات الواردۃ فی الدعوۃ إلی الفکر	لاہور	۱۹۸۷ء
۳	حول مبحث التوسل	لاہور	۱۹۸۸ء
۴	الحیاۃ الخالدۃ	لاہور	۱۹۸۹ء
۵	مدینۃ العلم	لاہور	۱۹۸۹ء
۶	المعجزۃ و کرامات الأولیاء	لاہور	۱۹۸۹ء
۷-	أحمد القادری السید ابو البرکات' المفتی الأعظم مشمولہ "مجمع الملکی لبحوث الحضارۃ الاسلامیۃ"	عمان	۱۹۹۱ء
۸-	أحمد سعید الکاظمی' غزالی عصرہ العلامۃ السید مشمولہ "مجمع الملکی لبحوث الحضارۃ الاسلامیۃ"	عمان	۱۹۹۱ء
۹	الحبیب فی رحاب الحبیب حاضر و شاہد علی أعمال الأمۃ	لاہور	۱۹۹۳ء
۱	من عقائد اہل السنۃ	لاہور	۱۹۹۶ء
۱۱	الإجازۃ العلمیۃ العامۃ فی الأسانید	لاہور	۱۹۹۸ء
۱۳-	فی ظلال الفتاوی الرضویۃ	لاہور	۱۹۹۸ء

۲- عربی کتب پر حواشی:

۱- الرضاۃ حاشیہ المرقاۃ	علامہ فضل امام خیر آبادی	لاہور ۱۹۷۸ء
۲- قاضی مبارک شرح سلم العلوم	قاضی محمد مبارک کوفاموی	قلمی
۳- مطول	سعد الدین تفتازانی	قلمی

۴- حمد اللہ شرح سلم العلوم	مولانا حمد اللہ	قلمی
۵- حاشیہ میرزاہد امور عامہ	میرزاہد ہروی	قلمی
۶- میبذی	معین الدین المیبذی	قلمی
۷- صدرا	صدر الدین شیرازی	قلمی

۳- عربی کتب پر مقدمات:

۱- حاشیہ قاضی مبارک	علامہ محمد فضل حق خیر آبادی	سیال شریف	۱۹۷۵ء
۲- جلی الاسلام	امام احمد رضا خاں بریلوی	لاہور	۱۹۷۵ء
۳- الحدیقۃ الندیۃ	علامہ عبد الغنی نابلسی	فیصل آباد	۱۹۷۶ء
۴- الرضاۃ حاشیہ المرقاۃ	علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری	لاہور	۱۹۷۸ء
۵- التعلیق المجلی	علامہ وصی احمد سورتی	لاہور	۱۹۸۰ء
۶- رسالہ فی علم الجفر	امام احمد رضا خاں بریلوی	لاہور	۱۹۸۰ء
۷- الوسائل الرضویۃ للمسائل الجفریۃ	امام احمد رضا خاں بریلوی	لاہور	۱۹۸۲ء
۸- العقد الثانی علی الجامی	محمد رمی	بندیال	۱۹۸۲ء
۹- مرقاۃ الفرائض	مفتی سید افضل حسین	فیصل آباد	۱۹۸۲ء
۱۰- الجد اول الرضویۃ	امام احمد رضا خاں بریلوی	لاہور	۱۹۸۳ء
۱- المقدمۃ الجزریۃ	علامہ شمس الدین الجزری الشافعی	لاہور	۱۹۸۳ء
۲- الجوہر المنظم	علامہ ابن حجر مکی	لاہور	۱۹۸۵ء
۳- تعلیم الحجی	علامہ جلال الدین امجدی' شمس الہدیٰ خاں	لاہور	۱۹۹۷ء
۴- العلامۃ فضل حق الخیر آبادی	ڈاکٹر قمر النساء	لاہور	۱۹۸۶ء
۱۵- اساس الحکمۃ	علامہ ابو الضیاء محمد باقر ضیاء النوری	بصیر پور	۱۹۸۶ء
۱۶- کفل الفقیہ الفاہم	امام احمد رضا خاں بریلوی	لاہور	۱۹۸۹ء
۱۸- التعریفات النحویۃ	سید عتیق الرحمٰن شاہ المصطفائی	ملتان	۱۹۹۲ء
۱۹- مشکوٰۃ الحواشی فی شرح السراجی	مفتی یار محمد القادری	کراچی	۱۹۹۲ء
۲۰- العقائد والمسائل	مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی	لاہور	۱۹۹۷ء
۲۱- بساتین الغفران	محمد احمد حازم المحفوظ	لاہور	۱۹۹۷ء

(مقدمہ وتعارف مرتب)

۲۲-فتح القدیر جلد دوم — امام کمال الدین محمد بن عبدالواحد — سکھر

۴-اردو سے عربی میں تراجم:

اردو عنوان	عربی عنوان	مطبوعہ سن
۱-ندائے یا رسول اللہ	التوسل والاستغاثہ حول بحث التوسل	
۲-پیکر نور صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا محمد نور الحق و اول الخلق (صلی اللہ علیہ وسلم)	
۳-روح اعظم کی کائنات میں جلوہ گری	الحبیب فی رحاب الحبیب حاضر و شاہد علی أحوال الامۃ	لاہور ۱۹۸۷ء

۵-عربی سے اردو تراجم کتب:

عربی عنوان	اردو عنوان	مصنف	مطبوعہ	سن
۱-شرح الحقوق لطرح العقوق	شرح الحقوق	امام احمد رضا خاں بریلوی	ہری پور	۱۹۷۰ء
۲-تنویر الابصار	نور الانوار	مولانا عبدالحق (نور مفتی)	ہری پور	۱۹۷۰ء
۳-کشف النور عن اصحاب القبور	مزارات اولیاء پر چادر چڑھانا	علامہ عبدالغنی نابلسی	لاہور	۱۹۷۸ء
۴-تحقیق الفتویٰ فی ابطال الطغویٰ	شفاعت مصطفیٰ	علامہ فضل حق خیر آبادی	بندیال	۱۹۷۹ء
۵-الاستغاثہ والتوسل	ندائے یا رسول اللہ	امام احمد رضا خاں بریلوی	لاہور	۱۹۸۵ء
۶-الحیاۃ الخالدۃ	حیات جاودانی	علامہ محمد عبدالحکیم شرف	لاہور	۱۹۸۹ء
۷-الشرف المؤبد لآل محمد	برکات آل رسول	علامہ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی	لاہور	۱۹۹۰ء
۸-ادلۃ اہل السنۃ والجماعۃ	اسلامی عقائد	علامہ سید یوسف سید ہاشم رفاعی	لاہور	۱۹۹۰ء
۹-نفحات الخلود	زندہ جاوید خوشبوئیں	علامہ شیخ محمد صالح فرفور حسنی	لاہور	۱۹۹۳ء
۱۰-النعمۃ الکبریٰ علی العالم بمولد سید ولد آدم	مشمولہ "مقالات سیرت طیبہ"	علامہ ابن حجر مکی	لاہور	۱۹۹۳ء
۱۱-ہل نحتفل؟	کیا ہم محفل منعقد کریں؟	دار الافتاء دبئی	کراچی	۱۹۹۷ء
۱۲-مسائل کثر فیہا النقاش والجدل	عقائد و معمولات	سید زین آل سمیط	لاہور	۱۹۹۷ء

عربی عنوان	اردو عنوان	مصنف	مطبوعہ	سن
۱۳-من عقائد اہل السنۃ	عقائد و نظریات	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	لاہور	۱۹۹۸ء
۱۴-تحصیل التعرف فی معرفۃ الفقہ والتصوف	تحصیل التعرف	شیخ عبدالحق محدث دہلوی	لاہور	۱۹۹۸ء
۱۵-درود مستغاث				قلمی
۱۶-مطالع المسرات بجلاء دلائل الخیرات	مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات (اردو)	علامہ مہدی فاسی	زیر طبع	
۱۷-مرثیہ بر وفات مولوی سید چراغ شاہ		مولانا محمد حسن فیضی		
۱۸-عقائد نسفی		نجم الدین عمر نسفی		اپریل ۱۹۹۸ء
۱۹-قرآن پاک پارہ نمبر ۳۰				اکتوبر ۱۹۹۸ء

۶-رسائل میں مطبوعہ عربی مقالات کے اردو ترجم:

عنوان	مصنف	جریدہ	مطبوعہ	شمارہ
۱-اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا کیوں ضروری ہے؟	ڈاکٹر محمد سعید رمضان البوطی، دمشق	☆ماہنامہ نور الحبیب	بصیر پور	مارچ ۱۹۸۸ء
۲-امت مسلمہ کے اتحاد کی راہ	ڈاکٹر محمد سعید رمضان البوطی، دمشق	ماہنامہ ضیائے حرم	لاہور	مارچ ۱۹۹۸ء
		☆ماہنامہ ضیائے حرم	لاہور	اپریل ۱۹۹۸ء
		☆ماہنامہ ضیائے حرم	لاہور	مارچ ۱۹۹۵ء
		☆ماہنامہ دعوت		
		تنظیم الاسلام	گوجرانوالہ	جون ۱۹۹۵ء
۳-میلاد مصطفیٰ کائنات کیلئے عظیم نعمت	علامہ ابن حجر مکی	☆ماہنامہ فیض الرسول	براؤں شریف	اکتوبر ۱۹۸۹ء
		☆ماہنامہ فیض الرسول		نومبر ۱۹۸۹ء
۴-پیارے محمد رسالت کے تربیت یافتہ قائد	علامہ شیخ محمد صالح فرفور	ماہنامہ اشرفیہ	مبارکپور	نومبر ۱۹۹۰ء
۵-اقوام عالم کے قائدین	علامہ شیخ محمد صالح فرفور، دمشق	☆ماہنامہ فیض الرسول	براؤں شریف	نومبر ۱۹۹۰ء
		☆ماہنامہ فیض الرسول	براؤں شریف	دسمبر ۱۹۹۰ء
۶-فیضان رسالت	علامہ شیخ محمد صالح فرفور، دمشق	☆ماہنامہ فیض الرسول	براؤں شریف	دسمبر ۱۹۹۰ء
		☆ماہنامہ ضیائے حرم	لاہور	جنوری ۱۹۹۱ء

		☆ماہنامہ ضیائے حرم'	لاہور	مارچ ۱۹۹۱ء
۷۔ سلطان العلماء عزبن عبدالسلام	علامہ شیخ محمد صالح فرفور، دمشق	ماہنامہ ضیائے حرم'	لاہور	مئی ۱۹۹۱ء
۸۔ پانچویں خلیفہ راشد حضرت عمر بن عبدالعزیز	علامہ شیخ محمد صالح فرفور، دمشق	ماہنامہ ضیائے حرم'	لاہور	جون ۱۹۹۱ء
۹۔ حق شریعت	علامہ شیخ محمد صالح فرفور، دمشق	ماہنامہ ضیائے حرم'	لاہور	اگست ۱۹۹۱ء
۱۰۔ امیر حمزہ بن عبدالمطلب	علامہ شیخ محمد صالح فرفور، دمشق	ماہنامہ ضیائے حرم'	لاہور	☆اکتوبر ۱۹۹۱ء
۱۱۔ نصرحق		ماہنامہ ضیائے حرم'	لاہور	دسمبر ۱۹۹۱ء
۱۲۔ صبح صادق کا اجالا اور وحید آفریں حقوق	علامہ شیخ محمد صالح فرفور، دمشق	ماہنامہ ضیائے حرم'	لاہور	جنوری ۱۹۹۲ء
۱۳۔ کلمۂ حق	علامہ شیخ محمد صالح فرفور، دمشق	ماہنامہ ضیائے حرم'	لاہور	فروری ۱۹۹۲ء
۱۴۔ خدا کی تلوار خالد بن ولید	علامہ شیخ محمد صالح فرفور، دمشق	ماہنامہ ضیائے حرم'	لاہور	اپریل ۱۹۹۲ء
۱۵۔ اسلامی عدل	علامہ شیخ محمد صالح فرفور، دمشق	ماہنامہ ضیائے حرم'	لاہور	مئی ۱۹۹۲ء
۱۶۔ ایمان اور قرآن کے سرچشمہ سے فیض یاب ہونے والے	علامہ شیخ محمد صالح فرفور، دمشق	ماہنامہ سنی دنیا'	بریلی شریف	مئی ۱۹۹۲ء
۱۷۔ مجاہد غازی یہ تیرے پراسرار بندے	علامہ شیخ محمد صالح فرفور، دمشق	☆ماہنامہ سنی دنیا'	بریلی شریف	جنوری ۱۹۹۳ء
		☆ماہنامہ ترجمان الاعلیٰ'	نارووال	جنوری ۱۹۹۳ء
۱۸۔ بارگاہ رسالت میں حاضر ہونے والے وفود	سیرت ابن ہشام	ماہنامہ نقوش رسول نمبر'	لاہور	۱۹۹۳ء
۱۹۔ سعودی زعماء سے اپیل	محمد زکی ابراہیم، مصر	ماہنامہ نورالحبیب'	بصیرپور	مارچ ۱۹۹۳ء
۲۰۔ معجزۂ اسراء و معراج	ڈاکٹر محمد سعید رمضان البوطی' دمشق	☆ماہنامہ ضیائے حرم'	لاہور	دسمبر ۱۹۹۳ء
۲۱۔ اہل سنت کے معمولات	شیخ سید زین آل سمیط	☆ماہنامہ ضیائے حرم'	لاہور	مارچ ۱۹۹۶ء
		☆ماہنامہ ضیائے حرم	لاہور	اپریل ۱۹۹۶ء
		☆ماہنامہ ضیائے حرم	لاہور	مئی ۱۹۹۶ء
				جون ۱۹۹۶ء
۲۲۔ النعمۃ الکبریٰ	علامہ ابن حجر مکی	مجلہ ترجمان الاعلیٰ	نارووال	

مطبوعہ فارسی کتب:

۱۔ جہاد افغانستان در نظر علماء اہل سنت پاکستان	لاہور	۱۹۸۸ء

فارسی کتب پر مقدمات:

۱۔ تحقیق الفتویٰ	علامہ فضل حق خیر آبادی	لاہور	۱۹۷۹ء
۲۔ تحفۂ نصائح	سید یوسف حسینی راجا	سکھر	۱۹۸۰ء
۳۔ سبع سنابل	میر عبدالواحد بلگرامی	لاہور	۱۹۸۲ء
۴۔ کریما سعدی	شیخ سعدی شیرازی	لاہور	۱۹۸۳ء
۵۔ مدارج النبوۃ	شیخ عبدالحق محدث دہلوی	سکھر	

فارسی کتب کے اردو تراجم:

۱۔ الحجۃ الفائحۃ لطیب التعین والفاتحۃ	امام احمد رضا خاں بریلوی	لاہور	۱۹۷۱ء
۲۔ اتیان الارواح لدیارہم بعد الرواح	امام احمد رضا خاں بریلوی	لاہور	۱۹۷۱ء
۳۔ تحقیق الفتویٰ (شفاعت مصطفیٰ)	علامہ فضل حق خیر آبادی	لاہور	۱۹۷۹ء
۴۔ احترام رسول	علامہ فضل حق خیر آبادی (ماہنامہ اشرفیہ مبارکپور)	مارچ	۱۹۸۱ء
۵۔ اشعۃ اللمعات جلد چہارم	شیخ عبدالحق محدث دہلوی	لاہور	۱۹۹۰ء
۶۔ اشعۃ اللمعات جلد پنجم	شیخ عبدالحق محدث دہلوی	لاہور	۱۹۹۷ء
۷۔ اشعۃ اللمعات جلد ششم	شیخ عبدالحق محدث دہلوی	لاہور	۱۹۹۷ء

فارسی کتب پر اردو حواشی:

۱۔ تحفۂ نصائح	سید یوسف حسینی راجا	سکھر	۱۹۸۰ء
۲۔ بدائع منظوم	علامہ شیخ علی رضا قادری	لاہور	۱۹۸۲ء
۳۔ نحو میر	میر سید شریف جرجانی	لاہور	۱۹۸۳ء

۴- کریما سعدی	شیخ سعدی شیرازی	لاہور	۱۹۸۳ء
۵- نام حق	شیخ شرف الدین بخاری	لاہور	۱۹۸۵ء

مطبوعہ مقالات وکتب (اردو)

عنوان	مقام اشاعت	سن اشاعت
۱- اسیاد اعلیٰ حضرت	ہری پوری ہزارہ	۱۹۶۸ء
۲- احسن الکلام فی مسئلۃ القیام	ہری پور ہزارہ	۱۹۶۸ء
۳- مسائل اہل سنت	ہری پور ہزارہ	۱۹۶۸ء
۴- غایۃ الاحتیاط فی جواز حیلۃ الاسقاط	ہری پور ہزارہ	۱۹۶۸ء
۵- سوانح سراج الفقہاء	لاہور	۱۹۷۳ء
۶- تذکرہ اکابر اہل سنت، پاکستان	لاہور	۱۹۷۶ء
۷- برکات آل رسول	لاہور	۱۹۷۶ء
۸- سنی کانفرنس ملتان کا پس منظر	لاہور	۱۹۷۸ء
۹- دو اہم فتوے	لاہور	۱۹۷۸ء
۱۰- سنی کانفرنس ملتان کی روئیداد	لاہور	۱۹۷۹ء
۱۱- قطب مدینہ	لاہور	۱۹۸۳ء
۱۲- حضرت علامہ شیخ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی	لاہور	۱۹۸۳ء
۱۳- تعریفات نحو	لاہور	۱۹۸۳ء
۱۴- ندائے یا رسول اللہ	لاہور	۱۹۸۵ء
۱۵- امام احمد رضا اپنوں اور غیروں کی نظر میں	لاہور	۱۹۸۵ء
۱۶- شیشے کے گھر	لاہور	۱۹۸۶ء
۱۷- اندھیرے سے اجالے تک	لاہور	۱۹۸۶ء
۱۸- امام احمد رضا اور رد شیعہ	کراچی	۱۹۸۶ء
۱۹- نعرۂ رسالت	کراچی	۱۹۸۶ء
۲۰- ترجمان قرآن امام احمد رضا بریلوی	لاہور	۱۹۸۸ء
۲۱- امام ابو حنیفہ اور علم حدیث	لاہور	۱۹۸۹ء
(مشمولہ "انوار امام اعظم" مرتبہ علامہ تابش قصوری)		

عنوان	مقام اشاعت	سن اشاعت
۲۲- حیات جاودانی	لاہور	۱۹۸۹ء
۲۳- مطالب قرآن فہرس مضامین	لاہور	۱۹۹۰ء
خزائن العرفان علی کنزالایمان		
۲۴- غایۃ التحقیق فی فضائل سیدنا صدیق	لاہور	
۲۵- قرآنی تراجم کا تقابلی جائزہ	اوکاڑہ	
(مشمولہ "ایک قرآن ایک ترجمہ" از ارادو سلطان المجاہد)		
۲۶- اسلامی عقائد	لاہور	۱۹۹۰
۲۷- البریلویہ کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ	لاہور	۱۹۹۱ء
۲۸- مقالات سیرت طیبہ	لاہور	۱۹۹۳ء
۲۹- امام احمد رضا پر ایک الزام کی حقیقت	لاہور	۱۹۹۳ء
۳۰- تقدیس الوہیت اور امام احمد رضا	کراچی	۱۹۹۳ء
۳۱- پیکر نور	لاہور	
۳۲- فتاوی رضویہ کی انفرادی خصوصیات	لاہور	۱۹۹۶ء
۳۳- اصول ترجمہ قرآن کریم	لاہور	۱۹۹۶ء
۳۴- شہریار علم	لاہور	۱۹۹۶ء
۳۵- کرامات اولیاء کرام	کراچی	۱۹۹۶ء
اور ان کے وصال کے بعد استمداد		
۳۶- روح اعظم کی کائنات میں جلوہ گری	لاہور	۱۹۹۶ء
۳۷- کل پاکستان سنی کانفرنس، لاہور	لاہور	۱۹۹۶ء
۳۸- نور نور چہرے	لاہور	۱۹۹۷ء
۳۹- دو قومی نظریہ، حضرت مجدد الف ثانی	لاہور	۱۹۹۷ء
اور علامہ اقبال کی نظر میں		
۴۰- مسلک شیخ عبد الحق محدث دہلوی	گوجرانوالہ	
۴۱- معارف امام ابو حنیفہ	لاہور	۱۹۹۸ء
۴۲- لمعات امام ربانی	لاہور	۱۹۹۸ء
۴۳- آئینہ شرف (مقدمات کا پہلا مجموعہ)	لاہور	۱۹۹۸ء
۴۴- مقالات رضویہ	لاہور	۱۹۹۸ء
۴۵- مقدمات رضویہ	لاہور	۱۹۹۸ء

۴۶- دانش و برہان کی آبرو پیر محمد کرم شاہ	لاہور	مئی ۱۹۹۸ء
۴۷- مفتی محمد حسین نعیمی علیہ الرحمہ	لاہور	۱۹۹۸ء

رسائل میں مطبوعہ اردو مقالات و مضامین:

نمبر شمار عنوان	نام رسالہ	شمارہ
۱- علامہ فضل حق خیرآبادی	☆ماہنامہ ترجمان اہلسنت کراچی	فروری ۱۹۷۳ء
	☆ماہنامہ اشرفیہ مبارکپور	اکتوبر ۱۹۸۰ء
	☆ماہنامہ اشرفیہ مبارکپور	نومبر ۱۹۸۰ء
۲- خطیب اہلسنت قاری احمد حسین فیروز پوری	ماہنامہ ضیائے حرم لاہور	دسمبر ۱۹۷۲ء
۳- سوانح اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمہ	☆ماہنامہ ضیائے حرم لاہور	مارچ ۱۹۷۳ء
	☆ماہنامہ ضیائے حرم لاہور	اپریل ۱۹۷۳ء
۴- جانشین رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)	ماہنامہ ضیائے حرم لاہور	جولائی ۱۹۷۳ء
۵- حضرت میاں محمد بخش علیہ الرحمہ	ماہنامہ ضیائے حرم لاہور	اکتوبر ۱۹۷۳ء
۶- امیر جند اللہ حضرت پیر محمد شاہ غازی بھیروی	☆ماہنامہ ضیائے حرم لاہور	نومبر ۱۹۷۳ء
	☆ماہنامہ ضیائے حرم لاہور	اکتوبر ۱۹۷۳ء
	☆ماہنامہ ضیائے حرم لاہور	ستمبر ۱۹۷۸ء
	☆ماہنامہ ضیائے حرم لاہور	جون ۱۹۸۶ء
	☆ماہنامہ ضیائے حرم لاہور	مئی ۱۹۸۹ء
	☆ماہنامہ ضیائے حرم لاہور	مئی ۱۹۹۰ء
۷- مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی	ماہنامہ ضیائے حرم لاہور	جنوری ۱۹۷۳ء
۸- ڈاکٹر مولانا فضل الرحمن انصاری	ماہنامہ ضیائے حرم لاہور	اگست ۱۹۷۳ء
۹- پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی اور معرکہ قادیانیت	☆ماہنامہ ضیائے حرم لاہور	دسمبر ۱۹۷۳ء
	☆ماہنامہ ضیائے کرم سرگودھا	جنوری ۱۹۹۲ء
۱۰- دو قومی نظریہ اور اعلیٰ حضرت	ماہنامہ فیض رضا فیصل آباد	مارچ ۱۹۷۵ء
۱۱- حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمہ اور انکی تعلیمات	ماہنامہ ضیائے حرم لاہور	اپریل ۱۹۷۵ء
۱۲- جان و دل ہوش و خرد سب تو مدینے پہنچے	ماہنامہ فیض رضا فیصل آباد	فروری ۱۹۷۶ء
۱۳- حیات اعلیٰ حضرت، چند تابناک گوشے	ماہنامہ القرآن لاہور	فروری ۱۹۷۶ء

۱۴- حضرت مولانا سید دیدار علی شاہ الوری علیہ الرحمہ	ماہنامہ ضیائے حرم لاہور	اگست ۱۹۷۶ء
۱۵- مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی	روزنامہ وفاق لاہور	۷ جولائی ۱۹۷۷ء
۱۶- "نظریہ پاکستان کی بنیاد اور تشکیل ---- سنی کانفرنس کا اجمالی مطالعہ"	روزنامہ آفتاب ملتان	۱۷ اکتوبر ۱۹۷۸ء
۱۷- امام احمد رضا خاں بریلوی، عشق و محبت رسول	ماہنامہ رضوان لاہور	فروری ۱۹۷۹ء
۱۸- رجل عظیم	ماہنامہ نور الحبیب بصیر پور	جنوری ۱۹۸۰ء
۱۹- حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی	ماہنامہ ضیائے حرم لاہور	دسمبر ۱۹۸۰ء
۲۰- امام اعظم اور ائمہ مجتہدین	☆ماہنامہ نور اسلام شرقپور	مارچ ۱۹۸۱ء
	☆ماہنامہ اشرفیہ مبارکپور	مارچ ۱۹۸۱ء
	☆ماہنامہ نور اسلام شرقپور شریف	اپریل ۱۹۹۲ء
۲۱- محافل میلاد اور غیر مستند روایات	☆ماہنامہ عرفات لاہور	مئی ۱۹۸۳ء
	☆ماہنامہ ضیائے حرم لاہور	نومبر ۱۹۸۹ء
	☆ماہنامہ ضیائے حرم لاہور	دسمبر ۱۹۸۹ء
	☆ماہنامہ اشرفیہ مبارکپور	اگست ۱۹۹۱ء
	☆ماہنامہ اشرفیہ مبارکپور	ستمبر ۱۹۹۱ء
۲۲- کیا احمد رضا خاں انگریزوں کے ایجنٹ تھے؟	ماہنامہ ترجمان اہلسنت کراچی	جولائی ۱۹۸۳ء
۲۳- فتاوی رضویہ کی انفرادی خصوصیات	☆ماہنامہ فیض الرسول براؤں شریف	جولائی ۱۹۹۱ء
	☆ماہنامہ فیض الرسول براؤں شریف	اگست ۱۹۹۱ء
	☆ماہنامہ ماہ طیبہ سیالکوٹ	اگست ۱۹۹۱ء
	☆سالنامہ معارف رضا کراچی	ستمبر ۱۹۹۱ء
	☆ماہنامہ اشرفیہ مبارکپور	نومبر ۱۹۹۱ء
	☆ماہنامہ سیدھا راستہ لاہور	جولائی ۱۹۹۳ء
	☆ماہنامہ سیدھا راستہ لاہور	اگست ۱۹۹۳ء
۲۴- فقیہ اسلام امام محمد بن حسن شیبانی	سہ ماہی منہاج لاہور	اپریل ۱۹۸۴ء
۲۵- امام احمد رضا اور رد مرزائیت	☆ماہنامہ ضیائے حرم لاہور	جولائی ۱۹۸۴ء
	☆ماہنامہ ضیائے حرم لاہور	اگست ۱۹۸۴ء
۲۶- نوب نظر "البریلویہ" کا تنقیدی جائزہ	ماہنامہ نور الحبیب بصیر پور	فروری ۱۹۸۵ء
۲۷- اسلامی سیاست	ماہنامہ الجامعہ محمدی شریف	مارچ ۱۹۸۵ء

۲۸۔ مکتوب گرامی	ماہنامہ فیض الرسول' براؤں شریف	مئی ۱۹۸۵ء
۲۹۔ امام احمد رضا بریلوی بحیثیت اسلامی مفکر	ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور	اکتوبر ۱۹۸۵ء
	☆ روزنامہ جدت' پشاور	۸ نومبر ۱۹۸۵ء
۳۰۔ حب پیغمبری دنیائے جمیل	☆ ماہنامہ انوار الفرید' ساہیوال	اگست ۱۹۹۰ء
۳۱۔ شدھی تحریک میں اعلیٰ حضرت کے خلفاء کا کردار	ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور	دسمبر ۱۹۸۵ء
۳۲۔ غزالی زماں ایک ہمہ صفت موصوف شخصیت	☆ ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور	جولائی ۱۹۸۶ء
	☆ ماہنامہ نوائے انجمن' لاہور	مارچ ۱۹۹۳ء
	☆ ماہنامہ نوائے انجمن' لاہور	اپریل ۱۹۹۳ء
۳۳۔ حضرت اسماء شیر دل خاتون	ماہنامہ استقامت' کانپور	اگست ۱۹۸۶ء
۳۴۔ فقہی سوالوں کے جوابات	ماہنامہ رموز' انگلینڈ	اپریل ۱۹۸۷ء
۳۵۔ حضرت قمر الملت خواجہ قمر الدین سیالوی	☆ ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور	مئی ۱۹۸۷ء
	☆ ماہنامہ ضیائے قرآن' گوجرانوالہ	جون ۱۹۸۹ء
	☆ ماہنامہ حجاز جدید' دہلی	جون ۱۹۹۲ء
۳۶۔ حدیث توسل — تحقیقی جائزہ	☆ ماہنامہ فیض الرسول' براؤں شریف	نومبر ۱۹۸۷ء
	☆ ماہنامہ فیض الرسول' براؤں شریف	دسمبر ۱۹۸۷ء
	☆ ماہنامہ فیض الرسول' براؤں شریف	جنوری ۱۹۸۸ء
	☆ ماہنامہ فیض الرسول' براؤں شریف	فروری ۱۹۸۸ء
۳۷۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	☆ ماہنامہ حجاز جدید' دہلی	ستمبر ۱۹۸۸ء
	☆ ماہنامہ ساتھی' مظفر آباد	اگست ۱۹۹۵ء
۳۸۔ موت کے بعد زندگی	☆ ماہنامہ قاری' دہلی	جنوری ۱۹۸۹ء
	☆ ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور	اکتوبر ۱۹۸۹ء
	☆ ماہنامہ نور الحبیب' بصیر پور	جون ۱۹۸۹ء
	☆ ماہنامہ نور الحبیب' بصیر پور	جولائی ۱۹۸۹ء
۳۹۔ جعلی انشین	☆ ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور	جنوری ۱۹۸۹ء
	☆ ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور	فروری ۱۹۸۹ء
۴۰۔ لمعات رضا	ماہنامہ فیض الرسول براؤں شریف	ستمبر ۱۹۸۹ء
۴۱۔ امام احمد رضا اور انگریز	ماہنامہ حجاز جدید' دہلی	ستمبر اکتوبر ۱۹۸۹ء
۴۲۔ امام احمد رضا اور فتنہ قادیان	ماہنامہ حجاز جدید دہلی	ستمبر اکتوبر ۱۹۸۹ء

۴۳۔ توسل کی شرعی حیثیت	ماہنامہ اشرفیہ' مبارکپور	جون ۱۹۹۰ء
۴۴۔ امام اعظم ابو حنیفہ اور علم حدیث	☆ ماہنامہ فیض الرسول براؤں شریف	اگست ۱۹۹۰ء
	☆ ماہنامہ فیض الرسول' براؤں شریف	ستمبر ۱۹۹۰ء
۴۵۔ فقیہ اعظم علامہ محمد نور اللہ نعیمی بصیر پوری	☆ ماہنامہ عرفات' لاہور	جنوری ۱۹۹۱ء
	☆ ماہنامہ زم زم' بہاولپور	جنوری ۱۹۹۱ء
	☆ ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور	فروری ۱۹۹۱ء
	☆ ماہنامہ نور الحبیب' بصیر پور	اگست ۱۹۹۱ء
	☆ ماہنامہ نور اسلام' شرقپور شریف	اگست ۱۹۹۱ء
۴۶۔ رہبر قرأت	ماہنامہ ضیائے قرآن' گوجرانوالہ	اپریل ۱۹۹۱ء
۴۷۔ اصول ترجمہ قرآن کریم	☆ ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور	اپریل ۱۹۹۱ء
	☆ ماہنامہ دلیل راہ' لاہور	اگست ۱۹۹۱ء
	☆ ماہنامہ دلیل راہ' لاہور	ستمبر ۱۹۹۱ء
	☆ ماہنامہ دلیل راہ' لاہور	اکتوبر ۱۹۹۱ء
	☆ ماہنامہ فیض الرسول' براؤں شریف	مئی ۱۹۹۳ء
	☆ ماہنامہ سیدھا راستہ' لاہور	ستمبر ۱۹۹۵ء
	☆ ماہنامہ سیدھا راستہ' لاہور	اکتوبر ۱۹۹۵ء
۴۸۔ ایک سعادت مند نوجوان (محدث اعظم پاکستان)	ماہنامہ اشرفیہ' مبارکپور	جولائی ۱۹۹۱ء
۴۹۔ وسیلے کی شرعی حیثیت	☆ ماہنامہ سنی دنیا' بریلی شریف	ستمبر ۱۹۹۱ء
	☆ ماہنامہ سنی دنیا' بریلی شریف	اکتوبر ۱۹۹۱ء
	☆ ماہنامہ سنی دنیا' بریلی شریف	نومبر ۱۹۹۱ء
۵۰۔ القول الجلی کی بازیافت	ماہنامہ اشرفیہ' مبارکپور	اکتوبر ۱۹۹۱ء
۵۱۔ توسل اور عالم اسلام کے موجودہ علماء	ماہنامہ سنی دنیا' بریلی شریف	نومبر ۱۹۹۱ء
۵۲۔ قرآن و سنت کی روشنی میں	ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور	اپریل ۱۹۹۲ء
۵۳۔ اولیائے کرام کے ایصال ثواب کیلئے	☆ ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور	اپریل ۱۹۹۲ء
مقررہ کردہ ذبیحہ کی شرعی حیثیت	☆ ماہنامہ سنی دنیا' بریلی شریف	جنوری ۱۹۹۷ء
	☆ ماہنامہ سنی دنیا' بریلی شریف	فروری ۱۹۹۷ء
۵۴۔ فتح کابل کے بعد افغانستان	☆ ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور	جولائی ۱۹۹۲ء
جانے والے علماء کا پہلا وفد	☆ سہ ماہی لوح و قلم' لاہور	۱۹۹۲ء

عنوان	رسالہ	تاریخ
۵۵۔ استقامت	☆ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور	مئی ۱۹۹۲ء
	☆ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور	جون ۱۹۹۲ء
	☆ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور	جولائی ۱۹۹۲ء
۵۶۔ اہل و عیال اللہ کے سپرد	ماہنامہ دلیل راہ' لاہور	نومبر ۱۹۹۳ء
۵۷۔ پیکر نور	☆ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور	نومبر ۱۹۹۲ء
	☆ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور	دسمبر ۱۹۹۲ء
۵۸۔ زائر سرہند کے تاثرات	☆ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور	جنوری ۱۹۹۳ء
	☆سہ ماہی لوح و قلم' لاہور	مارچ ۱۹۹۳ء
۵۹۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی	☆ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور	اپریل ۱۹۹۳ء
	☆ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور	مئی ۱۹۹۳ء
۶۰۔ دلائل الخیرات اور صاحب دلائل	ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور	جون ۱۹۹۳ء
۶۱۔ روح اعظم کی کائنات میں جلوہ گری	☆ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور	اکتوبر ۱۹۹۳ء
	☆ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور	نومبر ۱۹۹۳ء
	☆ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور	دسمبر ۱۹۹۳ء
	☆ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور	جنوری ۱۹۹۳ء
۶۲۔ زم زم کی کھدائی	ماہنامہ آستانہ' کراچی	مارچ ۱۹۹۳ء
۶۳۔ زجاجۃ المصابیح اور ان کے مصنف کا تعارف	ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور	اکتوبر ۱۹۹۳ء
۶۴۔ مولانا اللہ دتہ ہوشیار پوری حافظ جی	☆ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور	نومبر ۱۹۹۳ء
	☆ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور	دسمبر ۱۹۹۳ء
۶۵۔ اخلاق عظیمہ	ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور	فروری ۱۹۹۵ء
۶۶۔ دینی مدارس کا کردار	☆ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور	اپریل ۱۹۹۵ء
	☆ماہنامہ مدارس ٹائمز' لاہور	فروری ۱۹۹۸ء
۶۷۔ اولین کتب تصوف میں کشف المحجوب کا مقام	☆ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور	جولائی ۱۹۹۵ء
	☆ماہنامہ سوئے حجاز' لاہور	جولائی ۱۹۹۵ء
	☆ماہنامہ دعوت تنظیم الاسلام گوجرانوالہ	جولائی ۱۹۹۵ء
۶۸۔ ضرورت ایمان	ماہنامہ دعوت تنظیم الاسلام گوجرانوالہ	جولائی ۱۹۹۵ء

عنوان	رسالہ	تاریخ
۶۹۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسلوب دعوت	☆ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور	اگست ۱۹۹۵ء
	☆ماہنامہ سیدھا راستہ' لاہور	اگست ۱۹۹۵ء
	☆ماہنامہ سوئے حجاز' لاہور	اگست ۱۹۹۵ء
	☆ماہنامہ نور اسلام' شرقپور شریف	ستمبر ۱۹۹۵ء
۷۰۔ میاں عبدالرشید شہید	ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور	نومبر ۱۹۹۵ء
۷۱۔ علامہ محمد صالح فرفور حسنی	ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور	فروری ۱۹۹۶ء
۷۲۔ عالمگیر وحدت اہلسنت کا تاریخی پس منظر	☆ماہنامہ اخبار جمعیت' لاہور	مارچ ۱۹۹۶ء
	☆ماہنامہ اخبار جمعیت' لاہور	اپریل ۱۹۹۶ء
۷۳۔ شیخ الحدیث مولانا غلام رسول رضوی	ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور	مئی ۱۹۹۶ء
۷۴۔ مسلک شیخ	ماہنامہ استقامت' کانپور	جولائی ۱۹۹۶ء
۷۵۔ رحمت عالم اور خشیت الٰہی	☆ماہنامہ جام عرفاں' ہری پور	ستمبر ۱۹۹۶ء
	☆ماہنامہ جام عرفاں' ہری پور	اکتوبر ۱۹۹۶ء
۷۶۔ امام ربانی اور دو قومی نظریہ	☆ماہنامہ انوار لاثانی' مُردوال	اکتوبر ۱۹۹۶ء
	☆ماہنامہ دلیل راہ' لاہور	جون ۱۹۹۷ء
	☆ماہنامہ دلیل راہ' لاہور	جولائی ۱۹۹۷ء
	☆ماہنامہ دلیل راہ' لاہور	اگست ۱۹۹۷ء
	☆ماہنامہ نور اسلام' شرقپور شریف	مارچ ۱۹۹۸ء
۷۷۔ عوامی مسائل اور ان کا حل	☆ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور	فروری ۱۹۹۷ء
	☆ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور	جون ۱۹۹۷ء
۷۸۔ تحریک پاکستان کے عظیم قائد سید محمد محدث کچھوچھوی	ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور	مارچ ۱۹۹۷ء
۷۹۔ مولانا یار محمد بندیالوی	ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور	اگست ۱۹۹۷ء
۸۰۔ علمائے اہلسنت اور تحریک پاکستان	ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور	اگست ۱۹۹۷ء
۸۱۔ اسوۂ حسنہ اور خدمت خلق	☆ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور	جنوری ۱۹۹۸ء
	☆ماہنامہ سوئے حجاز' لاہور	فروری ۱۹۹۸ء
	☆ماہنامہ انوار لاثانی' مُردوال	جون ۱۹۹۸ء
۸۲۔ عالی دماغ دانشور ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی مشمولہ "سپاس محبت"	مطبوعہ فیصل آباد	مارچ ۱۹۹۸ء

۸۳- دینی مدارس کے مدرسین، فرائض اور حقوق	☆ماہنامہ سوئے حجاز، لاہور	اپریل ۱۹۹۸ء
	☆ماہنامہ سوئے حجاز، لاہور	مئی ۱۹۹۸ء
۸۴- شہر یار علم	☆سہ ماہی الکوثر، سرام، بہار	اپریل تا جون ۱۹۹۸ء
	☆سہ ماہی الکوثر	جولائی تا ستمبر ۱۹۹۸ء
	☆سہ ماہی الکوثر	اکتوبر تا دسمبر ۱۹۹۸ء
	☆سہ ماہی الکوثر	جنوری تا مارچ ۱۹۹۹ء
۸۵- امام احمد رضا اور رد قادیانیت	مجلہ معارف رضا کراچی	جولائی ۱۹۹۸ء
۸۶- تعلیمات سیدنا غوث اعظم	ماہنامہ ضیائے حرم، لاہور	اگست ۱۹۹۸ء
۸۷- ضرورت پردہ	☆ماہنامہ دعوت تنظیم الاسلام، گوجرانوالہ	اگست ۱۹۹۸ء
	☆ماہنامہ ضیائے حرم، لاہور	دسمبر ۱۹۹۵ء
۸۸- شاہ عبدالعزیز اور تفسیر عزیزی	ماہنامہ نور الحبیب، بصیر پور	ستمبر ۱۹۹۸ء
۸۹- کرامات اولیاء اور وصال کے بعد استمداد	☆ماہنامہ اہلسنت گجرات	اکتوبر ۱۹۹۸ء
	☆ماہنامہ نور اسلام، شرق پور	اکتوبر ۱۹۹۸ء
۹۰- امام ابو حنیفہ ہی کیوں؟	☆مشمولہ مجموعہ "مقالات امام اعظم سیمینار" منعقدہ لاہور	نومبر ۱۹۹۸ء
۹۰- مولانا شاہ عبدالقادر بدایونی امام احمد رضا کی نظر میں	ماہنامہ ضیائے حرم، لاہور	اکتوبر ۱۹۹۸ء
	☆ماہنامہ نور اسلام، شرق پور	اکتوبر ۱۹۹۸ء

مقدمات، تقریظات و پیش لفظ (اردو):

نمبر شمار عنوان	مصنف، مترجم	مقام اشاعت	سن اشاعت
۱- العجبۃ الفائقہ، اتیان الارواح (یکجا)	امام احمد رضا خاں بریلوی،	ہری پور ہزارہ	۱۹۶۹ء
۲- شرح الحقوق لطرح العقوق	امام احمد رضا بریلوی	ہری پور ہزارہ	۱۹۷۰ء
۳- نور الانوار	علامہ عبدالحق خورشتوی	ہری پور	۱۹۷۰ء
۴- ذکر بالجہر	علامہ غلام رسول سعیدی	ہری پور	۱۹۷۱ء
۵- رد القحط والوباء، اعزاء الاکتناہ (یکجا)	امام احمد رضا خاں بریلوی	لاہور	۱۹۷۲ء
۶- قوالی کی شرعی حیثیت	مولانا عطا محمد چشتی بندیالوی	مریدکے	۱۹۷۳ء
۷- سیف الجبار	شاہ فضل رسول قادری بدایونی	لاہور	۱۹۷۳ء
۸- فوائد مکیہ مع حاشیہ لمعات شمسیہ	مولانا قاری عبدالرحمٰن مکی	گجرات	۱۹۷۳ء
۹- [illegible] والوظیفہ شرح الجوہرۃ المضیئۃ	امام احمد رضا خاں بریلوی	لاہور	۱۹۷۳ء
۱۰- تلخیص بہار شریعت	مولانا امجد علی اعظمی، علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	لاہور	۱۹۷۳ء
۱۱- باغی ہندوستان	عبدالشاہد خاں شروانی	لاہور	۱۹۷۴ء
۱۲- کوثر الخیرات	علامہ محمد اشرف سیالوی	لاہور	۱۹۷۵ء
۱۳- تذکرہ اکابر اہلسنت، پاکستان	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	لاہور	۱۹۷۶ء
۱۴- الروض المجود فی تحقیق حقیقۃ الوجود	علامہ فضل حق خیرآبادی، حکیم سید محمود احمد برکاتی	کراچی	۱۹۷۷ء
۱۵- دو اہم فتوے	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	لاہور	۱۹۷۷ء
۱۶- حسام الحرمین	امام احمد رضا خاں بریلوی	لاہور	۱۹۷۸ء
۱۷- تجلیۃ السلم	امام احمد رضا خاں بریلوی	لاہور	۱۹۷۸ء
۱۸- سیرت رسول عربی	علامہ نور بخش توکلی	لاہور	۱۹۷۹ء
۱۹- شفاعت مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)	علامہ فضل حق خیرآبادی، علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	بندیال	۱۹۷۹ء
۲۰- شفاء شریف	قاضی عیاض مالکی، علامہ محمد عبدالحکیم خاں اختر شاہجہان پوری	لاہور	۱۹۷۹ء
۲۱- تعارف علمائے اہلسنت	مولانا محمد صدیق ہزاروی	لاہور	۱۹۷۹ء
۲۲- فتاویٰ قادریہ	مولانا عبدالقادر لدھیانوی	لاہور	۱۹۷۹ء
۲۳- مرآۃ التصانیف	حافظ عبدالستار سعیدی	لاہور	۱۹۸۰ء
۲۴- کتاب البرزخ	علامہ نور بخش توکلی	لاہور	۱۹۸۰ء
۲۵- غزوات النبی (صلی اللہ علیہ وسلم)	مولانا نور بخش توکلی	لاہور	۱۹۸۱ء
۲۶- تعلیم مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) قرآن کی روشنی میں	مولانا رانا محمد ارشد قادری	لاہور	۱۹۸۱ء
۲۷- اعالی العطایا	امام احمد رضا خاں بریلوی	لاہور	۱۹۸۳ء
۲۸- دین اسلام	مفتی محمد گل رحمٰن قادری	لاہور	۱۹۸۳ء
۲۹- بہار شریعت	مولانا امجد علی اعظمی	لاہور	۱۹۸۳ء

کتاب	مصنف / مترجم	مقام	سن
۳۰- گنجینے	خادم حرمین	لاہور	۱۹۸۳ء
۳۱- ریاض الصالحین	امام یحییٰ بن شرف النووی'		
	علامہ محمد صدیق ہزاروی	لاہور	۱۹۸۴ء
۳۲- قادیانی مرتد پر خدائی تلوار	امام احمد رضا خاں بریلوی	لاہور	۱۹۸۴ء
۳۳- فیصلہ مقدسہ	مولانا محمد عزیز الرحمن بہاولپوری	لاہور	۱۹۸۴ء
۳۴- سلام رضا	امام احمد رضا خاں بریلوی	لاہور	۱۹۸۴ء
۳۵- فیض آباد (بھارت) سیشن کورٹ کا تاریخی فیصلہ	مولانا حشمت علی خاں	لاہور	۱۹۸۴ء
۳۶- شاہ جیلاں	سید غلام مصطفیٰ عقیل	لاہور	۱۹۸۵ء
۳۷- مختصر تعارف سنن ابن ماجہ	ـــــــــــ		۱۹۸۵ء
۳۸- الامر المحکم المربوط	شیخ ابن عربی، صاحبزادہ معین نظامی	سرگودھا	۱۹۸۵ء
۳۹- سرور القلوب	مولانا نقی علی خاں	لاہور	۱۹۸۵ء
۴۰- مکاشفۃ القلوب	امام غزالی	لاہور	۱۹۸۶ء
۴۱- شمائل ترمذی	امام ابو عیسیٰ ترمذی'، علامہ محمد صدیق ہزاروی	لاہور	۱۹۸۶ء
۴۲- التقریرات شرح مرقاۃ	مولانا محمد اشرف	لاہور	۱۹۸۶ء
۴۳- ضرب مجاہد	علامہ محمد عبدالکریم رضوی	خانقاہ ڈوگراں	۱۹۸۶ء
۴۴- فیوض غوث یزدانی ترجمہ "الفتح الربانی"	شیخ سید عبدالقادر جیلانی'، مولانا محمد ابراہیم قادری بدایونی	لاہور	۱۹۸۶ء
۴۵- شیشے کے گھر	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	لاہور	۱۹۸۶ء
۴۶- اندھیرے سے اجالے تک	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	لاہور	۱۹۸۶ء
۴۷- النبی کا صحیح معنی و مفہوم	علامہ سید احمد سعید کاظمی	لاہور	۱۹۸۶ء
۴۷- مقام نبوت	علامہ سید احمد سعید کاظمی	کراچی	۱۹۸۷ء
۴۹- فیوض الباری فی شرح صحیح بخاری (جلد پنجم)	علامہ سید محمود احمد رضوی	لاہور	۱۹۸۷ء
۵۰- تسکین الجنان فی محاسن کنزالایمان	مولانا عبدالرزاق بھترالوی	لاہور	۱۹۸۷ء
۵۱- تذکرہ مشائخ کشمیر	مولانا غلام نبی جانباز	راولپنڈی	۱۹۸۷ء
۵۲- محدث اعظم کچھوچھوی اور تحریک پاکستان	محمد اعظم نورانی	لاہور	۱۹۹۸ء
۵۳- دعا بعد از نماز جنازہ	مولانا اصغر علی	سرگودھا	۱۹۸۸ء
۵۴- شواہد الحق	علامہ یوسف نبہانی'		
	علامہ محمد اشرف سیالوی	لاہور	۱۹۹۸ء
۵۵- غنیۃ الطالبین	شیخ سید عبدالقادر جیلانی'		
	علامہ محمد صدیق ہزاروی	لاہور	۱۹۹۸ء
۵۶- مکمل اسلامی نصاب	محمد عبدالحکیم قاضی	لاہور	۱۹۸۸ء
۵۷- محدث اعظم پاکستان	مولانا محمد مولانا محمد جلال الدین قادری	لاہور	۱۹۸۸ء
	مولانا محمد سردار احمد چشتی قادری		
۵۸- شمیم ولایت	مولانا علی اصغر چشتی صابری	لاہور	۱۹۸۹ء
۵۹- عظمت مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)	ملک شیر محمد اعوان	لاہور	۱۹۸۹ء
۶۰- التقریر النامی شرح حسامی	مولانا حسام الدین'		
	مولانا محمد اشرف	دار روشنہ والا لاہور	۱۹۸۹ء
۶۱- رویت ہلال کی شرعی حیثیت	علامہ عطا محمد چشتی بندیالوی	خوشاب	۱۹۸۹ء
۶۲- بدعت کی حقیقت	محمد صدیق نقشبندی	لاہور	۱۹۸۹ء
۶۳- پردے کے احکام	حافظ محمد شاہد اقبال	لاہور	۱۹۸۹ء
۶۴- شرح صحیح مسلم (ج ۲)	علامہ غلام رسول سعیدی	لاہور	۱۹۸۹
۶۵- تحفہ حسینیہ (جلد دوم)	علامہ محمد اشرف سیالوی	لاہور	۱۹۹۰ء
۶۶- قرآن، سائنس اور امام احمد رضا	ڈاکٹر لیاقت علی نیازی	چکوال	۱۹۹۰ء
۶۷- کلمہ حق	علامہ محمد عبدالحکیم اختر شاہجہان پوری	لاہور	۱۹۹۰ء
۶۸- بشریٰ شرح صغریٰ	مولانا عبدالمجید قادری رضوی	کراچی	۱۹۹۰ء
۶۹- شیطان رشدی	ڈاکٹر شمس الدین الفاسی'		
	ڈاکٹر محمد مبارز ملک	لاہور	۱۹۹۰ء
۷۰- جمال تصوف	علامہ عبدالحکیم	چکوال	۱۹۹۰ء
۷۱- شاہ مایت بلھے شاہ	منشی عبدالمجید قادری اشرفی	لاہور	۱۹۹۰ء
۷۲- تعلیم المنطق	حافظ عبدالستار سعیدی	لاہور	۱۹۹۰ء
۷۳- اسلامی نظام، جامع عبادت و سیاست	ترجمہ مولانا سیف خالد اشرفی	لاہور	۱۹۹۰ء
۷۴- اسلامی عقائد	علامہ سید یوسف سید ہاشم رفاعی'		
	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	لاہور	۱۹۹۰ء
۷۵- نور الایضاح	علامہ حسن بن عمار شرنبلالی'		

کتاب	مصنف / مترجم	مقام	سنہ
	علامہ محمد صدیق ہزاروی	لاہور	۱۹۹۰ء
۷۶-فتاویٰ رضویہ (جلد اول)	امام احمد رضا خاں بریلوی	لاہور	۱۹۹۰ء
۷۷-برکات آل رسول	علامہ یوسف نبہانی'		
(صلی اللہ علیہ وسلم)	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	لاہور	۱۹۹۰ء
۷۸-فیوضات حسنیہ	مولانا محمد عبدالرحمٰن حسنی	خوشاب	۱۹۹۱ء
۷۹-ذبیحہ حلال ہے	امام احمد رضا خاں بریلوی'		
	مولانا معین الدین اجمیری	لاہور	۱۹۹۱ء
۸۰-القول العجلی کی بازیافت	حکیم سید محمود احمد برکاتی'		
	مولانا ابوالحسن زید فاروقی	لاہور	۱۹۹۱ء
۸۱-اساتذہ امیر ملت	میاں محمد صادق قصوری	لاہور	۱۹۹۲ء
۸۲-غوث الثقلین	علامہ محمد عبداللہ قادری مردانوی	گوجرانوالہ	۱۹۹۲ء
۸۳-اسلام اور مسیحی مذہب	علامہ بدر القادری	لاہور	۱۹۹۲ء
۸۴-اہل بدعت کون؟	عبدالمصطفیٰ قادری	لاہور	۱۹۹۲ء
۸۵-گستاخ رسول کی شرعی سزا	مفتی محمد گل رحمٰن قادری ہزاروی	لاہور	۱۹۹۲ء
۸۶-اہل سنت اور اہل بدعت	آصف قادری	لاہور	۱۹۹۲ء
۸۷-مشکوٰۃ الحواشی فی شرح سراجی	مولانا یار محمد القادری	جھنگ	۱۹۹۲ء
۸۸-طیب و طاہر نبی کی بے مثل طہارت	مفتی محمد اشرف قادری	گجرات	۱۹۹۳ء
۸۹-سرور اعظم کی کائنات میں جلوہ گری	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	لاہور	۱۹۹۳ء
۹۰-افکار شاہ ولی اللہ اور مسلک اہلسنت	مولانا محمد عبدالمجید رضوی	گوجرانوالہ	۱۹۹۳ء
۹۱-شان حبیب الباری (صلی اللہ علیہ وسلم)	مولانا غلام مصطفیٰ مجددی	نارووال	۱۹۹۳ء
۹۲-جگ جگ نام محمد	مولانا محمد حسین ساجد الہاشمی	فیصل آباد	۱۹۹۳ء
۹۳-فضل و برکات اسم محمد	مولانا حکیم محمد رمضان قادری	سانگھڑ	۱۹۹۳ء
۹۴-الاجوبۃ المحکمۃ	علامہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن سراج'		
عن الاسئلۃ الجاویۃ	علامہ عبدالرحمٰن سعیدی	ڈیرہ غازی خان	۱۹۹۳ء
۹۵-خطبات و مقالات	علامہ محمد صدیق ہزاروی	لاہور	۱۹۹۳ء
۹۶-شرح سلام رضا	مفتی محمد خان قادری	لاہور	۱۹۹۳ء
۹۷-سیف العطاء	علامہ عطا محمد چشتی بندیالوی گولڑوی		۱۹۹۳ء
۹۸-مقالات سیرت طیبہ	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	لاہور	۱۹۹۳ء

کتاب	مصنف / مترجم	مقام	سنہ
۹۹-زندہ جاوید خوشبوئیں	علامہ محمد صالح فرفور'		
	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	لاہور	۱۹۹۳ء
۱۰۰-موطا امام محمد مترجم	علامہ محمد خدابخش قصوری	لاہور	۱۹۹۳ء
۱۰۱-ایہا الولد	امام غزالی' صاحبزادہ کمال الدین	بھیرہ شریف	۱۹۹۳ء
۱۰۲-جمال اولیاء	علامہ یوسف نبہانی'		
	قاضی محمد عبداللطیف قادری	انگلینڈ	۱۹۹۳ء
۱۰۳-الوصول الی الاصول	مولانا محمد انور مگھالوی	بھیرہ شریف	۱۹۹۳ء
۱۰۴-پردے کی ضرورت و اہمیت	علامہ محمد عبدالرحمٰن نوری	حویلی لکھا	۱۹۹۳ء
۱۰۵-ایڈز کی ہولناک تباہ کاری	قاری محمد بشیر نقشبندی	لاہور	۱۹۹۳ء
۱۰۶-منکرین وجوب اللحیہ کا شرعی محاسبہ	علامہ الحاج محمد علی	لاہور	۱۹۹۳ء
۱۰۷-اصول نحو	علامہ صاحبزادہ مظہر فرید ہاشمی	ساہیوال	۱۹۹۳ء
۱۰۸-فضائل علی و فاطمہ	مولانا محمد افضل باجوہ قاسمی	بدوملہی' جولائی	۱۹۹۳ء
۱۰۹-تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار	علامہ محمد عنایت اللہ نقشبندی	لاہور	۱۹۹۵ء
۱۱۰-امر بالمعروف و نہی عن المنکر	علامہ سید محمد جلال الدین کاظمی	کراچی	۱۹۹۵ء
۱۱۱-حدیث النفس	پروفیسر محمد حسین القادری	فیصل آباد	۱۹۹۵ء
۱۱۲-حسنی	ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم	لاہور	۱۹۹۵ء
۱۱۳-ڈاکٹر مسعود عثمانی کی خرافات کا	مولانا رانا محمد ارشد قادری	لاہور	۱۹۹۵ء
علمی محاسبہ			
۱۱۴-مذاہب فقہ کی شرعی حیثیت	مولانا محمد نور المجتبیٰ		۱۹۹۵ء
۱۱۵-قرأت امام عاصم بروایت امام حفص	قاری خدا بخش بھری	لاہور	۱۹۹۶ء
۱۱۶-فتاویٰ سندیلوی	مفتی علی احمد سندیلوی	لاہور	جون ۱۹۹۶ء
۱۱۷-تحقیق حلالہ	علامہ محمد صدیق ہزاروی	لاہور	۱۹۹۶ء
۱۱۸-عقائد اہلسنت و جماعت	محمد کاشف اقبال مدنی	خانقاہ ڈوگراں	۱۹۹۶ء
قرآن و حدیث کی روشنی میں			
۱۱۹-مذاہب المحدثین	معظم رشید حجازی	لاہور	۱۹۹۶ء
۱۲۰-معمولات اہلسنت	علامہ مفتی محمد گل رحمٰن قادری	لاہور	۱۹۹۶ء
۱۲۱-امام احمد رضا محدث بریلوی اور			
فخر سادات سید محمد محدث کچھوچھوی	سید صابر حسین شاہ بخاری	لاہور	۱۹۹۶ء

۱۲۲- علامہ اقبال کے مذہبی عقائد	ڈاکٹر محمود احمد ساقی	لاہور	۱۹۹۶ء
۱۲۳- شرح حدائق بخشش (جلد ہفتم)	علامہ فیض احمد اویسی	کراچی	۱۹۹۶ء
۱۲۴- محاسبہ دیوبندیت	مولانا محمد حسن علی رضوی	لاہور	۱۹۹۶ء
۱۲۵- ترجمہ و حواشی موطا امام محمد	مولانا محمد یاسین قصوری	لاہور	۱۹۹۶ء
۱۲۶- دعوت میت	مولانا قمر القادری	فیصل آباد	۱۹۹۶ء
۱۲۷- اشعۃ اللمعات مترجم جلد چہارم	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	لاہور	۱۹۹۷ء
۱۲۸- تحقیق طلاق	علامہ محمد صدیق ہزاروی	لاہور	۱۹۹۷ء
۱۲۹- صرف عطائی	علامہ عطا محمد چشتی بندیالوی	لاہور	۱۹۹۷ء
۱۳۰- قرات مسنونہ	صاحبزادہ محمد عبدالسلام		۱۹۹۷ء
۱۳۱- نور نور چہرے	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	لاہور	۱۹۹۷ء
۱۳۲- ہشت بہشت	امیر خسرو دہلوی، سید سلیمان اشرف بہاری	لاہور	۱۹۹۷ء
۱۳۳- کیا ہم محفل منعقد کریں؟	دارالافتاء دبئی	کراچی	۱۹۹۷ء
۱۳۴- صراط الطالبین فی طریق الحق والدین	ڈاکٹر سید محمد مظاہر اشرف جیلانی	لاہور	۱۹۹۷ء
۱۳۵- تیسیر ابواب الصرف	حافظ خادم حسین	دینہ جہلم	۱۹۹۷ء
۱۳۶- استفسارات در اسرار حبیب	میاں فضل احمد نقشبندی مجددی	لاہور	۱۹۹۷ء
۱۳۷- ریڈیائی خطابات	علامہ محمد صدیق ہزاروی	لاہور	۱۹۹۷ء
۱۳۸- دروس القرآن	علامہ محمد مقصود احمد قادری	لاہور	۱۹۹۷ء
۱۳۹- شرح الصدور	علامہ جلال الدین سیوطی، مفتی سید شجاعت علی قادری	کراچی	۱۹۹۷ء
۱۴۰- حاشیہ صدرا	علامہ محمد مقصود احمد قادری	لاہور	۱۹۹۷ء
۱۴۱- التنویر شرح نحو میر (سندھی)	مولانا میاں جمیل احمد رضوی	سکھر	۱۹۹۷ء
۱۴۲- اشعۃ اللمعات مترجم جلد پنجم	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	لاہور	۱۹۹۷ء
۱۴۳- ایمان کامل کیسے ہو؟	شیخ عبدالحق محدث دہلوی، علامہ اقبال احمد فاروقی	کراچی	۱۹۹۸ء
۱۴۴- مسئلہ اذان بر قبر	علامہ قاضی محمد عظیم نقشبندی	لاہور	۱۹۹۸ء
۱۴۵- تحصیل التعرف فی معرفۃ	شیخ عبدالحق محدث دہلوی		

الفقہ والتصوف	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	لاہور	۱۹۹۸ء
۱۴۶- مرآت العوامل شرح مأۃ عامل	حافظ محمد زمان نقشبندی قادری	جہلم	مئی ۱۹۹۸ء
۱۴۷- تذکرہ حضرت محدث دکن	ڈاکٹر ابوالخیرات محمد عبدالستار خاں	لاہور	۱۹۹۸ء
۱۴۸- عقائد و نظریات	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	لاہور	۱۹۹۸ء
۱۴۹- فتنہ یوسف کذاب	حاجی ارشد قریشی	لاہور	۱۹۹۸ء
۱۵۰- کنز الایمان اور دیگر معروف قرآنی اردو تراجم	پروفیسر ڈاکٹر محمد مجید اللہ قادری	کراچی	۱۹۹۸ء
۱۵۱- آپ زندہ ہیں واللہ ۔۔۔۔	امام سبکی، علامہ محمد عباس رضوی	گوجرانوالہ	۱۹۹۸ء
۱۵۲- انگریز کا ایجنٹ کون؟	پروفیسر صاحبزادہ ظفر الحق بندیالوی	بندیال	
۱۵۳- اربعین جامی	مولانا محمد بشیر	آزاد کشمیر	
۱۵۴- فتاوی رضویہ جلد ۱۳	امام احمد رضا خاں بریلوی	لاہور	۱۹۹۸ء
۱۵۵- رشد الایمان	مولانا عبدالرشید رضوی	سمندری	۱۹۹۸ء
۱۵۶- جمال مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم	شاہ تراب الحق قادری	کراچی	۱۹۹۸ء
۱۵۷- دینی مدارس کا کردار	مولانا عبدالرزاق		
۱۵۸- طرد الافاعی عن حمی ھاد رفع الرفاعی	امام احمد رضا خاں بریلوی	لاہور	۱۹۹۸ء
۱۵۹- انوار سیفیہ	علامہ مفتی احمد الدین توگیروی	لاہور	

مختلف تقاریب میں پڑھے گئے مقالات:

۱- علامہ فضل حق خیر آبادی

(۱۹/ صفر ۱۳۹۳ھ / ۱۳/ مارچ ۱۹۷۳ء کو زیر اہتمام مجلس صداقت اسلام، لاہور پڑھا گیا)۔

۲- علم دین کی اہمیت

(۴/ محرم الحرام ۱۴۰۴ھ / ۱۰/ نومبر ۱۹۸۳ء کو انجمن طلباء مدارس عربیہ کے زیر اہتمام جامعہ نعیمیہ، لاہور میں پڑھا گیا)۔

۳- امام ابو حنیفہ اور علم حدیث

(۹/ رجب ۱۴۰۳ھ / ۸/ اپریل ۱۹۸۳ء کو جامعہ رضویہ، سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی میں پڑھا گیا)۔

۴- ضرورت پردہ

(۲۲/ شعبان المعظم ۱۴۰۸ھ/۹/ اپریل ۱۹۸۸ء کو اصلاح معاشرہ کانفرنس' لیاقت باغ راولپنڈی کے لئے لکھا گیا)۔

۵۔ دینی مدارس کے مدرسین' فرائض اور حقوق

(۲۴/ ربیع الاول ۱۴۱۰ھ/۲۵/ اکتوبر ۱۹۸۹ء کو جامعہ رضویہ' سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی میں جامعہ ہٰذا کی سلور جوبلی کے موقع پر پڑھا گیا)۔

۶۔ اصول ترجمہ قرآن حکیم

(۱۹/ جمادی الاخر ۱۴۱۱ھ/۶/ جنوری ۱۹۹۱ء کو اتفاق اسلامک سنٹر' ماڈل ٹاؤن لاہور میں پڑھا گیا)۔

۷۔ شریعت بل --- کمزور پہلو:

(۲/ ذوالحجہ ۱۴۱۱ھ/۱۴/ جون ۱۹۹۱ء کو جمعیت العلماء پاکستان کے دفتر میں حضرت استاذ الاساتذہ مولوی عطا محمد چشتی گولڑوی --- کی زیر صدارت ایک اجلاس میں پڑھا گیا)۔

۸۔ تقدیس الوہیت اور امام احمد رضا

(۲۰/ صفر ۱۴۱۳ھ/۲۰/ اگست ۱۹۹۲ء کو ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی کے زیر اہتمام امام احمد رضا کانفرنس تاج محل ہوٹل کراچی میں پڑھا گیا)۔

۹۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کا اسلوب

(۲۳/ جمادی الاخر ۱۴۱۵ھ/۲۸/ نومبر ۱۹۹۴ء کو قومی سیرت کانفرنس' مظفر آباد میں پڑھا گیا)۔

۱۰۔ اولین کتب تصوف میں کشف المحجوب کا مقام

(۱۴/ محرم الحرام ۱۴۱۶ھ/۱۳/ جون ۱۹۹۵ء کو مجلس مذاکرہ علمی کے زیر اہتمام جامع مسجد دربار داتا گنج بخش' لاہور میں پڑھا گیا)۔

۱۱۔ امام ربانی اور دو قومی نظریہ

(۲۸/ صفر ۱۴۱۷ھ/۱۵/ جولائی ۱۹۹۶ء کو ادارہ مظہر علم' لاہور کے زیر اہتمام امام ربانی کانفرنس منعقدہ الحمرا ہال' لاہور میں پڑھا گیا)۔

۱۲۔ کرامات اولیاء کرام اور ان کے وصال کے بعد استمداد

(۱۴/ ربیع الثانی ۱۴۱۷ھ/۳۰/ اگست ۱۹۹۶ء کو سید محمد دولھا شاہ بخاری علیہ الرحمہ' کراچی کے عرس کے موقع پر پڑھا گیا)۔

۱۳۔ تفسیر فتح العزیز معروف بہ تفسیر عزیزی

(۲۰/ ذوالحجہ ۱۴۱۷ھ/۲۹/ اپریل ۱۹۹۷ء کو "برصغیر میں مطالعہ قرآن" سیمینار باہتمام ادارہ تحقیقات اسلامی' اسلام آباد پڑھا گیا)۔

۱۴۔ مسلک اہل سنت اور امام ربانی

(۳۰/ صفر ۱۴۱۸ھ/۶/ جولائی ۱۹۹۷ء کو ادارہ مظہر اسلام' لاہور کے زیر اہتمام امام ربانی کانفرنس' منعقدہ الحمرا ہال' لاہور میں پڑھا گیا)۔

۱۵۔ اسوۂ حسنہ اور خدمت خلق

(۵/ ربیع الاخر ۱۴۱۸ھ/۱۰/ اگست ۱۹۹۷ء کو صوبائی سیرت کانفرنس' باہتمام محکمہ اوقاف پنجاب' لاہور کے لئے لکھا گیا)۔

۱۶۔ امام ابوحنیفہ ہی کیوں؟

(یکم رجب ۱۴۱۸ھ/۲/ نومبر ۱۹۹۷ء کو امام اعظم سیمینار' بمقام جناح ہال' لاہور پڑھا گیا)۔

۱۷۔ امام احمد رضا اور رد قادیانیت

(۱۰/ صفر ۱۴۱۹ھ/۶/ جون بروز ہفتہ امام احمد رضا کانفرنس منعقدہ ہوٹل ہلیڈے باہتمام ادارہ تحقیقات امام احمد رضا' کراچی کے لکھا گیا)۔

۱۸۔ فی ظلال الفتاویٰ الرضویہ (عربی)

ادارہ تحقیقات اسلامی' اسلام آباد کی طرف سے منعقدہ انٹرنیشنل ابوحنیفہ کانفرنس (۵ تا ۸/ اکتوبر ۱۹۹۸ء) میں پڑھا گیا۔

پیغامات

۱۔ ماہنامہ اشرفیہ' مبارکپور (حافظ ملت نمبر)	جون جولائی اگست ۱۹۷۸ء
۲۔ ماہنامہ الذکر' کراچی	ستمبر ۱۹۹۳ء
۳۔ ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور	اکتوبر ۱۹۹۵ء
(ضیائے حرم کی سلور جوبلی کے موقع پر)	
۴۔ ماہنامہ حجاب' لاہور	اکتوبر نومبر ۱۹۹۸ء
۵۔ سہ ماہی الکوثر' سہسرام' صوبہ بہار (بھارت)	اکتوبر نومبر دسمبر ۱۹۹۸ء

علامہ شرف صاحب کی تحریک پر شائع ہونے والے تراجم کتب:

نام کتاب	مترجم	سن اشاعت
۱۔ سنن ابوداؤد (۳ جلد)	علامہ محمد عبدالحکیم خاں اختر شاہجہاں پوری	۱۹۸۵ء
۲۔ مشکوٰۃ شریف (۳ جلد)	علامہ محمد عبدالحکیم خاں اختر شاہجہاں پوری	۱۹۸۶ء
۳۔ فیوض غوث یزدانی ترجمہ "فتح الربانی"	مولانا محمد ابراہیم قادری بدایونی	۱۹۸۶ء
۴۔ ریاض الصالحین	علامہ محمد صدیق ہزاروی	۱۹۸۶ء
۵۔ شواہد الحق (علامہ یوسف نبہانی)	علامہ محمد اشرف سیالوی	اپریل ۱۹۸۸ء
۶۔ شرح معانی الآثار (۱،۲ جلد)	علامہ محمد صدیق ہزاروی	اکتوبر ۱۹۹۳ء
۷۔ تراجم المحدثین	مولانا غلام نصیرالدین	۱۹۹۳ء
۸۔ موطا امام محمد	مولانا محمد منشاتابش قصوری	۱۹۹۷ء
۹۔ زجاجۃ (حق مشکوٰۃ) المصابیح جلد اول	سید عبداللہ محدث دکنی'	
	محمد منیرالدین دکنی	۱۹۹۷ء
۱۰۔ غنیۃ الطالبین	علامہ محمد صدیق ہزاروی	دسمبر ۱۹۹۷ء

تلخیص:

نام کتاب	مصنف'	مطبوعہ	سن اشاعت
۱۔ بہار شریعت	مولانا محمد امجد علی اعظمی	لاہور	۱۹۷۳ء

تصانیف کے تراجم:

عنوان	زبان	مترجم	مقام اشاعت	سن اشاعت
۱۔ البریلویہ کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ	عربی			
۲۔ مدینۃ العلم بعنوان شہر علم	اردو	غلام نصیرالدین چشتی گولڑوی	لاہور	۱۹۸۹ء
۳۔ المعجزۃ وکرامات الاولیاء بعنوان معجزات وکرامات	اردو	غلام نصیرالدین چشتی گولڑوی	لاہور	۱۹۸۸ء
۴۔ کشف النور عن اصحاب القبور	سندھی	رحیم داد کھوسو	سکھر	۱۹۹۳ء
۵۔ پیکر نور	پشتو	مولانا آفتاب احمد خاں	لاہور	۱۹۹۸ء

زیر طبع کتب:

۱۔ عقائد و نظریات ۲۔ عظمتوں کے پاسبان (تذکرہ اخیار ملت)

۳۔ معارف امام ابو حنیفہ ۴۔ لمعات امام ربانی

غیر مطبوعہ کتب و مقالات:

۱۔ آئینہ شرف ۲۔ مقالات رضویہ

۳۔ مقدمات رضویہ

غیر مطبوعہ مقالات:

۱۔ تحذیر الناس پر سوالات

۲۔ تحدید ملکیت زرعی اصلاحات کے سلسلے میں جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری' ممبر شریعت اپیل بینچ' سپریم کورٹ آف پاکستان کے ارسال کردہ ۲۶ سوالات کے جوابات مرسلہ ۲۹ مئی ۱۹۸۶ء

۳۔ "مشترکہ سرمایہ کمپنی کا نظام کار اور اس میں شرکت" کے بارے میں استفسار اور انکا جواب (محررہ ۸/ ربیع الثانی ۱۴۱۴ھ/ ۲۶/ ستمبر ۱۹۹۳ء)

۴۔ الکحل' سپرٹ اور ٹنکچر آمیز دواؤں کے بارے میں استفسار اور ان کا جواب (برائے مبارکپور) (جواب محررہ ۱۶/ صفر ۱۴۱۴ھ/ ۲۷/ جولائی ۱۹۹۳ء)

۵۔ ڈاکٹر ظہور احمد اظہر

۶۔ حکیم فضل الرحمن قادری نقشبندی جہلمی

۷۔ مدینہ طیبہ پر یورش کرنے والے گروہ کا تجزیہ

۸۔ ویون اور ان کے منافع پر زکوٰۃ' چیک کی خرید و فروخت' دوامی اجارہ

۹- نعرۂ رسالت کے انکار کی تاریخ

۱۰- وجد و جذب

۱۱- منشیات کے رد میں مکتوب

۱۲- ائمہ دین کی نعت گوئی

۱۳- شریعت بل ـــ کمزور پہلو

۱۴- علماء اہلسنت کی خدمت میں چند تجاویز

۱۵- مشائخ کانفرنس کے لئے تجاویز

۱۶- شاطبی وقت استاذ القراء مولانا قاری محمد طفیل نقشبندی مجددی

۱۷- محدث جلیل حضرت شاہ محمد غوث قادری اور "رسالہ ذکر جہر"

۱۸- "سنن ابن ماجہ" کا مختصر تعارف

۱۹- ملک العلماء مولانا محمد ظفرالدین بہاری

۲۰- یگانہ روزگار خطاط حافظ محمد یوسف سدیدی

۲۱- تبلیغی جماعت ـــ ایک تحقیقی جائزہ

غیر مطبوعہ تراجم:

۱- دورد مستغاث

۲- مرثیہ بروفات مولوی سید چراغ شاہ (مرثیہ نگار مولانا محمد حسن فیضی)

۳- تحصیل التعرف فی معرفۃ الفقہ والتصوف

۴- اشعۃ اللمعات جلد ہفتم

۵- دلائل الخیرات سید محمد ـــ سلیمان جزولی (ترجمہ)

باب ۵

شرفِ ملت دوستوں کی نظر میں

قوس قزح کے وہ دھنک رنگ جو دوستوں نے
کتابوں کا تحفہ پیش کرتے ہوئے سینۂ قرطاس پر بکھیرے

تحائف کتب بھجوانے والے

علامہ اقبال احمد فاروقی

(مکتبہ نبویہ لاہور ومدیر ماہنامہ "جہان رضا" لاہور)

(۱)

حاجة الانسانية إلى نظرية صالحة

للأستاذ أبي الأعلى المودودي

برادر مکرم مولانا عبدالحکیم صاحب شرف لاہور قادری کی خدمت میں چند اوراق عربی پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

نیاز مند ---اقبال احمد فاروقی

(۲)

حسام الحرمین (عربی' اردو)

بہ سپاس گزاری محبی مولانا عبدالحکیم صاحب شرف

یکم نومبر ۱۹۷۵ء ---اقبال احمد فاروقی (ناشر)

☆☆☆

حاجی ارشد قریشی

(المعارف' گنج بخش روڈ' لاہور)

فتنہ یوسف کذاب

اعزازی نسخہ (جلد اول دوم)

حضرت مولانا عبدالحکیم شرف قادری صاحب کی خدمت اقدس میں ہدیہ عقیدت واخلاص

۶/جنوری ۱۹۹۸ء ----ارشد قریشی (مولف)

☆☆☆

مولانا انوار احمد قادری امجدی

(مینجر دار العلوم امجدیہ اہلسنت ارشد العلوم 'اوجھاگنج' ضلع بستی 'بھارت)

(۱)

فتویٰ جامع الشواہد فی اخراج الوہابیین عن المساجد

تصنیف حضرت علامہ مولانا وصی احمد محدث سورتی رحمہ اللہ تعالیٰ

بشرف نظر سرمایہ اہلسنت حضرت علامہ عبدالحکیم شرف قادری دامت برکاتہم العالیہ

۷ ر رمضان ۱۴۱۷ھ ـــ انوار احمد قادری (ناشر)

(۲)

عرس کی شرعی حیثیت

از مولانا اختر حسین قادری بستوی

۷/ رمضان ۱۴۱۷ھ ـــ انوار احمد قادری امجدی

☆☆☆

مولانا افتخار احمد قادری مصباحی

(فاضل جامعہ اشرفیہ 'مبارکپور' حال مدینہ منورہ)

(۱)

فضائل قرآن

ہدیہ خلوص حضرت مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب

استاذ جامعہ نظامیہ رضویہ 'لاہور

کی خدمت گرامی میں

۴ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ

افتخار احمد قادری

المجمع الاسلامی 'الجامعۃ الاشرفیہ' مبارکپور

☆☆☆

حضرت مولانا پیر سید ابوالکمال برق نوشاہی رحمہ اللہ تعالیٰ

(ڈوگہ شریف گجرات)

(۱)

نوشہ گنج

ہدیہ اخلاص

حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب شرف قادری

۱۸/ دسمبر ۱۹۷۶ء ـــ فقیر سید ابوالکمال برق نوشاہی (مرتب)

(۲)

نوشاہی شعراء

تهدیہ

برائے علامہ عبدالحکیم صاحب شرف قادری سلمہ ربہ

سید ابوالکمال برق نوشاہی ۲۹/ مئی ۱۹۸۱ء

☆☆☆

مولانا اختر حسین

(مجلس اشاعت طلبہ فیض العلوم محمد آباد گوہنہ 'اعظم گڑھ)

(۱)

ندائے یارسول اللہ

(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

کے موضوع پر دو رسالے' محررہ (۱) امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ العزیز (۲) مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری

بخدمت گرامی حضرت مولانا عبدالحکیم شرف قادری مدظلہٗ ۲۳ رجب ۱۴۰۶ھ / ۳/ اپریل ۱۹۸۶ء

اختر حسین

☆☆☆

جناب بشیر احمد فیصل آباد

(۱)

تذکرہ کریمیہ

تصنیف حضرت بابا کرم شاہ صاحب قادری مجددی رحمہ اللہ تعالیٰ

مکرمی محترمی مولانا عبدالحکیم شرف صاحب نقشبندی

جامعہ نظامیہ 'اندرون لوہاری گیٹ مکتبہ قادریہ لاہور

بذریعہ علامہ اسد نظامی صاحب منڈی جہانیاں والے

پیش کردہ۔ طالب دعا

بشیر احمد

کریمیہ جنرل سٹور 'نیو مارکیٹ

ریل بازار 'فیصل آباد

☆☆☆

فقیہ ملت حضرت علامہ مولانا جلال الدین امجدی

(۱)

بزرگوں کے عقیدے

ہدیہ بخدمت شریف سرمایہ ملت

حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری نقشبندی زیدت معالیہم

شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ 'لاہور

جلال الدین امجدی

۱۰/ صفر ۱۴۱۴ھ

(۲)

خطبات محرم

تحفہ برائے معمار سنیت حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری زید مجدہم

رکن مجلس عاملہ پاکستان سنی رائٹرز گلڈ

جلال الدین احمد امجدی

۲۳/ ذوالحجہ ۱۴۰۸ھ۔۔ خادم فیض الرسول براؤں شریف ضلع بستی

یو۔پی۔ الہند

(۳)

غیر مقلدوں کے فریب

سرمایہ سنیت حضرت مولانا علامہ محمد عبدالحکیم صاحب شرف قادری

جلال الدین احمد الامجدی (مصنف)

۲۳/ ربیع النور ۱۴۱۵ھ

☆☆☆

جناب خلیل احمد رانا

(نعمان اکیڈمی 'جہانیاں منڈی ضلع خانیوال)

(۱)

کلمۂ فضل رحمانی بجواب اوہام غلام قادیانی (۱۳۱۴ھ)

تصنیف قاضی فضل احمد گورداسپوری (لدھیانوی) رحمہ اللہ تعالیٰ

مکرم و محترم علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ کی خدمت میں ہدیہ خلوص

منجانب

خلیل احمد رانا

۶ر دسمبر ۱۹۹۷ء، جہانیاں ضلع خانیوال

☆☆☆

ڈاکٹر خالق داد ملک

(استاذ مساعد بالقسم العربی، جامعہ پنجاب لاہور)

(۱)

تخریج احادیث کشف المحجوب للہجویری

الاھداء مع الاکرام

الی فضیلۃ الاستاذ حضرت شیخ المحدثین

محمد عبدالحکیم شرف القادری مدظلہ العالی

۲۰ جنوری ۱۹۹۸ء

☆☆☆

قاری خدا بخش بصری

(۱)

قواعد علم تجوید بروایت امام حفص

ہدیہ تواضع بخدمت

استاذ العلماء حضرت علامہ عبدالحکیم شرف صاحب

شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

۵/دسمبر ۱۹۹۷ء قاری خدا بخش بصری (مصنف)

☆☆☆

سید رضی شیرازی علی پوری رحمہ اللہ تعالیٰ

مدفون علی پور شریف

(۱)

سیاہ بر سفید

ایں نسخہ کتاب پر ارزش

بحضورت آقائی عبدالحکیم شرف مدظلہ

اہدا می نمایم

ہاں اگر کنی قبول ہدیہ کتاب ایں

لطف بے کراں کنی منت گراں نہی

مخلص

رضی شیرازی علی پوری (مصنف)

☆☆☆

جناب محترم خواجہ رضی حیدر

(ڈپٹی ڈائریکٹر قائد اعظم اکیڈمی، کراچی)

(۱)

تذکرہ محدث سورتی

نذر اہل سنت حضرت علامہ عبدالحکیم شرف قادری کی خدمت عالیہ میں

جن کی تصنیف و تالیف اور مسلک اہلسنت کی اشاعت و تشہیر کے سلسلے میں مساعی جمیلہ تاقیامت یاد رکھی جائیں گی۔

احقر

خواجہ رضی حیدر (مصنف)

۳۰/جون ۱۹۸۱ء

☆☆☆

رفیع الدین ذکی قریشی، لاہور

(۱)

نوید رحمت (مجموعہ نعت)

حضرت مولانا شیخ الحدیث جناب محمد عبدالحکیم شرف قادری

کے زہد و تقویٰ و ریاضت کی نذر بصد خلوص نیاز

خاکسار

رفیع الدین ذکی قریشی (صاحب دیوان)

☆☆☆

مولانا حافظ محمد زمان نقشبندی قادری

(مہتمم دار العلوم جلالیہ نقشبندیہ، منگلا ضلع جہلم)

(۱)

مرآۃ العوامل

محترم و مکرم استاذ العلماء والفضلاء

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحکیم شرف قادری صاحب کے لئے تحفہ

۲۷/جون ۱۹۹۸ء

منجانب

حافظ محمد زمان نقشبندی (مصنف)

(۲)

فضائل صلوٰۃ و سلام

استاذ العلماء والفضلاء گرامی قدر

محترم مکرم حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب کی خدمت اقدس میں کتاب "فضائل صلوٰۃ و سلام" کا تحفہ پیش کیا جاتا ہے

۹/جون ۱۹۸۹ء

منجانب

حافظ محمد زمان نقشبندی، منگلا

☆☆☆

سمیہ عبداللہ قادری (گوجرانوالہ)

(۱)

غوث الثقلین

سیرت، سوانح، افکار

قابل احترام، محترم علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری نقشبندی صاحب

کی علمی بصیرت کی نذر

یکم دسمبر ۱۹۹۳ء

صاحبزادی سمیہ عبداللہ قادری (مؤلفہ)

☆☆☆

شکیل مصطفیٰ اعوان صابری چشتی

(۱)

سنہری جالیوں والے

جناب علامہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری

شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور کی خدمت اقدس میں ادب و احترام کے ساتھ

۲۹/ستمبر۱۹۹۷ء — شکیل مصطفیٰ اعوان، لاہور (مرتب)

☆☆☆

پروفیسر شریف احمد صاحبزادہ

(شعبہ عربی انٹرنیشنل اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد)

(۱)

مولد العروس

میلاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم

جناب علامہ عبدالحکیم شرف قادری کی خدمت گراں مایہ میں

صاحبزادہ (مترجم)

☆☆☆

حضرت مولانا سید شریف احمد شرافت نوشاہی رحمہ اللہ تعالیٰ

(ساہن پال شریف گجرات)

(۱)

شریف التواریخ، جلد اول

ہدیہ خلوص

بجناب مولانا عبدالحکیم شرف قادری

۲۳/ستمبر۱۹۷۹ء — سید شرافت نوشاہی (مرتب)

(۲)

نوشہ گنج بخش

شیخ الاسلام حضرت سید حافظ شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش مجدد اکبر قادری قدس سرہ

تحفہ

بجناب مولانا عبدالحکیم شرف قادری

۸/مارچ۱۹۷۸ء — سید شرافت نوشاہی

☆☆☆

صابر براری (کراچی)

(۱)

تاریخ رفتگاں

نذر خلوص:

محترم مولانا عبدالحکیم شرف قادری کی خدمت میں

۲۱/مارچ۱۹۸۶ء — صابر براری (مرتب)

☆☆☆

(۱)

جناب محترم ضیاء الحق سوز حقی دہلوی، دہلی

(یکے از اولاد شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ)

(۱)

مرج البحرین (مترجم)

از شیخ محقق حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ

نذر خلوص

حضرت قبلہ جناب مولانا عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ العالی

منجانب

ضیاء الحق سوز حقی دہلوی

۲۹/جنوری ۱۹۹۲ء

☆☆☆

مولانا عبد الہادی خاں حبیبی رضوی

(مدرس جامعہ فاروقیہ، بنارس، بھارت)

(۱)

الاستعداد لیوم المعاد

توشہ آخرت

تصنیف امام احمد بن حجر عسقلانی شارح بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ

ترجمہ مولانا عبد الہادی خاں

ہدیہ خلوص حضرت علامہ مولانا عبد الحکیم صاحب قبلہ شرف قادری

جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

یکم اپریل ۱۹۹۰ء

عبید الرضا عبد الہادی خاں رضوی (مترجم)

(۲)

متفقہ فتویٰ علماء دین

از روئے قرآن وحدیث واجماع وقیاس دربارہ عدم جواز

نکاح اہل سنت مع اہل بدعت، ہدیہ خلوص بخدمت اقدس معدن علم وحکمت

حضرت علامہ مولانا عبد الحکیم شرف قادری مدظلہ العالی

عبید الرضا عبد الہادی خاں رضوی

☆☆☆

پیرزادہ عابد حسین شاہ

(بہاؤ الدین ذکریا لائبریری، چوا سیدن شاہ، ضلع چکوال)

(۱)

دلیل التجار الی اخلاق الاخیار

تالیف علامہ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ

بخدمت گرامی قدر مولانا محمد عبد الحکیم شرف قادری صاحب بصد احترام وخلوص کے ساتھ

۲۳/ستمبر ۱۹۹۷ء

عابد حسین

☆☆☆

مجاہد ملت مولانا عبد الستار خاں نیازی

(کارکن تحریک پاکستان، سیکرٹری جنرل جمعیت علمائے پاکستان)

(۱)

مجاہد ملت مولانا عبد الستار خاں نیازی (جلد اول)

تصنیف میاں محمد صادق قصوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عزیز محترم حضرت مولانا عبد الحکیم شرف صاحب کے نظریہ پاکستان اور استحکام پاکستان کے لئے تحقیق انیق اور ایثار کی نذر!

محمد عبد الستار خاں نیازی

سینیٹر

۱۳/دسمبر ۱۹۹۶ء

☆☆☆

مولانا عبد المجتبیٰ رضوی

(استاذ شعبہ عالیہ مدرسہ مجیدیہ 'بنارس 'بھارت)

(۱)

تذکرہ مشائخ قادریہ

برائے تبصرہ ہدیہ خلوص

مورخ اہل سنت حضرت علامہ شرف قادری صاحب مدظلہ 'لاہور

۶/اکتوبر ۱۹۸۹ء   عبدالمجتبیٰ رضوی

☆☆☆

مولانا قاضی عبدالدائم دائم

(خانقاہ نقشبندیہ مجددیہ صدریہ ہری پور 'مدیر ماہنامہ "جام عرفاں")

(۱)

حیات صدریہ

ان کو پانا چاہئے یا خود کو کھونا چاہئے
عاشقی کہتی ہے آخر کچھ تو ہونا چاہیے

ہدیہ بحضور حضرت علامہ عبدالحکیم شرف صاحب شرفہ اللہ واکرمہ

منجانب   قاضی عبدالدائم دائم (مصنف)

(۲)

سید الوریٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہدیہ خلوص و محبت

بحضور: فاضل اجل علامہ بے بدل 'پاسبان مسلک اہل سنت

عالی جناب عبدالحکیم شرف صاحب دام لطفہ

منجانب دائم   (فروری ۱۹۹۸ء)

☆☆☆

مولانا حافظ عبدالحلیم نقشبندی

(ناظم جامعہ انوار الاسلام غوثیہ رضویہ 'چکوال)

(۱)

تذکرہ علمائے اہل سنت چکوال

ہدیۂ تبریک

استاذ العلماء شیخ الحدیث والفقہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب مدظلہ

منجانب

حافظ عبدالحلیم نقشبندی

(۲)

فصل الخطاب (حصہ اول)

از حضرت مولانا خواجہ محبوب الرسول مدظلہٗ

ہدیۂ تبریک

استاذی المکرم جناب محترم مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب مدظلہٗ

شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ 'لاہور

منجانب   حافظ عبدالحلیم نقشبندی

☆☆☆

مولانا حافظ عبدالکریم قادری رضوی

(خطیب جامع مسجد حیدری کراچی)

(۱)

ایمان کامل کیسے نصیب ہو؟

تصنیف حضرت شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ

ترجمہ پیرزادہ محمد اقبال احمد فاروقی

ہدیہ۔ حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری قبلہ

شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور

والسلام مع الاکرام

عبدالکریم قادری رضوی عفی عنہ (ناشر)

☆☆☆

جناب سید عارف محمود مجور رضوی گجرات

(۱)

پروفیسر وقار حسین طاہر کی مذہبی و اعتقادی دو رخی

بمطالعہ گرامی:

حضرت مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ

عارف محمود عفی عنہ

(۲)

خفتگان خاک گجرات

کا

تحقیقی و تنقیدی جائزہ

بمطالعہ گرامی: محترم المقام مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب

۱۸/ مئی ۱۹۹۸ء

عارف محمود (مرتب)

☆☆☆

مولانا سید عتیق الرحمٰن شاہ

(متعلم جامعہ اسلامیہ عالمیہ' اسلام آباد)

(۱)

حولیۃ الجامعۃ الاسلامیۃ العالمیۃ

العدد الرابع ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۶ء

مجلۃ تصدر عن الجامعۃ الاسلامیۃ العالمیۃ' اسلام آباد باکستان

الاهداء إلى

فضیلۃ الأستاذ شرف القادری' دامت معالیہ' بورکت ایامہ ولیالیہ

من معجبہ

السید عتیق الرحمان' اسلام آباد

۲/ من ذی الحجہ ۱۴۱۸ھ

☆☆☆

مولانا مفتی علی احمد سندیلوی

(امیر اخوان المومنین' لاہور)

(۱)

قاموس القرآن

للفقیہ المفسر الجامع الحسین بن محمد الدامغانی

ہدیہ تبریک:
حکیم ملت حضرت مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ
شیخ الحدیث و صدر مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور

۴/ محرم ۱۴۱۵ھ / ۳/ جون ۱۹۹۵ء

منجانب
علی احمد سندیلوی
خادم دارالافتاء
جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور

☆☆☆

پروفیسر غلام معین الدین نظامی

(شعبۂ فارسی اورینٹل کالج' لاہور)

(۱)

النبی المعظم

بحیثیت پیکر صبر و استقلال

تحریر: غلام معین الدین مرولوی

بحضور: حضرت علامہ شرف قادری صاحب' جامعہ نظامیہ' لاہور

غلام معین الدین نظامی

☆☆☆

علامہ سید غلام مصطفیٰ بخاری عقیل

(۱)

مسلمان خواتین کی علمی خدمات

بصد ادب و خلوص
بخدمت استاذی المکرم مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری
شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور
۲۷/ نومبر ۱۹۹۷ء

غلام مصطفیٰ
جامعہ مدینۃ العلم' راناٹاؤن لاہور

☆☆☆

علامہ غلام رسول سعیدی

(شارح مسلم شریف)

(۱)

مقام ولایت نبوت

بملاحظہ گرامی حضرت شیخ الحدیث علامہ شرف صاحب زید شرفہ

غلام رسول سعیدی غفرلہ

☆☆☆

مولانا غلام مصطفیٰ مجددی

(ادارہ تعلیمات مجددیہ' شکرگڑھ)

(۱)

علمی و فکری مجلہ

عزم نو ۔۔۔۔ قرآن نمبر

۱۹۹۵---۹۶ء

بخدمت اقدس:

حضرت العلام جناب شرف قادری صاحب دامت برکاتہ

۷/فروری ۱۹۹۶ء — غلام مصطفیٰ مجددی

☆☆☆

مولانا قربان علی سکندری

(ناظم جمعیت علماء سکندریہ، پیر جو گوٹھ ضلع خیرپور سندھ)

(۱)

مخزن فیضان

یعنی

ملفوظات شریف اردو

امام الاولیاء حضرت پیر سائیں روزہ دھنی قدس سرہ

تحفہ برائے علامۃ العصر مولانا مفتی عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ

فقیر قربان علی سکندری

☆☆☆

پروفیسر منیر الحق کعبی بہاولپوری

(مدیر ماہنامہ "زجاج" گجرات)

(۱)

سلام رضا ۔۔۔ تضمین و تفہیم اور تجزیہ

مولانا عبدالحکیم صاحب شرف قادری کی خدمت میں

کعبی (مصنف)

بذریعہ مرکزی مجلس رضا لاہور

☆☆☆

ڈاکٹر محمود احمد ساقی

(۱)

حاضر و ناظر رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

از حضرت علامہ مفتی محمد عنایت اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ

ہدیہ عقیدت و محبت

استاذ العلماء شیخ الحدیث جناب مولانا عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ

۱۱/ستمبر ۱۹۹۶ء — محمود احمد ساقی، لاہور

بانی مرکزی مجلس احناف، لاہور

(۲)

اقبال و احمد رضا

کے

فکری زاویے

پیش خدمت:

مربی و محسن استاذ گرامی حضرت علام مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ العالی

محمود احمد ساقی (مصنف)

☆☆☆

علامہ سید محمود احمد رضوی

(مرکزی امیر حزب الاحناف' لاہور' شارح بخاری)

(۱)

فیوض الباری شرح صحیح بخاری (جلد پنجم)

جناب محترم محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب کے زیر مطالعہ

۱۰/نومبر ۱۹۹۳ء — سید محمود احمد رضوی

☆☆☆

ڈاکٹر محمود الحسن عارف

(دارالعرفان' رحمان پارک گلشن راوی لاہور)

(۱)

نماز کا مسنون طریقہ

حضرت اقدس مولانا عبدالحکیم صاحب دامت برکاتہم

کی خدمت میں ہدیۂ اخلاص

محمود الحسن (مولف)

جناب محترم سید محسن صاحب

(مینجر فرید بک سٹال' لاہور)

(۱)

تبیان القرآن' جلد اول

از علامہ غلام رسول سعیدی

شیخ الحدیث جناب محترم المقام عبدالحکیم شرف قادری صاحب کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے۔

محسن

☆☆☆

مولانا علامہ معراج الاسلام

(شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن' لاہور)

(۱)

منہاج البلاغہ

ھدیہ برائے تنقید و تقریظ

بجناب عالی حضرۃ العلام جناب محترم

محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب

۱۳ر ستمبر ۱۹۹۴ء — محمد معراج الاسلام (مصنف)

☆☆☆

فضیلۃ الشیخ السید حازم محمد احمد المحفوظ

(مدرس مساعد بقسم اللغۃ الاردیۃ و آدابھا۔ کلیۃ اللغات والترجمۃ جامعۃ الازھر الشریف)

(۱)

حکیم الامۃ و شاعر الاسلام

العلامة محمد اقبال

استاذنا الجليل معالی فضیلۃ الامام الشیخ محمد عبد الحکیم شرف القادری المحترم۔

۱۲/ ذوالقعدہ ۱۴۱۸ھ ' ۱۳/ مارس ۱۹۹۸ء (المولف)

حازم المحفوظ

(المولف)

(۲)

مدرسۃ دھلی الشعریۃ

اورینٹل کالج میگزین

بسلسلہ ۱۲۵ سالہ تقریبات

۹۶---۱۹۹۵ء

إهداء:

إلی أستاذنا الأجل معالی فضیلۃ الامام الشیخ

محمد عبدالحکیم شرف القادری مدظلہ العالی

تلمیذکم المخلص

۹/ ربیع الاول ۱۴۱۹ھ/ ۵ یولیو ۱۹۹۸ء — حازم محمد أحمد

(۳)

بساتین الغفران

إهداء:

إلی أستاذنا الجلیل شیخ الحدیث النبوی الشریف

معالی الإمام الفاضل الأستاذ محمد عبدالحکیم شرف القادری

أطال اللہ عمرہ من أجل الإسلام والمسلمین فی کل مکان ونفعنا بعلمہ الغزیر

المخلص

حازم محمد احمد عبدالرحیم المحفوظ

۱۰/ ۸/ ۱۹۹۸

☆☆☆

پروفیسر محمد ایوب قادری' کراچی

(۱)

سیر العارفین

مولف۔ حامد بن فضل اللہ جمالی

مترجم--- محمد ایوب قادری

ناشر مرکزی اردو بورڈ' لاہور

حضرت مولانا محمد عبدالحکیم شرف القادری صاحب کی خدمت میں ہدیۂ محقر

۱۹/ اکتوبر ۱۹۷۶ء — محمد ایوب قادری

(۲)

میر عبدالواحد بلگرامی

مقالہ محمد ایوب قادری مشمولہ سہ ماہی اردو شمارہ ۳-۸۱

محترمی مولانا عبدالحکیم شرف القادری صاحب زیدت مکارمکم

خاکسار

محمد ایوب قادری

☆☆☆

پروفیسر محمد اقبال مجددی

(پروفیسر گورنمنٹ ڈگری کالج صدر بازار' لاہور کینٹ)

(۱)

مقامات مظہری

بگرای خدمت حضرت مولانا عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ تقدیم گردید

از مرتب کتاب

احقر

۳۱/جنوری ۱۹۸۳ء — محمد اقبال مجددی' لاہور

☆☆☆

صاحبزادہ ابوالحامد قاری محمد اکرم خاں علوی

(جامعہ غوثیہ معینیہ رضویہ ریاض الاسلام' اٹک' صدر)

(۱)

"تفسیر ریاض القرآن" --- حصہ اول

از پیر مفتی محمد ریاض الدین اعوان

تحفہ کریمہ

بخدمت عالی وقار جناب عبدالحکیم شرف قادری صاحب جامعہ نظامیہ' لاہور شریف

☆☆☆

مولانا رانا محمد ارشد رضوی

(۱)

تعظیم مصطفیٰ قرآن کی روشنی میں

میں یہ کتاب اپنے محسن عظیم حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحکیم قادری دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت مقدسہ میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں

۲۷/جنوری ۱۹۸۳ء — محمد ارشد رضوی' (مرتب)

☆☆☆

مولانا سید محمد ریاست علی قادری رضوی

(بانی ادارہ تحقیقات امام احمد رضا' کراچی)

(۱)

معارف رضا (جلد چہارم)

تحفہ خلوص و محبت:

حضرت علامہ محترم عبدالحکیم شرف قادری صاحب دامت برکاتہم العالیہ

فقیر

۳۱/دسمبر ۱۹۹۳ء — محمد ریاست علی قادری

☆☆☆

مولانا علامہ محمد انور مگھالوی

(مدرس دارالعلوم محمدیہ غوثیہ' بھیرہ شریف سرگودھا)

(۱)

فقہ حنفی کے اساسی قواعد

ہدیۂ اخلاص

بجناب شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ الاقدس

از جانب

۲۲/ مئی ۱۹۹۷ء — محمد انور مگھالوی

☆☆☆

صاحبزادہ محمد اسمٰعیل حسنی

(شاہ والا شریف' ضلع خوشاب)

(۱)

رسائل حسنیہ

نذر ذوق:

مخدومی حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

امیدوار التفات و مشتاق ملاقات

۱۴/ محرم الحرام ۱۴۱۵ھ — اسمٰعیل

☆☆☆

حضرت علامہ ابوالنصر منظور احمد شاہ

(ناظم اعلیٰ جامعہ فریدیہ ـــــ ساہیوال)

(۱)

علم القرآن

تحفہ برائے حضرت مولانا الحاج محمد عبدالحکیم صاحب شرف زید شرفہ

۱۲/ مارچ ۱۹۹۸ء — ابوالنصر منظور احمد (مصنف)

☆☆☆

مولانا ابوالحسان حکیم محمد رمضان علی قادری

(۱)

تنویر الایمان بوسیلہ اولیاء الرحمٰن

ھدیہ

بحضور العلام محترم المقام قبلہ مولانا محمد عبدالحکیم صاحب شرف قادری مدظلہ

گر قبول افتد زہے عز و شرف

الفقیر الی الرحمٰن ابوالحسان قادری غفرلہ

۱۹/ ربیع الاول ۱۴۱۲ھ/ ۲۹/ ستمبر ۱۹۹۱ء

تجھورو' سندھ

☆☆☆

محترم مقصود حسین قادری اویسی کراچی

(۱)

علم کے موتی

فہرست تصانیف حضرت شیخ علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ

۱۹۵۲ء ------- ۱۹۹۸ء

ہدیہ برائے مطالعہ:

حضور قبلہ محترم جناب حضرت علامہ عبدالحکیم شرف قادری صاحب مدظلہ العالی

طالب دعا خاکپائے اولیاء و علماء

۱۴/ ذوالحج ۱۴۱۸ھ / ۱۲/ اپریل ۱۹۹۸ء — مقصود حسین قادری اویسی کراچی

☆☆☆

علامہ پروفیسر محمد حسین آسی ایم۔اے

(۱)

موجودہ فرقہ واریت اور
حضور نقش لاثانی کا مذہبی تعامل

ہدیہ محبت

بخدمت فاضل شہیر علامہ محمد عبدالحکیم شرف مدظلہ

سگ بارگاہ حضور نقش لاثانی

۲۲/ اپریل ۱۹۹۸ء

آسی

(۲)

نذر اخلاص بخدمت — سیرت حضور نقش لاثانی

فاضل شہیر محقق روشن ضمیر حضرت علامہ مولانا

صوفی محمد عبدالحکیم شرف صاحب دام ظلہ، و فضلہ

گر قبول افتد زہے عزو شرف

۱۳/ رجب المرجب ۱۴۱۳ھ — سگ بارگاہ حضور نقش لاثانی (مرتب)

☆☆☆

مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی

(صدر مدرس جامعہ قادریہ رچھا اسٹیشن، بریلی شریف یو۔پی۔انڈیا)

(۱)

فوائد حنفیہ ترجمہ جامع الغموض

ہدیہ خلوص محقق عصر حضرت علامہ مولانا عبدالحکیم صاحب قبلہ شرف

قادری جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور پاکستان

۲۷/ محرم الحرام ۱۴۱۲ھ جمعہ — محمد حنیف خاں رضوی

(۲)

تعریفات

از مولانا منظور عالم رضوی پورنوی، پیلی بھیت

محقق عصر حضرت علامہ مولانا عبدالحکیم صاحب قبلہ شرف قادری

مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

ہدیۂ خلوص

۲۷/ محرم الحرام ۱۴۱۲ھ — محمد حنیف خاں رضوی

☆☆☆

مفتی محمد خان قادری

(مہتمم جامعہ اسلامیہ' اسلامیہ پارک' لاہور)

(۱)

کروں تیرے نام پہ جاں فدا

ہدیہ خلوص و محبت:
محترم و مکرم حضرت العلام قبلہ استاذی المکرم مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری دامت برکاتہم

۲۵-۱-۹۳ء

محمد خان قادری

(۲)

محفل میلاد پر اعتراضات کا علمی محاسبہ

ہدیہ عقیدت
بخدمت اقدس قبلہ استاذی حضرت العلام محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ

۷/اگست ۱۹۹۴ء

دعاجو
محمد خان قادری (مصنف)

☆☆☆

علامہ محمد سعید احمد نقشبندی

(سابق خطیب داتادربار' لاہور)

(۱)

اشعۃ اللمعات اردو' جلد اول

ہدیہ عقیدت بخدمت حضرت استاذ العلماء مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب

منجانب

۲۹/رمضان ۱۴۰۱ھ کیم اگست ۱۹۸۱ء — مترجم کتاب ھذا

☆☆☆

محمد عالم مختار حق

(مشہور مصحح اور فاضل' لاہور)

باسمہ سبحانہ

(۱)

بہار شریعت

مکرم و محترم جناب شرف قادری صاحب مدظلہ
آپ نے صحت متن (بہار شریعت) کے سلسلے میں جو قیمتی یاوری فرمائی اس کے لئے
ہر مو میرے بدن کا سراپا سپاس ہے
ان الفاظ کے ساتھ "بہار شریعت" کا ایک نسخہ آپ کی نذر کر رہا ہوں۔ ع
گر قبول افتد زہے عزو شرف

فقط

۲۵/ ستمبر ۱۹۹۵ء — محمد عالم مختار حق (مصحح)

☆☆☆

محترم مولانا محمد عبدالرحیم' حیدر آباد دکن

(۱)

مقاصد الاسلام

از مولانا الحافظ محمد انوار اللہ فاروقی

فضیلۃ الشیخ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب دامت فیوضہ

۱۶/ محرم ۱۴۱۳ھ — محمد عبدالرحیم، حیدر آباد دکن

☆☆☆

علامہ عبدالغفور الوری، رائیونڈ

(۱)

تبلیغی جماعت کا صحیح رخ

بطور نذرانہ در خدمت عالیہ حضرت علامہ مولانا عبدالحکیم شرف

از

۹/ جولائی ۱۹۷۹ء — محمد عبدالغفور الوری

(مصنف)

☆☆☆

مولانا محمد عبدالرحمن الحسنی

(۱)

فیوضات حسنیہ

تالیف حضرت صاحبزادہ احمد حسن الحسنی

نذر النظر جناب علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری نقشبندی مدظلہ

ابوالانوار محمد عبدالرحمن الحسنی

یکم ربیع الاول ۱۴۱۲ھ / ۱۱/ ستمبر ۱۹۹۱ء — شاہ والا، خوشاب

☆☆☆

مولانا محمد علی نقشبندی، سیالکوٹ

(۱)

انوار لاثانی

تصنیف پروفیسر محمد حسین آسی مدظلہ

بخدمت اقدس حضرت فاضل علامہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف القادری، جامعہ نظامیہ لاہور

منجانب

۱۹/ نومبر ۱۹۸۳ء — محمد علی نقشبندی

شہاب پورہ، سیالکوٹ شہر

☆☆☆

مولانا حافظ محمد عبدالستار سعیدی

(ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور)

(۱)

مفتاح المرقاۃ

ہدیہ خلوص بخدمت اقدس استاذی المکرم

علامہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری دامت برکاتہم العالیہ

۸/ جولائی ۱۹۹۷ء — عبدالستار (مولف)

☆☆☆

مولانا منظور عالم رضوی

(مدرس جامعہ اجمل العلوم سنبھل)

(١)

تعریفات

بشرف نظر حضرت مولانا عبدالحکیم شرف قادری صاحب

مدرس جامعہ نظامیہ 'اندرون لوہاری گیٹ' لاہور

۱۴/اپریل ۱۹۹۸ء — منظور عالم (مرتب)

☆☆☆

پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر

(شعبہ عربی' جامعہ پنجاب' لاہور)

(١)

علوم العربیۃ -- اللغۃ' النحو' النقد

برادر گرامی حضرت مولانا عبدالحکیم شرف قادری صاحب کی خدمت

میں ہدیہ اخلاص و محبت

۸/جون ۱۹۹۸ء — سید محمد کبیر احمد ظہر

☆☆☆

صاحبزادہ مولانا محمد عبدالسلام

(١)

دریکتا شرح کریما

ہدیۂ عقیدت:-

مولانا عبدالحکیم صاحب شرف قادری کی خدمت میں بہت احترام کے ساتھ

از

۱۰/ذیقعدہ ۱۴۱۸ھ — محمد عبدالسلام

☆☆☆

حضرت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی

(ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور)

(١)

فتاویٰ رضویہ جدید (تیرہ جلدیں)

استاذ العلماء حضرت العلام علامہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری زید مجدہٗ

کے ذوق مطالعہ کی نذر

۱۳/محرم الحرام ۱۴۱۹ھ — محمد عبدالقیوم غفرلہٗ

رضا فاؤنڈیشن' لاہور

☆☆☆

مولانا حافظ محمد عنایت اللہ نقشبندی مجددی

(١)

تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار

تحفۂ عظیمہ:

حضرت مولانا جناب محمد عبدالحکیم شرف قادری نقشبندی مدظلہ العالی

۲۳/جنوری ۱۹۹۴ء — حافظ محمد عنایت اللہ نقشبندی مجددی

(مرتب)

☆☆☆

علامہ محمد صدیق ہزاروی سعیدی

(مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور)

(۱)

شرح معانی الآثار المعروف طحاوی شریف

عربی' اردو ۔۔۔ جلد اول' دوم

مترجم علامہ محمد صدیق ہزاروی

بصد ادب و نیاز۔ بخدمت استاذ العلماء شیخ الحدیث علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ'

۲۰/ دسمبر ۱۹۹۳ء — محمد صدیق ہزاروی

(۲)

ریاض الصالحین ۔۔۔ امام نووی

ترجمہ مولانا محمد صدیق ہزاروی

ہدیۂ خلوص:

بخدمت استاذی المکرم حضرت العلام مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ

۱۵/ رجب المرجب ۱۴۰۶ھ — محمد صدیق ہزاروی

(۳)

عقائد و عبادات

ہدیۂ خلوص:

بخدمت استاذ العلماء حضرت استاذی المکرم علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ'

۲۵/ دسمبر ۱۹۹۵ء — محمد صدیق ہزاروی

(مولف)

(۴)

توسل کی شرعی حیثیت

ہدیۂ خلوص

بخدمت حضرت استاذ العلماء علامہ شرف قادری صاحب مدظلہ'

۳۰/ اپریل ۱۹۹۱ء — محمد صدیق ہزاروی

(۵)

اصول الشاشی (سوالاً جواباً) اردو

ہدیۂ خلوص و نیاز

بخدمت استاذی المکرم علامہ شرف قادری مدظلہم العالی

۲۲/ مارچ ۱۹۹۰ء — محمد صدیق ہزاری

(مصنف)

(۶)

فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا

ہدیۂ اخلاص

بخدمت حضرت استاذ گرامی علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب زیدہ مجدہ'

۱۰/ جون ۱۹۹۸ء — محمد صدیق ہزاروی

(مرتب)

☆☆☆

محترم محمد صادق

(جنرل سیکرٹری احمد رضا لائبریری' سنگھ پورہ' لاہور)

(۱)

عورت کی سربراہی کا مسئلہ

(مجموعہ مقالات)

بخدمت جناب عزت مآب حضرت علامہ مولانا

شرف العلماء سیدی محمد عبدالحکیم شرف قادری صدر مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور

منجانب

محمد صادق

حکیم محمد موسیٰ امرتسری

(بانی مرکزی مجلس رضا لاہور و یوم رضا)

(۱)

ارشادات حضرت داتا گنج بخش

برخوردار سعادت اطوار ممتاز احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے مطالعہ کے لئے

۲/جمادی الاولیٰ ۱۴۰۰ھ — محمد موسیٰ عفی عنہ

(۲)

اکرام امام احمد رضا

از مفتی محمد برہان الحق جبلپوری

مرتب پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری

صاحبزادہ ممتاز احمد قادری سلمہ اللہ تعالیٰ کی نذر

۲۳/جون ۱۹۸۱ء — محمد موسیٰ عفی عنہ

(۳)

بزم خیر از زید

از مولانا شاہ زید ابوالحسن فاروقی مجددی

حضرت مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب مدظلہ العالی کی نذر

۵/شعبان ۱۴۰۳ھ — محمد موسیٰ عفی عنہ

(۴)

احوال و آثار۔۔ عبداللہ خویشگی

از محمد اقبال مجددی

ہدیۂ خلوص

بخدمت حضرت مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب زید مجدہٗ

دعاگو

۸/مئی ۱۹۷۲ء — محمد موسیٰ امرتسری' لاہور

☆☆☆

مولانا علامہ محمد منشا تابش قصوری

(مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور)

(۱)

ساغر کوثر

از قمر یزدانی

صاحب علم و فضل علامہ عبدالحکیم شرف قادری مدظلہٗ کے علمی ذوق کی نذر

۹/ستمبر ۱۹۸۹ء — تابش قصوری

(٢)

وفا کے پیکر

از الحاج نواب الدین چشتی گولڑوی

تقدیم بنام حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب مدظلہ'
شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور

۱۲/اکتوبر ۱۹۹۷ء

تابش قصوری

(٣)

المدیح النبوی

الاستاذ محمد یسین اختر الاعظمی

الإهداء من تابش القصوري

إلى حضرة الفاضل أخي المكرم محمد عبدالحكيم شرف القادري مد ظله'

۹/ذیقعد المبارکہ ۱۴۱۰ھ / ۳/جون ۱۹۹۰ء

تابش قصوری

(٤)

حیات محی الدین غزنوی رحمہ اللہ تعالیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقدیم بنام
حضرت علامہ مولانا الحاج محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ'
شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور

منجانب

حضرت علامہ مولانا تقدس علی خاں علیہ الرحمہ

(سابق شیخ الحدیث جامعہ راشدیہ' پیر جو گوٹھ' سندھ)

"محب محترم مولانا عبدالحکیم شرف قادری صاحب شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور اہل سنت کی قابل قدر شخصیت ہیں۔ وہ اپنی ذات کو درس و تدریس' تالیف و تصنیف کے لئے وقف کر چکے ہیں۔ مولانا موصوف مصروف ترین اور ہمہ گیر شخصیت ہیں۔ متعدد درسی کتابوں کے تراجم اور حواشی لکھ چکے ہیں۔ اور متعدد موضوعات پر ان کی تصانیف ان کے علم و فضل کا بیّن ثبوت ہیں۔ ایک عالم متقی ہونے کے ساتھ خاموش طبع بھی ہیں۔

مولانا نے جس موضوع پر قلم اٹھایا ہے' حقیقت میں اس کا حق ادا کر دیا ہے۔ میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ' بطفیل سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں صحت و سلامتی کے ساتھ مسلک اہل سنت کی تبلیغ و اشاعت کی مزید توفیق عطا فرمائے"۔ [۱۵]

☆

مولانا علامہ شاہ محمد عارف اللہ قادری رحمہ اللہ تعالیٰ

(سابق خطیب مرکزی جامع مسجد' واہ فیکٹری)

"مجھ کو محترم حکیم محمد موسیٰ امرتسری نے جماعت اہل سنت' چکوال کا شائع کردہ رسالہ "غایۃ التحقیق" ارسال فرمایا۔ آپ جس خاموشی کے ساتھ اعلیٰ حضرت کی شخصیت اور ان کے پاکیزہ مشن کو پیش فرما رہے ہیں' وہ لائق صد تحریک ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی ان دینی خدمات کو شرف قبول عطا فرمائے"۔ [۳۹]

☆

۱۵۔ تقدس علی خاں' علامہ: مکتوب از سندھ بنام علامہ شرف قادری' محررہ ۱۵ جنوری ۱۹۸۸ء
۳۹۔ مکتوب بنام علامہ شرف قادری از راولپنڈی محررہ ۴ جون ۱۹۷۳ء

مولانا مفتی عبدالمنان اعظمی

(مدرسہ شمس العلوم' پوسٹ گھوسی' اعظم گڑھ)

"لاہور میں جو لوگ مجھے پسند آئے' ان میں آپ کی ذات بھی ہے۔ اپنی وضع قطع' متانت و سنجیدگی' علم و فضل اور کام کی وسعت و گیرائی' غرض کہ ہر لحاظ سے آپ خوب سے خوب تر ہیں۔

مجھے قوی امید ہے کہ انشاء اللہ آگے چل کر آپ بھی بزرگان سلف کی یادگار ہوں گے۔ مشہور شہر و دیار تو اب بھی ہیں' انشاء اللہ عالم آشکار ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے علم و فضل میں برکت' عمل و جدوجہد میں اخلاص پیدا فرمائے اور اعلیٰ حضرت کا مبارک مشن آپ حضرات کے ذریعہ ہی وسیع سے وسیع تر ہو"۔[۱۳]

☆

حضرت علامہ سید محمود احمد رضوی

(شارح بخاری شریف' امیر مرکزی حزب الاحناف' لاہور)

"فاضل جلیل' عالم نبیل حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری زید مجدہ' شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور اہل سنت و جماعت کی قابل قدر شخصیت ہیں۔ متعدد درسی کتب پر ان کے حواشی اور تراجم اور متعدد اہم موضوعات پر ان کی تصانیف ان کے علم و فضل کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ وہ ایک متقی عالم دین اور خاموش طبع شخصیت ہیں۔ اور یہ مبالغہ نہیں' حقیقت ہے کہ انہوں نے اپنی ذات کو درس و تدریس اور تالیف و تصنیف کے لئے وقف کر دیا ہے۔ اور خلوص کے ساتھ مسلک حق اہل سنت و جماعت کی قابل قدر خدمات کر رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ بطفیل حضور سید المرسلین علیہ

۱۳۔ عبدالمنان اعظمی' مولانا: مکتوب از اعظم گڑھ بنام علامہ شرف قادری' محررہ ۱۴ صفر ۱۴۰۸ھ / ۱۹۸۷ء

الصلوٰۃ والتسلیم انہیں صحت و سلامتی کے ساتھ دین اسلام کی خدمت اور مسلک حق اہل سنت و جماعت کی اشاعت و تبلیغ کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین"۔[۲۱]

☆

حضرت علامہ ارشد القادری

(بانی و سرپرست جامعہ نظام الدین اولیاء' دہلی)

"کل "الحدیقۃ الندیۃ" کی زیارت سے نگاہیں شاداب ہوئیں' دل مسرور ہوا۔۔۔ مولانا شرف قادری کا کلمۂ تقدیم اپنے معاصرین کے لئے بھی کلمۂ تقدیم ہے۔۔۔ خدا پردۂ غیب سے اس امام کا مقتدی پیدا کرے۔۔۔ بڑا ہی پر مغز" جاندار' فکر انگیز اور معلوماتی مقدمہ ہے۔۔۔ زبان سے بھی عجمیت نہیں ٹپکتی۔۔۔ خدائے قدیر آپ حضرات کو جزائے خیر عطا کرے اور آپ لوگوں پر غیبی وسائل کے دروازے کھول دے۔۔۔۔ علم و دانش کے اعزاز و تکریم کی بڑی اچھی طرح ڈالی ہے آپ حضرات نے۔۔۔"[۲۲]

☆☆ الزکی الذکی' مظہر الوصف الملکی' فضیلۃ الشیخ حضرت علامہ عبدالحکیم شرف قادری' حفظہ المولی الجلیل وأبقاہ

وعلیکم السلام و رحمۃ و برکاتہ' ایام اقبال و اکرام مستدام!

"من عقائد اھل السنۃ" کی زیارت سے مشرف ہوا۔ مثبت انداز میں جس علمی متانت و شائستگی اور باوزن شواہد و براہین کے ساتھ آپ نے اہل سنت کے سروں سے "البریلویہ" کا قرض اتارا ہے' اس کے لئے پوری دنیائے سنّیت کی طرف سے آپ اور سماحۃ الشیخ حضرت علامہ مفتی عبدالقیوم ہزاروی اور سارے رفقاء و معاونین صد ہزار شکریہ کے مستحق ہیں۔

۲۱۔ سید محمود احمد رضوی' علامہ: تبصرہ "اسلامی عقائد" مطبوعہ لاہور ۱۹۹۰ء

۲۲۔ ارشد القادری' علامہ: مکتوب از دہلی بنام علامہ تابش قصوری' محررہ ۱۳ فروری ۱۹۷۹ء

آپ حضرات نے ہماری آنکھیں ٹھنڈی کر دیں۔ ہمارے بے چین دلوں کو مسرتوں سے لبریز کر دیا اور ہمیں اس قابل بنا دیا کہ ہم سر اٹھا کر چلیں اور سینہ تان کر بات کریں۔۔۔

اس فقیر قادری کو واضح طور پر محسوس ہو رہا ہے کہ امام احمد رضا کی روح پر فتوح پر بھی ایک انبساط کی کیفیت طاری ہے کہ حق کی طرف سے دفاع کا کام ان کے بعد بھی جاری ہے 'فجزا کم المولی الکریم الجلیل أحسن الجزاء وأتم الجزاء۔

"من عقائد اهل السنة" نہ صرف "البریلویہ" کا جواب ہے بلکہ مذہب اہل سنت کی حقانیت کے ثبوت میں ایک ایسی علمی دستاویز بھی ہے جسے فخر کے ساتھ ہم مسلک اہل سنت کی اساسی کتاب کہہ سکتے ہیں۔

مواد اور طریقہ استدلال کا اگر تفصیلی جائزہ قلم بند کیا جائے تو یہ تبصرہ ایک مستقل رسالہ کی شکل اختیار کر لے گا لیکن اختصار کو مدنظر رکھتے ہوئے بھی اس ہنر کا اعتراف ضروری سمجھتا ہوں کہ آپ نے مسلک اہل سنت کی تائید میں غیر مقلدین و دیابنہ کے ائمہ فکر کی کتابوں کے اقتباسات نقل کر کے ان پر ایسی حجت قاہرہ قائم کر دی ہے کہ اب عرب و عجم میں وہ منہ دکھانے کے لائق نہیں رہے۔ ان کا جھوٹ انہی کے قلم سے آپ نے فاش کر دیا۔

ان ساری دستاویزی خوبیوں کے لئے جو کتاب کے اندر موجود ہیں' آپ کی ذات بہرحال مبارک باد کی مستحق ہے کہ آپ ہی کی رکھی ہوئی بنیاد پر یہ سارا ایوان کھڑا ہوا۔

والسلام مع الاحترام۔[۱۳]

☆

۱۳۔ ارشد القادری' علامہ: مکتوب از دہلی بنام علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری' مکتوب محررہ ۲ جولائی ۱۹۹۵ء

حضرت علامہ غلام علی اوکاڑوی

(شیخ القرآن دار العلوم اشرف المدارس' اوکاڑہ)

حضرت علامہ مولانا عبدالحکیم شرف کی تعلیمی' تدریسی اور تالیفی خدمات اتنی ہیں اور اہل سنت پر ان کا اتنا احسان ہے کہ ہم سارے مل کر صرف پنجاب کے نہیں' اور صرف پاکستان کے نہیں بلکہ دنیا بھر کے اہل سنت و جماعت ان کا شکریہ ادا کرنا چاہیں تو نہیں کر سکتے۔ دین و مسلک پر جب بھی کسی بد مذہب نے حملہ کیا' اللہ تعالیٰ نے انہیں توفیق عطا فرمائی کہ انہوں نے قلمی طور پر اس کا رد بلیغ فرمایا۔ اور اپنے دین و مسلک کی حفاظت فرمائی"۔[۱۴]

☆

فقیہ ملت علامہ جلال الدین امجدی

(مصنف انوار الحدیث و کتب کثیرہ انڈیا)

"من عقائد اہل السنۃ" کے مطالعہ سے بہت محظوظ ہوا کہ ہر مسئلے کے اثبات میں آپ نے دلائل کے انبار لگا دیئے ہیں اور اساطین امت کے علاوہ مخالفین کے بھی بہت سے حوالے پیش فرمائے ہیں۔

دو سو سے زائد کتابوں کے حوالوں سے عقائد اہل سنت کا عربی میں ایسا مستند و معتمد' ایمان افروز اور وہابیت سوز مجموعہ تیار کرنا ہندو پاکستان میں صرف آپ کا حصہ ہے۔ خدائے عزوجل آپ کی اس محنت شاقہ کو بھی قبول فرما کر اجر جزیل و جزائے جلیل سے سرفراز فرمائے۔ آمین!

یہ کتاب مسلمانان اہل سنت کے ایمان کو جلا بخشے گی اور جن وہابیوں کے دلوں پر اللہ کی مہر نہ ہو گی۔ یقیناً ان کو ہدایت سے سرفراز کرے گی' بہتر ہے کہ اس کا ترجمہ بھی طبع ہو

۱۴۔ غلام علی اوکاڑوی' علامہ: خطاب بر موقع چہلم والد گرامی علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری بتاریخ ۱۳ مئی ۱۹۸۹ء بمقام جامع مسجد عثمانیہ' انجمن شیڈ لاہور

جائے تاکہ اردو ان طبقہ بھی اس سے مستفید ہو"۔[۳۱]

☆

مفتی محمد عبدالقیوم قادری ہزاروی

(ناظم اعلیٰ دارالعلوم جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور)

"مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب کے قلم وبیان میں اللہ تعالیٰ مزید برکت عطا فرمائے کہ انہوں نے عرب ممالک کے مشہور سکالر' عالم فاضل مولانا السید یوسف السید ہاشم الرفاعی کی کتاب "ادلۃ اہل السنۃ" اور "الرد المحکم المنیع" کا اردو ترجمہ کیا تاکہ پاک وہند کے عوام ـــــ پر ظاہر کیا جاسکے کہ تمام عالم اسلام کا مذہب وہی ہے جس کو فاضل بریلوی امام احمد رضا نے اپنی تصنیفات میں واضح فرمایا ہے۔ اور وہی اہل سنت کا مسلک ہے جو پورے عالم اسلام میں رائج ہے اور جس طرح اس مسلک کو شرک وبدعت کہنے والے حضرات پاک وہند میں مذموم ہیں وہ باقی عالم اسلام میں بھی مردود ہیں"۔[۳۰]

☆

قائد اہل سنت مولانا شاہ احمد نورانی مدظلہ العالی

"حضرت صاحب الفضیلۃ والارشاد' السید یوسف السید ہاشم الرفاعی حفظہ اللہ نے "اَدلۃ اَہل السنۃ" اور "الرد المحکم المنیع" لکھ کر اہل سنت وجماعت کے دفاع کا حق ادا کر دیا ہے اور حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ العالی نے اس کے ترجمہ کا حق ادا کر دیا ہے۔

دلائل قاہرہ کا ایک تسلسل ہے اور مذہب مہذب اہل سنت وجماعت کی حقانیت کو براہین قاطعہ سے ثابت کیا ہے۔

۳۱۔ جلال الدین امجدی' علامہ: مکتوب بنام علامہ شرف قادری' محررہ ۳ صفر المظفر ۱۴۱۶ھ (۱۹۹۶ء)

۳۰۔ محمد عبدالقیوم ہزاروی' مفتی: رائے گرامی بابت "اسلامی عقائد" از علامہ شرف قادری مطبوعہ لاہور ۱۹۹۰ء

مولیٰ تعالیٰ شرف قبولیت عطا فرمائے۔ حضرت مصنف مدظلہ العالی اور حضرت مترجم کو عقائد اہل سنت کا دفاع کرنے پر بہترین جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین![۸]

☆

حضرت مولانا مفتی محمد حسین نعیمی رحمہ اللہ تعالیٰ

(بانی دارالعلوم جامعہ نعیمیہ' لاہور)

ان (مولوی اللہ دتا رحمہ اللہ تعالیٰ) کی اولاد میں سے دو عالم دین ہیں' ان میں سے ایک مولانا عبدالحکیم صاحب ہیں' عالموں میں جو خوبیاں ہونی چاہیں' وہ سب کی سب ان میں جمع ہیں' تقویٰ بھی ہے' درد بھی ہے' تبلیغ کا جذبہ بھی ہے' پڑھانے کا شوق بھی ہے' تالیف وتصنیف کا احساس بھی ہے اور اخلاق' کردار' پوری زندگی کا جو انداز ہے وہ خالص اور خالص ایک ایسے شخص کا ہے جو فی الواقع نبیوں کا وارث ہوتا ہے۔[۹]

علامہ مفتی شریف الحق امجدی

(دارالعلوم اشرفیہ' مصباح العلوم' مبارکپور)

"آپ کی عظیم دینی خدمات اس دور میں بے مثال ہیں' جس کی وجہ سے آپ کی محبت وعظمت فطری طور پر دلوں میں جاگزین ہے۔ مولا عزوجل آپ سے اسی طرح عظیم تر دینی خدمات مدت العمر لیتا رہے۔ آمین ثم آمین"۔[۱۸]

☆

۸۔ شاہ احمد نورانی' مولانا علامہ: تقریظ بر اسلامی عقائد' ص اا' تحریر ۷ شوال ۱۴۱۰ھ

۹۔ مفتی محمد حسین نعیمی' مولانا علامہ: خطاب بر موقع چہلم والد گرامی علامہ شرف صاحب بتاریخ ۱۳ مئی ۱۹۸۹ء بمقام جامع مسجد عثمانیہ انجن شیڈ' لاہور' بحوالہ نور نور چہرے' ص ۱۱

۱۸۔ شریف الحق امجدی' علامہ: مکتوب محررہ ۱۹ جنوری ۱۹۹۰ء بنام علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

علامہ محمد احمد مصباحی

(الجمع الاسلامی، فیض العلوم، اعظم گڑھ)

"جس خاموشی اور دل جمعی سے آپ حضرات سنجیدہ علمی کام کر رہے ہیں، وہ آج کے ہنگامی دور میں لائق تقلید ہے"۔ ۱۶

آپ حضرات کی قلمی و اشاعتی خدمات سے روحانی مسرت ہوتی ہے۔ حزن و یاس کے ماحول میں امید و حوصلہ کی تابناک شعاعیں چمک اٹھتی ہیں۔ خصوصاً" عربی رسائل و کتب کی تصنیف و اشاعت سے بڑی خوشی ہوتی ہے۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ پاک و ہند کے اندر صرف جامعہ نظامیہ اس طرف متوجہ ہے۔ اور ہمت و استقامت کے ساتھ عالی پیمانہ پر اشاعت مسلک کی بے غرض اور مخلصانہ خدمات انجام دینے میں مصروف ہے۔۔۔ مگر آپ کا تدریسی کمال، علمی استحضار، قلمی سرعت، اشاعتی حکمت، پھر معاملت و مراسلت اور نظم و ضبط قابل ستائش اور لائق شکر رب کریم ہے۔ مولیٰ تعالیٰ جزائے فراواں اور اپنی رضائے بلند سے نوازے"۔ ۱۷

☆

علامہ غلام رسول سعیدی

("شارح مسلم شریف، صاحب تفسیر "تبیان القرآن")

"حضرت مولانا محمد عبدالحکیم صاحب شرف کے دل میں سنیت کا بے پناہ درد ہے۔ مسلک کے لئے کام کرنے کی انتھک لگن اور بھرپور جذبہ رکھتے ہیں۔ مسلک اہل سنت کی تبلیغ و اشاعت کے لئے اپنے وسائل سے بڑھ کر کام کرتے ہیں۔ ان کے عزائم اور حوصلے بلند اور ان کی خدمات قابل رشک اور لائق تقلید ہیں۔

۱۶۔ محمد احمد مصباحی، علامہ: مکتوب محررہ ۸ ربیع النور ۱۴۰۹ھ / ۲۱ اکتوبر ۱۹۸۸ء بنام علامہ شرف قادری۔

۱۷۔ محمد احمد مصباحی، علامہ: مکتوب محررہ ۱۵ فروری ۱۹۹۰ء بنام علامہ شرف قادری

میں شرف صاحب سے زمانہ تعلیم سے متعارف ہوں۔ جب نوری کتب خانہ کے سوا اہل سنت کی تبلیغ و اشاعت کا کوئی مرکز نہ تھا۔ کوئی قابل ذکر رسالہ تھا نہ مکتبہ۔ تصنیف و تالیف اور اشاعت کے کام پر مکمل جمود طاری تھا، اس کے خلاف اغیار کے بے شمار رسائل، کتابیں اور پمفلٹ شائع ہو رہے تھے۔ شرف صاحب اس صورتحال پر اکثر افسوس کیا کرتے تھے۔ ان کا دل اس جمود سے مضطرب رہتا تھا اور یہ خواہش دل میں کروٹیں لیتی رہتی تھی کہ اشاعت کے ذریعہ مسلک اہل سنت کی زیادہ سے زیادہ تبلیغ کی جائے۔

پھر چند سال بعد اہل سنت میں بیداری کی ایک لہر دوڑی۔ ملک میں کئی خوبصورت علمی اور معیاری ماہناموں کا اجراء ہوا۔ مختلف شہروں میں کئی نئے مکتبے قائم ہوئے۔ اسلاف اہل سنت کی متعدد کتب زیور طباعت سے آراستہ ہوئیں اور حال کے لکھنے والوں کو بھی حوصلہ ملا اور کئی نئی کتابیں مارکیٹ میں آگئیں۔ اس سلسلہ میں شرف صاحب نے بھی کئی اہم خدمات انجام دیں۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ شرف صاحب کے علم و عمل میں مزید برکتیں عطا فرمائے۔ ان کی جملہ خدمات اور مساعی کو اپنی بارگاہ میں مقبول اور مشکور فرمائے اور قوم کے نوجوانوں کو مسلک کی خدمت کے لئے وہی درد عطا فرمائے جس سے مولانا کا دل آباد رہتا ہے۔ آمین! یارب العالمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم"۔ ۲۷

☆

حکیم محمد موسیٰ امرتسری ثم لاہوری

(بانی مرکزی مجلس رضا، لاہور، یوم رضا)

"فاضل محترم مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری زید شرفہ نے اپنی گراں قدر تالیف "تذکرہ اکابر اہل سنت پاکستان" میں ان علماء کرام اور صوفیاء عظام کے حالات زندگی اور

۲۷۔ غلام رسول سعیدی، علامہ: تقدیم "تذکرہ اکابر اہل سنت پاکستان" مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء

کمالات علمی تحریر کیے ہیں جو محقق طور پر ان بزرگان دین کے صحیح جانشین یا نام لیوا ہیں۔ جن کی بدولت اس کفرستان ہند میں اسلام کی شمع روشن ہوئی۔

حضرت مولانا عبدالحکیم شرف قادری صاحب مدظلہ۔ نے یہ تذکرہ نہایت محنت اور کمال توجہ سے مرتب کیا ہے۔ انشاء اللہ اسے قبول دوام کا شرف حاصل ہو گا"۔ ۱۰

ایک مکتوب میں تحریر فرمایا:

مولانا محمد عبدالحکیم شرف مسلک رضا کے علم بردار علماء کرام میں سے ہیں اور مرکزی مجلس رضا لاہور کے علمی سرپرستوں میں سے ہیں، ان کے لئے اور اس دور افتادہ کے لئے دعائے خیر فرمائیں۔ ۱۱

حکیم ــــ نصیرالدین ندوی

(برادر زادہ علامۃ الھند مولانا معین الدین اجمیری)

شرف مجسم وجود تمام، دامت برکاتہم العالیہ

سلام مسنون و مودت مشحون!

تحقیق الفتوی کا عدیم المثال ترجمہ جو آپ کے قلم حسین رقم کا شاہکار ہے مسلسل میرے مطالعہ میں ہے، کئی بار از ابتداء تا انتہاء دیکھ چکا ہوں، مگر ہنوز طبیعت سیر نہیں ہوئی ہے۔

فاضل خیر آبادی کی مشکل ترین عبارت کا اتنا سہل و آسان ترجمہ کہ جس کے سمجھنے میں ایک عامی کو بھی دشواری لاحق نہ ہو۔ آپ کے کمال تفہیم کی دلیل ہے، اس ترجمہ کے دیکھنے کے بعد میری دلی تمنا ہے کہ امتناع النظیر کا ترجمہ بھی آپ ہی کے قلم فصاحت رقم سے پایہ تکمیل کو پہنچے، امتناع النظیر اپنے موضوع پر ایک عدیم المثال کتاب ہے اور اس دور میں

۱۰۔ محمد موسیٰ، حکیم: تقریب "تذکرہ اکابر اہل سنت پاکستان" مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء
۱۱۔ حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ: مکتوب بنام حضرت مولانا ضیاء الدین احمد مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ، محررہ ۲۰ ستمبر ۱۹۸۱ء (بحوالہ ماہنامہ اخبار اہل سنت لاہور، شمارہ جولائی ۱۹۹۷ء صفحہ ۹)

اس کے ترجمہ کی شدید ضرورت ہے۔

میں اس ضمن میں بہت کچھ لکھنا چاہتا ہوں، مگر افسوس کہ فراغ خاطر و سکون دل سے محروم ہوں، حضرت راجہ صاحب (راجا رشید محمود، مدیر ماہنامہ نعت لاہور) کی موجودگی کو غنیمت جان کر یہ چند سطور عالم عجلت میں لکھ دی گئی ہیں، ظاہر ہے کہ ان چند سطروں میں آپ کے لاجواب ترجمہ کے جملہ محاسن کا حق کیسے ادا ہو سکتا ہے؟ ۴۳

☆

حکیم سید محمود احمد برکاتی

(نبیرہ حکیم سید برکات احمد ٹونکی رحمہ اللہ تعالیٰ)

اخونا الفاضل　　　　　　　　　سلام مسنون

تحقیق الفتوی وصول ہوتے ہی اس کے مطالعہ کے بعد میں نے ایک مفصل عریضہ ارسال خدمت سامی کیا تھا اور ترجمے یا کتابت و طباعت کے سلسلے میں بعض امور کی طرف توجہ دلائی تھی، افسوس کہ وہ آپ کو نہیں ملا اور نہ اب میرے ذہن میں ہے کہ کیا کیا لکھا تھا۔

اس کتاب اور اس کے ترجمے کی اشاعت تو آپ کا ایک ایسا کارنامہ ہے کہ آپ کی اب تک کی تمام خدمات پر سبقت لے گیا ہے۔ عجیب بات ہے کہ ایسی اہم کتاب نہ صرف یہ کہ اب تک شائع نہیں ہوئی، بلکہ اس کے مخطوطات بھی بہت کم دستیاب ہیں۔

نصیر بھائی (حکیم صاحب محترم) بھی خصوصاً" آپ کے اس کارنامے سے بجا طور پر غیر معمولی متاثر ہیں اور اکثر و بیشتر آنے جانے والے فضلا سے اس کا ذکر جمیل فرماتے رہے ہیں۔

مولانا شاہ عون احمد قادری (پھلواری شریف) بھی کراچی تشریف لائے تھے اور تحقیق الفتوی لے گئے ہیں اور بہت متاثر اور اس "ضالۃ العلماء" (علماء کی گم شدہ متاع) کی بازیابی پر ممنون ہیں۔

۴۳۔ حکیم محمد نصیرالدین ندوی: مکتوب محررہ ۷ نومبر ۱۹۸۰ء بنام علامہ شرف قادری

کراچی میں اب کوئی ایسا اجتماع نہیں ہو رہا جس میں آپ کو دعوت قدوم دی گئی ہو؟ ادھر تشریف لائے ہوئے بہت عرصہ ہو گیا۔"۴۴

خاکسار

محمود احمد برکاتی

☆

علامہ سید ریاض حسین شاہ

(ڈائریکٹر ادارہ تعلیمات اسلامیہ' راولپنڈی)

"محمد عبدالحکیم شرف قادری نقشبندی محض عربی دان ہی نہیں واقعیت شناس بھی ہیں۔۔۔ صرف ترجمان ہی نہیں' حقیقت آگاہ بھی ہیں۔۔۔ ان کا کوئی کام بھی درد کی گہرائی سے خالی نہیں ہوتا۔۔۔ درسیات کی جانکاہ مشق سے تھکا ماندہ عالم دین' حیرت ہوتی ہے کہ زندہ ذوق کی لذتوں سے بہرہ مند رہتا ہے۔۔۔ "قاضی مبارک" "سلم" "صدرا" اور "شمس بازغہ" کی روح کش تقریروں کے جلاپے اور تراتے بھی اس کی آنکھوں سے محبت کے آنسو خشک نہیں کر سکتے۔۔۔ وہ روتا بھی ہے اور رلاتا بھی ہے۔۔۔ تڑپتا بھی ہے اور تڑپاتا بھی ہے۔۔۔ لکھنا اس کا دھندہ نہیں' درد ہے۔۔۔ وہ اپنے درد کے اظہار کے لئے اس کا قائل نہیں رہتا کہ اپنا ہی گیت سنایا جائے۔۔۔ جب کہیں کوئی میٹھا نغمہ کہیں سے بھی سنائی دیتا ہے تو وہ اس کی سروں اور لہروں کو عام کرنے کا مشتاق بن جاتا ہے۔۔۔ "من نفحات الخلود"۔۔۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری نقشبندی کی تصنیف نہیں لیکن پسند ضرور ہے۔۔۔ کتاب کا انتخاب بذات خود مترجم کے پاکیزہ ذوق پر شاہد عادل ہے۔۔۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری چونکہ خود سینے میں سمندر سے کھلا اور بادلوں سے زیادہ فیاض دل رکھتے ہیں' ان کی زبان میں شیرینی' مزاج میں انکسار' طبیعت میں نیاز مندی' پسند میں لطافت' سوچ میں ژرف

۴۴۔ سید محمود احمد برکاتی حکیم: مکتوب تحریر کردہ ۲۴ اگست ۱۹۸۰ء بنام علامہ شرف قادری

نگاہی' اخلاق میں وسعت' اور مہمان نوازی میں عربیت ہے' اس لئے وہ اپنے ذوق کا سفر تحقیق و تصنیف میں بھی جاری رکھتے ہیں۔۔۔ "من نفحات الخلود" دراصل شرف بھائی کا خوبصورت صفاتی آئینہ ہے۔۔۔ آئینہ' جس میں آپ محمد عبدالحکیم شرف قادری کو چلتا پھرتا دیکھ سکتے ہیں۔

البتہ ایک بات بڑی عجیب ہے' محمد عبدالحکیم شرف قادری کی تاریخی چھیڑ چھاڑ' اعتقادی بحث و کرید' نظریاتی آہنگ و تصلب "من نفحات الخلود" میں نظر نہیں آتا۔۔۔ اگر محمد عبدالحکیم شرف قادری نے اپنے رشحات قلم اور نفحات تحقیق کا رخ ہمہ گیر انسانی عنوانات کی طرف پھیر لیا تو امید کی جا سکتی ہے کہ وہ محققین کی اس صف میں بھی نمایاں مقام حاصل کر لیں گے۔۔۔ جس میں غزالی اور حسن بصری قائد کی حیثیت سے کھڑے دکھائی دیتے ہیں۔

دعا ہے اللہ جل مجدہ "من نفحات الخلود" کی خوشبوئیں عام فرمائے۔۔۔ اور محمد عبدالحکیم شرف قادری سے دین مبین کی زیادہ سے زیادہ خدمت لے۔۔۔ اور ان کی ہر سعی اور کوشش کو اپنے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین! بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم"۔۴۵

☆

علامہ بدر القادری

(ڈائریکٹر المجمع الاسلامی' ڈین ہیگ' ہالینڈ)

"یقیناً" آپ اہل سنت کے خزانہ عامرہ کے گوہر شب تاب ہیں۔ ملت اہل سنت آپ کے علمی کارناموں پر ہمیشہ فخر کرتی رہے گی۔۔۔ نہایت خاموشی سے کنج خمولی میں بیٹھ کر علم و تحقیق کی جو گرہ کشائی آپ کرتے رہتے ہیں' یہ کمال و خوبی زور بازو سے حاصل نہیں کیا جا سکتا۔

۴۵۔ سید ریاض حسین شاہ' علامہ: تقدیم "زندہ جاوید خوشبوئیں" مطبوعہ لاہور ۱۹۹۳ء

صرف خدائے بخشندہ کے کرم خاص سے ملتا ہے۔

اسلام دشمن مفسد فرقے ہر دور میں اکابر کو نشانہ طعن بنا کر اپنے تخریبی منصوبوں کو
غ دینے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اور ہر زمانہ اپنی آغوش میں ایسے جیالوں کی پرورش
رہا ہے جو ان کے دام ہم رنگ زمین کو چاک چاک کرتے ہیں"۔ ۳۱۔

☆

مولانا مفتی محمد جان نعیمی

(دار العلوم مجددیہ نعیمیہ' ملیر کراچی)

"جب سے آپ کی زیارت ہوئی' آپ کی یاد ستاتی ہے۔ آپ کے تقویٰ' نیک سیرت
رت سے فقیر بے حد متاثر ہے۔

اللہ تعالیٰ یہ صحبت دائم رکھے۔ آمین"!(۳۲

☆

علامہ قاضی عبدالدائم دائم

(مدیر ماہنامہ "جام عرفاں" ہری پور ہزارہ)

"واللہ! کیا عمدہ کتاب لکھی ہے' عالی جناب شرف صاحب نے۔ جیسے چاندنی کی کرنوں
یٹ دیا ہو یا صبح کے جان فزا اجالے کو مجسم کر دیا ہو۔ نور و ضیاء کی اس تجسیم کا نام ہے
عقائد أہل السنة" عربی زبان کی دل پذیری و اثر انگیزی تو یوں بھی مسلم ہے مگر
مصنف کی فصاحت و بلاغت اور ان کے قلم کی روانی اور اور سلاست نے جو غضب
ہے' اس کی صحیح کیفیت بیان کرنے کے لئے الفاظ نہیں ملتے۔ یوں لگتا ہے جیسے دلائل و
ن کا مترجم آبشار گر رہا ہو۔ اور اہل حق کے دلوں کو اپنی نغمگی و آہنگ سے مسحور کر
۔ یا نقد و جرح کی ہوئے خارا شگاف بڑھ رہی ہو اور باطل کے گھروندوں کو مسمار کرتی جا

بدر القادری' علامہ: مکتوب محررہ ۲۷ اپریل ۱۹۹۲ء بنام علامہ شرف قادری
محمد جان نعیمی' مولانا: مکتوب محررہ ۱۵ نومبر ۱۹۹۶ء بنام علامہ شرف قادری

رہی ہو۔ فی الواقع اس کو جو کوئی بھی پڑھے گا بے ساختہ پکار اٹھے گا۔

جاء الحق و زهق الباطل إن الباطل كان زهوقا

ایسا اچھوتا اور انمول شاہکار پیش کرنے پر اللہ تعالیٰ مصنف علامہ کو جزائے خیر اور ان کے
زور قلم کو اور زیادہ کرے۔ آمین"!۔ ۳۳۔

☆

علامہ سید عبدالرحمٰن شاہ بخاری

(ریسرچ سکالر قائداعظم لائبریری' جناح باغ' لاہور)

"مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری زید مجدہ کی ذات گرامی علم و فضل کی دنیا میں خود
ایک استعارہ اور پہچان بن گئی ہے۔ تعلیم و تدریس' وعظ و تقریر اور تحقیق و تصنیف میں عمر
گزری۔ ایک عالم کو سیراب کیا۔ تشنہ لبوں کی پیاس بجھائی اور فکر و دانش کے گلزار کھلائے۔
ترجمہ "تحصیل التعرف فی معرفة الفقه والتصوف" ان کے تبحر علمی' وسعت فہم اور دقت
نظر کا شاہکار ہے۔ اسلوب میں تحقیق' تسلسل اور تخیل کا رنگ جھلک رہا ہے اور طرز نگارش
انتہائی سہاس' شستہ اور رواں ہے۔ اردو اور عربی دونوں زبانوں میں مہارت کو اس سلیقہ
سے برتا ہے کہ ترجمہ میں اصل بیان کی لطافت منعکس ہو رہی ہے۔ اس سے کتاب جہاں
تخلیق' تشریح اور تعبیر کے حسن آشنا لطف کا مرقع بن گئی ہے وہیں اس کی تاثیر و افادیت میں بھی
بے پناہ اضافہ ہوا ہے۔ بارگاہ رب العزت میں استدعا ہے کہ مترجم کی اس کاوش کو شرف
قبولیت سے نوازے"۔ ۳۴۔

۳۳۔ عبدالدائم دائم' قاضی: تبصرہ "من عقائد اهل السنة"
۳۴۔ مولانا عبدالرحمٰن بخاری' سید: تقریظ تحصیل التعرف فی معرفة الفقه والتصوف

حضرت علامہ مولانا تقدس علی خاں علیہ الرحمہ

(سابق شیخ الحدیث جامعہ راشدیہ' پیر جو گوٹھ' سندھ)

"محب محترم مولانا عبدالحکیم شرف قادری صاحب شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور اہل سنت کی قابل قدر شخصیت ہیں۔ وہ اپنی ذات کو درس و تدریس 'تالیف و تصنیف کے لئے وقف کر چکے ہیں۔ مولانا موصوف مصروف ترین اور ہمہ گیر شخصیت ہیں۔ متعدد درسی کتابوں کے تراجم اور حواشی لکھ چکے ہیں۔ اور متعدد موضوعات پر ان کی تصانیف ان کے علم و فضل کا بین ثبوت ہیں۔ ایک عالم متقی ہونے کے ساتھ خاموش طبع بھی ہیں۔

مولانا نے جس موضوع پر قلم اٹھایا ہے' حقیقت میں اس کا حق ادا کر دیا ہے۔ میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ' بطفیل سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں صحت و سلامتی کے ساتھ مسلک اہل سنت کی تبلیغ و اشاعت کی مزید توفیق عطا فرمائے"۔[15]

☆

مولانا علامہ شاہ محمد عارف اللہ قادری رحمہ اللہ تعالیٰ

(سابق خطیب مرکزی جامع مسجد' واہ کینٹ)

"مجھ کو محترم حکیم محمد موسیٰ امرتسری نے جماعت اہل سنت' چکوال کا شائع کردہ رسالہ "غایۃ التحقیق" ارسال فرمایا۔ آپ جس خاموشی کے ساتھ اعلیٰ حضرت کی شخصیت اور ان کے پاکیزہ مشن کو پیش فرما رہے ہیں' وہ لائق صد تحریک ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی ان دینی خدمات کو شرف قبول عطا فرمائے"۔[39]

☆

۱۵۔ تقدس علی خاں' علامہ: مکتوب از سندھ بنام علامہ شرف قادری' محررہ ۱۵ جنوری ۱۹۸۸ء
۳۹۔ مکتوب بنام علامہ شرف قادری از راولپنڈی محررہ ۳ جون ۱۹۷۳ء

علامہ محمد منشا تابش قصوری

(مدرس دارالعلوم جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور)

"استاذ العلماء علامہ الحاج محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ' اہل سنت و جماعت کی یک نامور علمی شخصیت ہیں۔ جن کی تحقیقی' فنی اور تاریخی کاوشیں مثالی ہیں۔ بڑے وسیع لقلب' نہایت مخلص' مہمان نواز اور شفیق ترین انسان ہیں۔ سنیت کے تحریری خلاء کو پُر نے کے لئے عرصہ سے قلمی جہاد میں مصروف قابل فخر کارنامے انجام دے رہے ہیں۔ آپ ی ذات گوناگوں اوصاف حمیدہ کی جامع ہے۔ تبلیغ کا ہر شعبہ آپ پر ناز کرتا ہے۔ تحریر' تقریر' دریس میں تعمیر سیرت' کردار سازی' اخلاقی بلندی اور روحانی برتری کی طرف خصوصی توجہ کھتے ہیں۔ سنگین حالات' کٹھن مراحل اور دشوار گزار منازل میں صبر و استقامت' علم و ل کے پیکر جمیل نظر آتے ہیں۔

علامہ شرف قادری صاحب بہت سی تاریخی' درسی' فقہی' علمی' (عربی' فارسی' اردو) تب کے مصنف' مترجم' محشی اور شارح کی حیثیت سے متعارف ہیں۔ آپ کی ہر کتاب ور ہر مقالہ اہل علم و قلم سے خراج تحسین وصول کر چکا ہے۔ آپ کی قلم حقیقت رقم ے نکلے ہوئے شاہکار بار بار زیور طباعت سے آراستہ ہو رہے ہیں۔۔۔

آپ نے اکابر کی بعض عربی' فارسی کتب کے نہایت عمدہ' آسان اور پُر کشش ترجمے یے۔ جنہیں مشاہیر اہل علم و قلم نے تراجم کی بجائے اصل تصانیف کے مترادف قرار دیا۔۔

"۔[32]

☆

۳۲۔ محمد منشا تابش قصوری' علامہ: اشعۃ اللمعات کے جلیل القدر مترجم' مطبوعہ لاہور ۱۹۸۹ء

مولانا مفتی عبدالمنان اعظمی

(مدرسہ شمس العلوم، پوسٹ گھوسی، اعظم گڑھ)

"لاہور میں جو لوگ مجھے پسند آئے، ان میں آپ کی ذات بھی ہے۔ اپنی وضع قطع، متانت و سنجیدگی، علم و فضل اور کام کی وسعت و گیرائی، غرض کہ ہر لحاظ سے آپ خوب سے خوب تر ہیں۔

مجھے قوی امید ہے کہ انشاء اللہ آگے چل کر آپ بھی بزرگان سلف کی یادگار ہوں گے۔ مشہور شہر و دیار تو اب بھی ہیں، انشاء اللہ عالم آشکار ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے علم و فضل میں برکت، عمل و جد و جہد میں اخلاص پیدا فرمائے اور اعلیٰ حضرت کا مبارک مشن آپ حضرات کے ذریعہ وسیع سے وسیع تر ہو۔"[۱۰]

☆

حضرت علامہ سید محمود احمد رضوی

(شارح بخاری شریف، امیر مرکزی حزب الاحناف، لاہور)

"فاضل جلیل، عالم نبیل حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری زید مجدہ، شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور اہل سنت و جماعت کی قابل قدر شخصیت ہیں۔ متعدد درسی کتب پر ان کے حواشی اور تراجم اور متعدد اہم موضوعات پر ان کی تصانیف ان کے علم و فضل کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ وہ ایک متقی عالم دین اور خاموش طبع شخصیت ہیں۔ اور یہ مبالغہ نہیں، حقیقت ہے کہ انہوں نے اپنی ذات کو درس و تدریس اور تالیف و تصنیف کے لئے وقف کر دیا ہے۔ اور خلوص کے ساتھ مسلک حق اہل سنت و جماعت کی قابل قدر خدمات کر رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ بطفیل حضور سید المرسلین علیہ

۱۰۔ عبدالمنان اعظمی، مولانا: مکتوب از اعظم گڑھ بنام علامہ شرف قادری، محررہ ۱۴ صفر ۱۴۰۸ھ / ۱۹۸۷ء

الصلوٰۃ والتسلیم انہیں صحت و سلامتی کے ساتھ دین اسلام کی خدمت اور مسلک حق اہل سنت و جماعت کی اشاعت و تبلیغ کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین"[۱۱]

☆

حضرت علامہ ارشد القادری

(بانی و سرپرست جامعہ نظام الدین اولیاء، دہلی)

"کل "الحدیقۃ الندیہ" کی زیارت سے نگاہیں شاداب ہو گئیں، دل مسرور ہوا --- مولانا شرف قادری کا کلمۂ تقدیم اپنے معاصرین کے لئے بھی کلمۂ تقدیم ہے --- خدا پردۂ غیب سے اس امام کا مقتدی پیدا کرے --- بڑا ہی پر "مغز" جاندار، فکر انگیز اور معلوماتی مقدمہ ہے --- زبان سے بھی **عجمیت** نہیں ٹپکتی --- خدائے قدیر آپ حضرات کو جزائے خیر عطا کرے اور آپ لوگوں پر غیبی وسائل کے دروازے کھول دے ---- علم و دانش کے اعزاز و تکریم کی بڑی اچھی طرح ڈالی ہے آپ حضرات نے ---"[۱۲]

☆☆ الزکی الذکی، مظہر الوصف الملکی، **فضیلۃ الشیخ** حضرت علامہ عبدالحکیم شرف قادری، حفظہ المولی الجلیل وأبقاہ

وعلیکم السلام ورحمۃ وبرکاتہ، ایام اقبال واکرام مستدام!

"**من عقائد اہل السنۃ**" کی زیارت سے مشرف ہوا۔ مثبت انداز میں جس علمی متانت و شائستگی اور باوزن شواہد و براہین کے ساتھ آپ نے اہل سنت کے سروں سے "البریلویہ" کا قرض اتارا ہے، اس کے لئے پوری دنیائے سنیت کی طرف سے آپ اور سماحۃ الشیخ حضرت علامہ مفتی عبدالقیوم ہزاروی اور سارے رفقاء و معاونین صد ہزار شکریہ کے مستحق ہیں۔

۱۱۔ سید محمود احمد رضوی، علامہ: تبصرہ "اسلامی عقائد" مطبوعہ لاہور ۱۹۹۰ء
۱۲۔ ارشد القادری، علامہ: مکتوب از دہلی بنام علامہ تابش قصوری، محررہ ۱۳ فروری ۱۹۷۹ء

آپ حضرات نے ہماری آنکھیں ٹھنڈی کر دیں۔ ہمارے بے چین دلوں کو مسرتوں سے لبریز کر دیا اور ہمیں اس قابل بنا دیا کہ ہم سر اٹھا کر چلیں اور سینہ تان کر بات کریں۔۔۔۔

اس فقیر قادری کو واضح طور پر محسوس ہو رہا ہے کہ امام احمد رضا کی روح پر فتوح پر بھی ایک انبساط کی کیفیت طاری ہے کہ حق کی طرف سے دفاع کا کام ان کے بعد بھی جاری ہے' فجزاکم المولی الکریم الجلیل أحسن الجزاء وأتم الجزاء۔

"من عقائد اهل السنة" نہ صرف "البریلویہ" کا جواب ہے بلکہ مذہب اہل سنت کی حقانیت کے ثبوت میں ایک ایسی علمی دستاویز بھی ہے جسے فخر کے ساتھ ہم مسلک اہل سنت کی اساسی کتاب کہہ سکتے ہیں۔

مواد اور طریقہ استدلال کا اگر تفصیلی جائزہ قلم بند کیا جائے تو یہ تبصرہ ایک مستقل رسالہ کی شکل اختیار کر لے گا لیکن اختصار کو مد نظر رکھتے ہوئے بھی اس ہنر کا اعتراف ضروری سمجھتا ہوں کہ آپ نے مسلک اہل سنت کی تائید میں غیر مقلدین و دیابنہ کے ائمہ فکر کی کتابوں کے اقتباسات نقل کر کے ان پر ایسی حجت قاہرہ قائم کر دی ہے کہ اب عرب و عجم میں وہ منہ دکھانے کے لائق نہیں رہے۔ ان کا جھوٹ انہی کے قلم سے آپ نے فاش کر دیا۔

ان ساری دستاویزی خوبیوں کے لئے جو کتاب کے اندر موجود ہیں' آپ کی ذات بہر حال مبارک باد کی مستحق ہے کہ آپ ہی کی رکھی ہوئی بنیاد پر یہ سارا ایوان کھڑا ہوا۔

والسلام مع الاحترام۔[۳۰]

☆

۳۰۔ ارشد القادری' علامہ: مکتوب از دہلی بنام علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری' مکتوب محررہ ۲ جولائی ۱۹۹۵ء

حضرت علامہ غلام علی اوکاڑوی

(شیخ القرآن دار العلوم اشرف المدارس' اوکاڑہ)

حضرت علامہ مولانا عبد الحکیم شرف کی تعلیمی' تدریسی اور تالیفی خدمات اتنی ہیں اور اہل سنت پر ان کا اتنا احسان ہے کہ ہم سارے مل کر صرف پنجاب کے نہیں' اور صرف پاکستان کے نہیں بلکہ دنیا بھر کے اہل سنت و جماعت ان کا شکریہ ادا کرنا چاہیں تو نہیں کر سکتے۔ دین و مسلک پر جب بھی کسی بد مذہب نے حملہ کیا' اللہ تعالیٰ نے انہیں توفیق عطا فرمائی کہ انہوں نے قلمی طور پر اس کا رد بلیغ فرمایا۔ اور اپنے دین و مسلک کی حفاظت فرمائی"۔[۱۹]

☆

فقیہ ملت علامہ جلال الدین امجدی

(مصنف انوار الحدیث و کتب کثیرہ انڈیا)

"من عقائد اہل السنہ" کے مطالعہ سے بہت محظوظ ہوا کہ ہر مسئلے کے اثبات میں آپ نے دلائل کے انبار لگا دیئے ہیں اور اساطین امت کے علاوہ مخالفین کے بھی بہت سے حوالے پیش فرمائے ہیں۔

دو سو سے زائد کتابوں کے حوالوں سے عقائد اہل سنت کا عربی میں ایسا مستند و معتمد' ایمان افروز اور وہابیت سوز مجموعہ تیار کرنا ہند و پاکستان میں صرف آپ کا حصہ ہے۔ خدائے عزوجل آپ کی اس محنت شاقہ کو بھی قبول فرما کر اجر جزیل و جزائے جلیل سے سرفراز فرمائے۔ آمین!

یہ کتاب مسلمانان اہل سنت کے ایمان کو جلا بخشے گی اور جن وہابیوں کے دلوں پر اللہ کی مہر نہ ہوگی۔ یقیناً" ان کو ہدایت سے سرفراز کرے گی' بہتر ہے کہ اس کا ترجمہ بھی طبع ہو

۱۹۔ غلام علی اوکاڑوی' علامہ: خطاب بر موقع چہلم والد گرامی علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری بتاریخ ۱۳ مئی ۱۹۸۹ء بمقام جامع مسجد عثمانیہ اکبری منڈی لاہور

جائے تاکہ اردو دان طبقہ بھی اس سے مستفید ہو"۔[۱۷]

☆

مفتی محمد عبدالقیوم قادری ہزاروی

(ناظم اعلیٰ دار العلوم جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور)

"مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب کے قلم و بیان میں اللہ تعالیٰ مزید برکت
عطا فرمائے کہ انہوں نے عرب ممالک کے مشہور سکالر' عالم فاضل مولانا السید یوسف السید
ہاشم الرفاعی کی کتاب "ادلۃ اہل السنۃ" اور "الرد المحکم المنیع" کا اردو ترجمہ کیا
پاک و ہند کے عوام ـــــ پر ظاہر کیا جاسکے کہ تمام عالم اسلام کا مذہب وہی ہے جس کو
فاضل بریلوی امام احمد رضا نے اپنی تصنیفات میں واضح فرمایا ہے۔ اور وہی اہل سنت کا مسلک
ہے جو پورے عالم اسلام میں رائج ہے اور جس طرح اس مسلک کو شرک و بدعت کہنے والے
حضرات پاک و ہند میں مذموم ہیں وہ باقی عالم اسلام میں بھی مردود ہیں"۔[۲۰]

☆

قائد اہل سنت مولانا شاہ احمد نورانی مدظلہ العالی

"حضرت صاحب الفضیلۃ والارشاد السید یوسف السید ہاشم الرفاعی حفظہ اللہ
نے "أدلۃ أھل السنۃ" اور "الرد المحکم المنیع" لکھ کر اہل سنت و جماعت کے
دفاع کا حق ادا کر دیا ہے اور حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ العالی نے
ان کے ترجمہ کا حق ادا کر دیا ہے۔
دلائل قاہرہ کا ایک تسلسل ہے اور مذہب مہذب اہل سنت و جماعت کی
حقانیت کو براہین قاطعہ سے ثابت کیا ہے۔

جلال الدین امجدی' علامہ: مکتوب بنام علامہ شرف قادری' محررہ ۳ صفر المظفر ۱۳۱۶ھ (۱۹۹۶ء)
محمد عبدالقیوم ہزاروی' مفتی: رائے گرامی بابت "اسلامی عقائد" از علامہ شرف قادری مطبوعہ لاہور ۱۹۹۰ء

موٰلی تعالیٰ شرف قبولیت عطا فرمائے۔ حضرت مصنف مدظلہ العالی اور حضرت مترجم کو
عقائد اہل سنت کا دفاع کرنے پر بہترین جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین!"[۸]

☆

حضرت مولانا مفتی محمد حسین نعیمی رحمہ اللہ تعالیٰ

(بانی دار العلوم جامعہ نعیمیہ' لاہور)

ان (مولوی اللہ دتا رحمہ اللہ تعالیٰ) کی اولاد میں سے دو عالم دین ہیں' ان میں سے
ایک مولانا عبدالحکیم صاحب ہیں' عالموں میں جو خوبیاں ہونی چاہئیں' وہ سب کی سب ان میں
جمع ہیں' تقویٰ بھی ہے' درد بھی ہے' تبلیغ کا جذبہ بھی ہے' پڑھانے کا شوق بھی ہے' تالیف و
تصنیف کا احساس بھی ہے اور اخلاق' کردار' پوری زندگی کا جو انداز ہے وہ خالص اور
خالص ایک ایسے شخص کا ہے جو فی الواقع عالموں کا وارث ہوتا ہے۔"[۹]

علامہ مفتی شریف الحق امجدی

(دار العلوم اشرفیہ' مصباح العلوم' مبارکپور)

"آپ کی عظیم دینی خدمات اس دور میں بے مثال ہیں' جس کی وجہ سے آپ کی محبت
و عظمت فطری طور پر دلوں میں جاگزین ہے۔ مولا عزوجل آپ سے اسی طرح عظیم سے عظیم
تر دینی خدمات مدت العمر لیتا رہے۔ آمین ثم آمین"![۱۸]

☆

۸۔ شاہ احمد نورانی' مولانا علامہ: "تقریظ بر اسلامی عقائد" ص ۱۱ تحریر ۱۱ شوال ۱۴۰۷ھ
۹۔ مفتی محمد حسین نعیمی' مولانا علامہ' خطاب بر موقع جہلم والد گرامی علامہ شرف صاحب بتاریخ ۱۳ مئی ۱۹۸۹ء بمقام جامع مسجد عثمانیہ انجمن شیڈ' لاہور' بحوالہ نور نور چہرے ص ۹۱
۱۸۔ شریف الحق امجدی' علامہ: مکتوب محررہ ۲۱ جنوری ۱۹۹۰ء بنام علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

علامہ محمد احمد مصباحی

(المجمع الاسلامی' فیض العلوم' اعظم گڑھ)

"جس خاموشی اور دل جمعی سے آپ حضرات سنجیدہ علمی کام کر رہے ہیں' وہ آج کے ہنگامی دور میں لائق تقلید ہے"۔ ۱۶

آپ حضرات کی قلمی و اشاعتی خدمات سے روحانی مسرت ہوتی ہے۔ حزن و یاس کے ماحول میں امید و حوصلہ کی تابناک شعاعیں چمک اٹھتی ہیں۔ خصوصاً عربی رسائل و کتب کی تصنیف و اشاعت سے بڑی خوشی ہوتی ہے۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ پاک و ہند کے اندر صرف جامعہ نظامیہ اس طرف متوجہ ہے۔ اور ہمت و استقامت کے ساتھ عالمی پیمانہ پر اشاعت مسلک کی بے غرض اور مخلصانہ خدمات انجام دینے میں مصروف ہے۔۔۔ مگر آپ کا تدریسی کمال' علمی استحضار' قلمی سرعت' اشاعتی حکمت' پھر معاملات و مراسلت اور نظم و ضبط قابل ستائش اور لائق شکر رب کریم ہے۔ مولیٰ تعالیٰ جزائے فراواں اور اپنی رضائے بلند سے نوازے"۔ ۱۷

☆

علامہ غلام رسول سعیدی

(شارح مسلم شریف' صاحب تفسیر "تبیان القرآن")

"حضرت مولانا محمد عبدالحکیم صاحب شرف کے دل میں سنت کا بے پناہ درد ہے۔ مسلک کے لئے کام کرنے کی انتھک لگن اور بھرپور جذبہ رکھتے ہیں۔ مسلک اہل سنت کی تبلیغ و اشاعت کے لئے اپنے وسائل سے بڑھ کر کام کرتے ہیں۔ ان کے عزائم اور حوصلے بلند اور ان کی خدمات قابل رشک اور لائق تقلید ہیں۔

۱۶۔ محمد احمد مصباحی' علامہ: مکتوب محررہ ۸ ربیع الانور ۱۴۰۹ھ / ۲۱ اکتوبر ۱۹۸۸ء بنام علامہ شرف قادری۔

۱۷۔ محمد احمد مصباحی' علامہ: مکتوب محررہ ۱۵ فروری ۱۹۹۰ء بنام علامہ شرف قادری

میں شرف صاحب سے زمانہ تعلیم سے متعارف ہوں۔ جب نوری کتب خانہ کے سوا اہل سنت کی تبلیغ و اشاعت کا کوئی مرکز نہ تھا۔ کوئی قابل ذکر رسالہ تھا نہ مکتبہ۔ تصنیف و تالیف اور اشاعت کے کام پر مکمل جمود طاری تھا جب اس کے خلاف اغیار کے بے شمار رسائل' کتابیں اور پمفلٹ شائع ہو رہے تھے۔ شرف صاحب اس صورتحال پر اکثر افسوس کیا کرتے تھے۔ ان کا دل اس جمود سے مضطرب رہتا تھا اور یہ خواہش دل میں کروٹیں لیتی رہتی تھی کہ اشاعت کے ذریعہ مسلک اہل سنت کی زیادہ سے زیادہ تبلیغ کی جائے۔

پھر چند سال بعد اہل سنت میں بیداری کی ایک لہر دوڑی۔ ملک میں کئی خوبصورت علمی اور معیاری ماہناموں کا اجراء ہوا۔ مختلف شہروں میں کئی نئے مکتبے قائم ہوئے۔ اسلاف اہل سنت کی متعدد کتب زیور طباعت سے آراستہ ہوئیں اور حال کے لکھنے والوں کو بھی حوصلہ ملا اور کئی نئی کتابیں مارکیٹ میں آگئیں۔ اس سلسلہ میں شرف صاحب نے بھی کئی اہم خدمات انجام دیں۔

اخیر میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ شرف صاحب کے علم و عمل میں مزید برکتیں عطا فرمائے۔ ان کی جملہ خدمات اور مساعی کو اپنی بارگاہ میں مقبول اور مشکور فرمائے اور قوم کے نوجوانوں کو مسلک کی خدمت کے لئے وہی درد عطا فرمائے جس سے مولانا کا دل آباد رہتا ہے۔ آمین! یارب العالمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم"۔ ۱۸

☆

حکیم محمد موسیٰ امرتسری ثم لاہوری

(بانی مرکزی مجلس رضا' لاہور' یوم رضا)

"فاضل محترم مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری زید شرفہ نے اپنی گراں قدر تالیف "تذکرہ اکابر اہل سنت پاکستان" میں ان علماء کرام اور صوفیاء عظام کے حالات زندگی اور

۱۸۔ غلام رسول سعیدی' علامہ: تقدیم "تذکرہ اکابر اہل سنت پاکستان" مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء

کمالات علمی تحریر کیے ہیں جو محقق طور پر ان بزرگان دین کے صحیح جانشین یا نام لیوا ہیں۔ جن کی بدولت اس کفرستان ہند میں اسلام کی شمع روشن ہوئی۔

حضرت مولانا عبدالحکیم شرف قادری صاحب مدظلہ نے یہ تذکرہ نہایت محنت اور کمال توجہ سے مرتب کیا ہے۔ انشاءاللہ اسے قبول ودوام کا شرف حاصل ہو گا"۔[١٠]

ایک مکتوب میں تحریر فرمایا:

مولانا محمد عبدالحکیم شرف مسلک رضا کے علم بردار علماء کرام میں سے ہیں اور مرکزی مجلس رضا' لاہور کے علمی سرپرستوں میں سے ہیں' ان کے لئے اور اس دور افتادہ کے لئے دعائے خیر فرمائیں۔"[١١]

حکیم ـــ نصیرالدین ندوی

(برادر زادہ علامۃ الهند مولانا معین الدین اجمیری)

شرف مجسم وجود تمام' دامت برکاتہم العالیہ

سلام مسنون و مودت مشحون!

تحقیق الفتویٰ کا عدیم المثال ترجمہ جو آپ کے قلم حسین رقم کا شاہکار ہے مسلسل میرے مطالعہ میں ہے' کئی بار از ابتداء تا انتہاء دیکھ چکا ہوں' مگر ہنوز طبیعت سیر نہیں ہوئی ہے۔

فاضل خیر آبادی کی مشکل ترین عبارت کا اتنا سہل و آسان ترجمہ کہ جس کے سمجھنے میں ایک عامی کو بھی دشواری لاحق نہ ہو۔ آپ کے کمال تفہیم کی دلیل ہے' اس ترجمہ کے دیکھنے کے بعد میری دلی تمنا ہے کہ امتناع النظیر کا ترجمہ بھی آپ ہی کے قلم فصاحت رقم سے پایہ تکمیل کو پہنچے' امتناع النظیر اپنے موضوع پر ایک عدیم المثال کتاب ہے اور اس دور میں

١٠۔ محمد موسیٰ' حکیم: تقریب "تذکرہ اکابر اہل سنت پاکستان" مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء

١١۔ حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ: مکتوب بنام حضرت مولانا ضیاء الدین احمد مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ' محررہ ۲۰ ستمبر ۱۹۸۱ء (بحوالہ ماہنامہ اخبار اہل سنت لاہور' شمارہ جولائی ۱۹۹۷ء صفحہ ۹)

اس کے ترجمہ کی شدید ضرورت ہے۔

میں اس ضمن میں بہت کچھ لکھنا چاہتا ہوں' مگر افسوس کہ فراغ خاطر و سکون دل سے محروم ہوں' حضرت راجہ صاحب (راجا رشید محمود' مدیر ماہنامہ نعت لاہور) کی موجودگی کو غنیمت جان کر یہ چند سطور عالم عجلت میں لکھ دی گئی ہیں' ظاہر ہے کہ ان چند سطروں میں آپ کے لاجواب ترجمہ کے جملہ محاسن کا حق کیسے ادا ہو سکتا ہے؟"[٣٣]

☆

حکیم سید محمود احمد برکاتی

(نبیرہ حکیم سید برکات احمد ٹونکی رحمہ اللہ تعالیٰ)

اخونا الفاضل سلام مسنون

تحقیق الفتویٰ وصول ہوتے ہی اس کے مطالعہ کے بعد میں نے ایک مفصل عریضہ ارسال خدمت سامی کیا تھا اور ترجمے یا کتابت و طباعت کے سلسلے میں بعض امور کی طرف توجہ دلائی تھی' افسوس کہ وہ آپ کو نہیں ملا اور نہ اب میرے ذہن میں ہے کہ کیا کیا لکھا تھا۔

اس کتاب اور اس کے ترجمے کی اشاعت تو آپ کا ایک ایسا کارنامہ ہے کہ آپ کی اب تک کی تمام خدمات پر سبقت لے گیا ہے۔ عجیب بات ہے کہ ایسی اہم کتاب نہ صرف یہ کہ اب تک شائع نہیں ہوئی' بلکہ اس کے مخطوطات بھی بہت کم دستیاب ہیں۔

نصیر بھائی (حکیم صاحب محترم) بھی خصوصاً" آپ کے اس کارنامے سے بجا طور پر غیر معمولی متاثر ہیں اور اکثر و بیشتر آنے جانے والے فضلا سے اس کا ذکر جمیل فرماتے رہے ہیں۔

مولانا شاہ عون احمد قادری (پھلواری شریف) بھی کراچی تشریف لائے تھے اور تحقیق الفتویٰ لے گئے ہیں اور بہت متاثر اور اس "ضالۃ العلماء" (علماء کی گم شدہ متاع) کی بازیابی پر ممنون ہیں۔

٣٣۔ حکیم محمد نصیر الدین ندوی: مکتوب محررہ ۲۷ نومبر ۱۹۸۰ء بنام علامہ شرف قادری

کراچی میں اب کوئی ایسا اجتماع نہیں ہو رہا جس میں آپ کو دعوت قدوم دی گئی ہو؟ ادھر تشریف لائے ہوئے بہت عرصہ ہو گیا۔ ۲۴۔

خاکسار

محمود احمد برکاتی

☆

علامہ سید ریاض حسین شاہ

(ڈائریکٹر ادارہ تعلیمات اسلامیہ 'راولپنڈی)

"محمد عبدالحکیم شرف قادری نقشبندی محض عربی دان ہی نہیں واقعت شناس بھی ہیں--- صرف ترجمان ہی نہیں 'حقیقت آگاہ بھی ہیں--- ان کا کوئی کام بھی درد کی گہرائی سے خالی نہیں ہوتا--- درسیات کی جانکاہ مشق سے تھکاماندہ عالم دین 'حیرت ہوتی ہے کہ زندہ ذوق کی لذتوں سے بہرہ مند رہتا ہے--- "قاضی مبارک" "سلم" "صدرا" اور "شمس بازغہ" کی روح کش تقریروں کے جلاپے اور تراتے بھی اس کی آنکھوں سے محبت کے آنسو خشک نہیں کر سکتے--- وہ روتا بھی ہے اور رلاتا بھی ہے--- تڑپتا بھی ہے اور تڑپاتا بھی ہے--- لکھنا اس کا دھندہ نہیں 'درد ہے--- وہ اپنے درد کے اظہار کے لئے اس کا قائل نہیں رہتا کہ اپنا ہی گیت سنایا جائے--- جب کہیں کوئی میٹھا نغمہ کہیں سے بھی سنائی دیتا ہے تو وہ اس کی سروں اور لہروں کو عام کرنے کا مشتاق بن جاتا ہے--- "من نفحات الخلود" --- محمد عبدالحکیم شرف قادری نقشبندی کی تصنیف نہیں لیکن پسند ضرور ہے--- کتاب کا انتخاب بذات خود مترجم کے پاکیزہ ذوق پر شاہد عادل ہے--- محمد عبدالحکیم شرف قادری چونکہ خود سینے میں سمندر سے کھلا اور بادلوں سے زیادہ فیاض دل رکھتے ہیں 'ان کی زبان میں شیرینی 'مزاج میں انکسار 'طبیعت میں نیاز مندی 'پسند میں لطافت 'سوچ میں ژرف

۲۴۔ سید محمود احمد برکاتی حکیم: مکتوب تحریر کردہ ۲۴ اگست ۱۹۸۰ء بنام علامہ شرف قادری

نگاہی 'اخلاق میں وسعت 'اور مہمان نوازی میں عربیت ہے 'اس لئے وہ اپنے ذوق کا سفر تحقیق و تصنیف میں بھی جاری رکھتے ہیں--- "من نفحات الخلود" دراصل شرف بھائی کا خوبصورت صفاتی آئینہ ہے--- آئینہ 'جس میں آپ محمد عبدالحکیم شرف قادری کو چلتا پھرتا دیکھ سکتے ہیں۔

البتہ ایک بات بڑی عجیب ہے 'محمد عبدالحکیم شرف قادری کی تاریخی چھیڑ چھاڑ 'اعتقادی بحث و کرید 'نظریاتی آہنگ و تصلب "من نفحات الخلود" میں نظر نہیں آتا--- اگر محمد عبدالحکیم شرف قادری نے اپنے رشحات قلم اور نفحات تحقیق کا رخ ہمہ گیر انسانی عنوانات کی طرف پھیر لیا تو امید کی جا سکتی ہے کہ وہ محققین کی اس صف میں بھی نمایاں مقام حاصل کر لیں گے--- جس میں غزالی اور حسن بصری قائد کی حیثیت سے کھڑے دکھائی دیتے ہیں۔

دعا ہے اللہ جل مجدہ '"من نفحات الخلود" کی خوشبوئیں عام فرمائے--- اور محمد عبدالحکیم شرف قادری سے دین مبین کی زیادہ سے زیادہ خدمت لے--- اور ان کی ہر سعی اور کوشش کو اپنے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین! بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم"۔ ۲۵۔

☆

علامہ بدر القادری

(ڈائریکٹر المجمع الاسلامی 'ڈین ہیگ 'ہالینڈ)

"یقیناً" آپ اہل سنت کے خزانۂ عامرہ کے گوہر شب تاب ہیں۔ ملت اہل سنت آپ کے علمی کارناموں پر ہمیشہ فخر کرتی رہے گی--- نہایت خاموشی سے کنج خمولی میں بیٹھ کر علم و تحقیق کی جو گرہ کشائی آپ کرتے رہتے ہیں 'یہ کمال و خوبی زور بازو سے حاصل نہیں کیا جاسکتا۔

۲۵۔ سید ریاض حسین شاہ 'علامہ: مقدمہ "زندہ جاوید خوشبوئیں" مطبوعہ لاہور ۱۹۹۳ء

بلکہ صرف خدائے بخشندہ کے کرم خاص سے ملتا ہے۔

اسلام دشمن مفسد فرقے ہر دور میں اکابر کو نشانہ طعن بنا کر اپنے تخریبی منصوبوں کو فروغ دینے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اور ہر زمانہ اپنی آغوش میں ایسے جیالوں کی پرورش کرتا رہا ہے جو ان کے دام ہم رنگ زمین کو چاک چاک کرتے ہیں"۔ ۲۳

☆

مولانا مفتی محمد جان نعیمی

(دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ' ملیر کراچی)

"جب سے آپ کی زیارت ہوئی' آپ کی یاد ستاتی ہے۔ آپ کے تقوی' نیک سیرت وصورت سے فقیر بے حد متاثر ہے۔

اللہ تعالی یہ صحبت دائم رکھے۔ آمین"!! ۲۴

☆

علامہ قاضی عبدالدائم دائم

(مدیر ماہنامہ "جام عرفاں" ہری پور ہزارہ)

"واللہ! کیا عمدہ کتاب لکھی ہے' عالی جناب شرف صاحب نے۔ جیسے چاندنی کی کرنوں کو سمیٹ دیا ہو یا صبح کے جان فزا اجالے کو مجسم کر دیا ہو۔ نور و ضیاء کی اس تجسیم کا نام ہے "من عقائد أہل السنة" عربی زبان کی دل پذیری و اثر انگیزی تو یوں بھی مسلم ہے مگر فاضل مصنف کی فصاحت و بلاغت اور ان کے قلم کی روانی اور سلاست نے جو غضب ڈھایا ہے' اس کی صحیح کیفیت بیان کرنے کے لئے الفاظ نہیں ملتے۔ یوں لگتا ہے جیسے دلائل و براہین کا مترجم آبشار گر رہا ہو۔ اور اہل حق کے دلوں کو اپنی نغمگی و آہنگ سے مسحور کر رہا ہو۔ یا نقد و جرح کی جوئے خارا شگاف بڑھ رہی ہو اور باطل کے گھروندوں کو مسمار کرتی جا

۲۳۔ بدر القادری' علامہ: مکتوب محررہ ۲۷ اپریل ۱۹۹۲ء بنام علامہ شرف قادری

۲۴۔ محمد جان نعیمی' مولانا: مکتوب محررہ ۱۵ نومبر ۱۹۹۶ء بنام علامہ شرف قادری

رہی ہو۔ فی الواقع اس کو جو کوئی بھی پڑھے گا بے ساختہ پکار اٹھے گا۔

جاء الحق وزھق الباطل إن الباطل کان زھوقا

ایسا اچھوتا اور انمول شاہکار پیش کرنے پر اللہ تعالی مصنف علامہ کو جزائے خیر اور ان کے زور قلم کو اور زیادہ کرے۔ آمین"!۔ ۲۵

☆

علامہ سید عبدالرحمن شاہ بخاری

(ریسرچ سکالر قائداعظم لائبریری' جناح باغ' لاہور)

"مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری زید مجدہ کی ذات گرامی علم و فضل کی دنیا میں خود ایک استعارہ اور پہچان بن گئی ہے۔ تعلیم و تدریس' وعظ و تقریر اور تحقیق و تصنیف میں عمر گزری۔ ایک عالم کو سیراب کیا۔ تشنہ لبوں کی پیاس بجھائی اور فکر و دانش کے گلزار کھلائے۔ ترجمہ "تحصیل التعرف فی معرفة الفقہ والتصوف" ان کے تبحر علمی' وسعت فہم اور وقت نظر کا شاہکار ہے۔ اسلوب میں تحقیق' تسلسل اور تخیل کا رنگ جھلک رہا ہے اور طرز نگارش انتہائی سہل' شستہ اور رواں ہے۔ اردو اور عربی دونوں زبانوں میں مہارت کو اس سلیقہ سے برتا ہے کہ ترجمہ میں اصل بیان کی لطافت منعکس ہو رہی ہے۔ اس سے کتاب جہاں تخلیق' تشریح اور تعبیر کے سہ آتشہ لطف کا مرقع بن گئی ہے وہیں اس کی تاثیر و افادیت میں بھی بے پناہ اضافہ ہوا ہے۔ بارگاہ رب العزت میں استدعا ہے کہ مترجم کی اس کاوش کو شرف قبولیت سے نوازے"۔ ۲۶

۲۵۔ عبدالدائم دائم' قاضی: تبصرہ "من عقائد اھل السنۃ"

۲۶۔ مولانا عبدالرحمن بخاری' سید: تقریظ تحصیل التعرف فی معرفة الفقہ والتصوف

علامہ محمد منشا تابش قصوری

(مدرس دارالعلوم جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور)

"استاذ العلماء علامہ الحاج محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ' اہل سنت و جماعت کی ایک نامور علمی شخصیت ہیں۔ جن کی تحقیق' فنی اور تاریخی کاوشیں مثالی ہیں۔ بڑے وسیع القلب' نہایت مخلص 'مہمان نواز اور شفیق ترین انسان ہیں۔ سنّیت کے تحریری خلاء کو پر کرنے کے لئے عرصہ سے قلمی جہاد میں مصروف قابل فخر کارنامے انجام دے رہے ہیں۔ آپ کی ذات گوناگوں اوصاف حمیدہ کی جامع ہے۔ تبلیغ کا ہر شعبہ آپ پر ناز کرتا ہے۔ تحریر' تقریر' تدریس میں تعمیر سیرت' کردار سازی' اخلاقی بلندی اور روحانی برتری کی طرف خصوصی توجہ رکھتے ہیں۔ سنگین حالات' کٹھن مراحل اور دشوارگزار منازل میں صبرو استقامت' علم و تحمل کے پیکر جمیل نظر آتے ہیں۔

علامہ شرف قادری صاحب بہت سی تاریخی' درسی' فقہی' علمی' (عربی' فارسی' اردو) کتب کے مصنف' مترجم' محشی اور شارح کی حیثیت سے متعارف ہیں۔ آپ کی ہر کتاب اور ہر مقالہ اہل علم و قلم سے خراج تحسین وصول کر چکا ہے۔ آپ کی قلم حقیقت رقم سے نکلے ہوئے شاہکار بار بار زیور طباعت سے آراستہ ہو رہے ہیں۔۔۔

آپ نے اکابر کی بعض عربی' فارسی کتب کے نہایت عمدہ' آسان اور پرکشش ترجمے کیے۔ جنہیں مشاہیر اہل علم و قلم نے تراجم کی بجائے اصل تصانیف کے مترادف قرار دیا۔۔

"۳۲۔

☆

۳۲۔ محمد منشا تابش قصوری' علامہ: اشعۃ اللمعات کے جلیل القدر مترجم' مطبوعہ لاہور ۱۹۸۹ء

مولانا علی احمد سندیلوی

(سابق مفتی دارالعلوم جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور)

حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری نقشبندی صدر مدرس و شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور دامت برکاتہم العالیہ کی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ انہیں قدرت نے بہت سی خاص عنایات سے نوازا ہے۔ ذہانت و فطانت کی فروانی' تقریر و تدریس کا خاص ملکہ' تحریر و قلم کی روانی' عمل و کردار کی خوگری اور وفور علم کے ساتھ قدرت نے آپ کو جذبہ تصنیف و تحقیق سے بھی وافر حصہ مرحمت فرمایا ہے اور ان کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ علوم اسلامیہ کی تدریس کے ہمراہ امت کی اصلاح و خیر خواہی کی فکر بھی نصیب فرمائی ہے جو کہ آپ کو ہمیشہ دامن گیر رہتی ہے"۔ ۳۵۔

☆

مولانا علامہ محمد نظام الدین رضوی

(دارالعلوم اشرفیہ ——— مبارکپور)

"خدائے پاک نے آپ کے وقت میں بڑی برکت دے رکھی ہے۔ کہ تمام تر مصروفیات کے باوجود نئی نئی تصنیف منظرعام پر آ رہی ہے۔ آپ حضرات تحریری شکل میں دین حنیف کی جو خدمت انجام دے رہے ہیں' قابل رشک ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور ہم سب کو اس کی مزید توفیق رفیق عطا فرمائے۔ آمین"۔ ۳۶۔

☆

۳۵۔ علی احمد سندیلوی' مفتی: محررہ ۲ شوال ۱۴۱۷ھ (۱۹۹۶ء)
۳۶۔ محمد نظام الدین الرضوی' علامہ: مکتوب بنام علامہ شرف قادری' محررہ ۹ فروری ۱۹۹۳ء

علامہ محمد صدیق ہزاروی

(مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور' مترجم "ریاض الصالحین" "طحاوی شریف" وغیرہ)

"آپ کے والد ماجد کی دین سے والہانہ محبت کا نتیجہ ہے کہ حضرت علامہ شرف قادری کو خاص طور پر علوم اسلامیہ کی تعلیم سے آراستہ کیا۔ جن کی صلاحیتوں کا زمانہ معترف ہے۔

مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری جہاں تدریسی و تقریری صلاحیتوں سے بہرہ ور ہیں' وہاں اللہ تعالیٰ نے فن تحریر کا بھی ملکہ ودیعت فرمایا ہے۔ چنانچہ مختلف رسائل و جرائد میں آپ کے تحقیقی مضامین کی اشاعت اس بات پر شاہد عادل ہے"۔[۲۸]

"الحمد للہ! دور حاضر کے نامور محقق' میدان' تدریس و تصنیف کے شہسوار' شیخ الحدیث علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری نے' جن کا نام علمی حلقوں میں کوئی نیا نہیں۔ نہایت سنجیدگی' متانت اور مضبوط دلائل کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ حضرت امام' محمد رضا بریلوی نے اپنی تصانیف کے ذریعے جن عقائد کو ثابت کیا ہے' صحابہ کرام سے لے کر آج تک کے تمام علماء و مشائخ انہی عقائد پر کاربند رہے"۔[۲۹]

"اہل قلم اور محقق علماء کی فہرست میں علامہ شرف قادری کا نام سب سے نمایاں ہے۔ مضامین کی ندرت' قلم کی جولانی اور ادب کی چاشنی علامہ کی تحریر کا طرۂ امتیاز ہے۔ آپ کی تحریر دل سوز بھی ہے اور دل آویز بھی"۔[۳۰]

☆

۲۸۔ محمد صدیق ہزاروی' علامہ: تعارف علمائے اہلسنت' مطبوعہ لاہور ۱۹۷۹ء۔
۲۹۔ محمد صدیق ہزاروی' علامہ: تبصرہ "حسن عقائد اہل السنۃ" مطبوعہ لاہور ۱۹۹۰ء
۳۰۔ محمد صدیق ہزاروی' علامہ: تبصرہ "زندہ جاوید خوشبوئیں" (قلمی)

مولانا علامہ محمد انور علی رضوی نوری

(استاذ دارالعلوم منظر اسلام' بریلی شریف)

"آپ کی تصانیف اور رشحات قلم دیکھنے اور پڑھنے سے دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔ آپ کے دینی' مذہبی درسی و غیر درسی' تحریری تعمیری کارہائے نمایاں کی تعریف و توصیف میں کن لفظوں سے کروں؟ میرے نزدیک الفاظ نہیں۔ بس اتنا ہی عرض کر سکتا ہوں کہ آپ کی ذات جماعت اہل سنت کے لئے ایک عظیم دولت ہے"۔[۳۲]

☆

صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری

(صدر ادارہ تحقیقات امام احمد رضا' کراچی)

اہل سنت و جماعت کے نامور عالم اور محقق و قلمکار جناب علامہ عبدالحکیم شرف قادری صاحب زید علمہ کی ذات محتاج تعارف نہیں ۔۔۔ علامہ صاحب جہاں ایک بہترین عالم ہیں وہیں ایک بہترین مدرس اور بہترین مصنف بھی ہیں ۔۔۔ درویش صفت انسان ہیں اور عاجزی و انکساری کا مجسمہ ہیں ۔۔۔ اردو کے علاوہ عربی و فارسی لغت پر بھی کمال دسترس رکھتے ہیں۔ متعدد درسی کتب پر آپ نے عربی فارسی اور اردو میں حواشی اور شرحیں لکھی ہیں ۔۔۔ متعدد عربی کتب کے ترجمہ کے علاوہ آپ نے عقائد اسلاف سے متعلق کئی عربی تحریریں کی ہیں' جس کی برصغیر پاک و ہند کے علاوہ مشرق وسطی اور دیگر اسلامی ممالک میں بڑی پذیرائی ہوئی ۔۔۔

علامہ شرف قادری صاحب کی طبیعت درویشانہ' مزاج مومنانہ اور تحریر محققانہ ہے ۔۔۔ امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ سے عشق رسول اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے بے پناہ محبت کرتے ہیں ۔۔۔ اہل سنت و جماعت کے عقائد اور امام احمد رضا کی تعلیم و فکر آپ کے

۳۲۔ محمد انور علی رضوی نوری' علامہ: مکتوب محررہ ۹ محرم ۱۹۹۱ء بنام علامہ شرف قادری

قلم کی جولانی کا مرکز ہے۔ ان موضوعات پر متعدد تحقیقی مقالات اور بیسیوں کتب و رسائل تحریر فرما چکے ہیں، جو علماء عوام اہل سنت میں یکساں مقبول ہیں۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ جل شانہ شرف صاحب کو اپنی مزید برکتوں سے مشرف فرمائے ---- ان کے علم و عمل اور شرف و فضل میں مزید اضافہ فرمائے ---- ان کی مساعی جمیلہ اپنی بارگاہ عالی میں مقبول و مشکور فرمائے ---- اور ہمیں ہمارے نوجوانوں اور قلمکاروں کو مسلک اعلیٰ حضرت کی خدمت کا وہی جذب دروں عطا فرمائے جس سے مولانائے محترم کا دل آباد رہتا ہے۔ آمین! بجاہ سید المرسلین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وبارک وسلم"۔[۲۹]

☆

سید محمد عبداللہ قادری

(نامور محقق سید نور محمد قادری کے فرزند ارجمند)

"جناب مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب کا شمار موجودہ دور کے فاضل ترین افراد میں ہوتا ہے۔ وہ جہاں درس علوم اسلامیہ کے مستند استاد ہیں وہاں تصنیف و تالیف کی دنیا میں بھی اہم مقام کے مالک ہیں"۔[۳۱]

☆

مولانا محمد وارث جمال قادری، ممبئی

"حضور والا کی عظیم قلمی خدمات نے تو آج ہمیں غیروں کے مقابلے میں سربلند فرما دیا ہے۔ مولیٰ عزوجل اپنے حبیب رؤف رحیم صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں آپ

۲۹- سید وجاہت رسول قادری، صاحبزادہ: تقدیم "تقدیس الوہیت اور امام احمد رضا" مطبوعہ کراچی ۱۹۹۴ء

۳۱- محمد عبداللہ قادری، سید: "مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری" مطبوعہ ماہنامہ "المعین" ساہیوال شمارہ اکتوبر ۱۹۹۴ء

کو آفات روزگار سے محفوظ و مامون فرمائے۔ صحت و عافیت کے ساتھ عمر میں علم و فضل اور حسن قلم میں برکتیں عطا فرمائے اور آپ کے وجود مسعود کو اہل سنت کے سروں پر یوں ہی سحاب رحمت بنائے رہے"۔[۲۰]

☆

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، کراچی

سرپرست ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی

سرپرست ادارہ مسعودیہ، کراچی، لاہور

سرپرست ادارہ، مظہر اسلام، لاہور

"فاضل مؤلف کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے گوناگوں مصروفیات کے باوجود "تذکرہ اکابر اہل سنت پاکستان" کے لئے توجہ فرمائی اور وقت کی ایک اہم ضرورت کو پورا کیا۔ اور عقل و دانش دونوں کے لئے متاع عزیز فراہم کی۔ امید ہے کہ ان کی یہ کوشش قدر کی نگاہ سے دیکھی جائے گی"۔[۲]

"آپ جن حالات میں کام کر رہے ہیں، ان حالات میں اہل عزیمت ہی کام کرتے ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ آپ کو ہمت و استقامت عطا فرمائے۔ آمین!

آپ ان ممتاز اہل قلم میں سے ایک ہیں، جن سے فقیر استفادہ کرتا ہے۔ آپ کی مساعی لائق تحسین و آفرین ہیں"۔[۳]

تذکرہ اکابر اہل سنت موصول ہونے پر اپنے تاثرات کو یوں جامہ الفاظ پہنایا:

دل پسند و دلپذیر، دلکش و دلربا تحفہ نظر نواز ہوا ---- کتاب زندگی کھول کر رکھ دی ---- نہیں نہیں ---- دل نکال کر رکھ دیا ---- مرحبا! مرحبا! ---- یہاں حسن و جمال کا ایک نیا

۲۰- محمد وارث جمال، مولانا: مکتوب محررہ ۷ فروری ۱۹۹۰ء بنام علامہ شرف قادری

۲- محمد مسعود احمد، پروفیسر ڈاکٹر: تقدیم "تذکرہ اکابر اہل سنت" "پاکستان" مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء

۳- محمد مسعود احمد، پروفیسر ڈاکٹر: مکتوب بنام علامہ شرف قادری محررہ ۱۳ نومبر ۱۹۸۵ء

عالم ہے --- گل و یاسمین کی ایک نئی بہار ہے ---

دماغوں میں، سینوں میں، رسالوں میں، اخباروں میں جو کچھ مخفی تھا، سامنے لاکر رکھ دیا -- بکھرے ہوئے اوراق کو سمیٹ کر رکھ دیا -- منتشر دانوں کو پرو کر رکھ دیا -- ہنکھڑیوں سے گل ہی نہیں ایک گلشن بنادیا --- سبحان اللہ! سبحان اللہ!

عالم برزخ سے عالم آب و گل میں لانا کوئی آسان کام نہ تھا، آپ نے اس مشکل کو آسان کر دکھایا اور ایک حشر بپا کر دیا -- اس ہمت مردانہ کو آفریں، صد آفریں!

ہزار ہزار رحمتیں ہوں اس والد ماجد پر جس کے چمن میں ایسے پھل پھول لگے اور ہزار ہزار سلام ہوں اس فرزند دلبند پر جس نے اسلام اور علماء اسلام کی خدمت کا حق ادا کر دیا -- ہاں ہاں شہیدوں کا سلام ہو۔ ولیوں کا سلام ہو، عالموں کا سلام ہو اور ہم جیسے گنہگاروں اور سیاہ کاروں کا بھی سلام ہو۔

خدا کرے "تذکرۂ اکابر اہل سنت" کی دوسری جلد بھی اسی شان و شکوہ سے منظر عام پر آئے۔ دلوں میں بٹھائی جائے، آنکھوں پر لگائی جائے۔ آمین۔ اللھم آمین

یہ احقر اس شاندار تالیف پر آپ کو اور تمام معاونین کو مبارک باد پیش کرتا ہے اور دعاؤں کے گلدستے پیش کرتا ہے۔"[۴]

"علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری اہل سنت کے مشہور و معروف قلمکار ہیں۔ وہ گزشتہ ۲۵، ۳۰ سال سے مسلسل لکھ رہے ہیں۔ ان کی نگارشات کی تعداد ۳۰۰ سے تجاوز کر چکی ہوگی --- وہ محدث بھی ہیں، محقق بھی --- مدرس بھی ہیں، معلم بھی --- مصنف بھی ہیں اور مولف و مترجم بھی --- زبان و بیان پر ان کو پوری قدرت حاصل ہے۔ وہ اہل سنت کا عظیم سرمایہ ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ ان کی خدمات جلیلہ کو قبول فرماکر اس پر اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین!

پیش نظر کتاب "زندہ جاوید خوشبوئیں" یا سدا بہار خوشبوئیں ایک عربی کتاب "من

۴۔ محمد مسعود احمد ڈاکٹر: مکتوب تحریر کردہ ۲۵ نومبر ۱۹۷۶ء بنام علامہ شرف قادری

نفحات الخلود" کا اردو ترجمہ ہے۔ اس ترجمہ کی خوبی یہ ہے کہ ترجمہ معلوم ہی نہیں ہوتا --- تصنیف و تالیف سے ترجمہ زیادہ مشکل ہے کیونکہ اس میں مترجم کو پرواز فکر کے لئے آزاد فضا میسر نہیں آتی، اس کو پابند رہتے ہوئے قید و بند میں زبان و بیان کے جوہر دکھانے ہوتے ہیں ---- اس سے زبان و بیان پر مترجم کی قدرت کا اندازہ ہوتا ہے -- حضرت علامہ شرف صاحب نے کامیاب ترجمہ کیا ہے --- انہوں نے اصل کتاب سے دل نکال کر ترجمہ میں رکھ دیا ہے ----- مصنف کے دل کی دھڑکن ترجمے کے اندر محسوس ہوتی ہے --- فاضل مترجم مبارکباد کے مستحق ہیں"۔[۵]

☆

ڈاکٹر مختار الدین احمد

(نائب شیخ الجامعہ، جامعہ اردو، علی گڑھ)

"اشعۃ اللمعات" کا ترجمہ بہت رواں ہے اور سیدھی سادی زبان میں آپ نے کیا ہے کہ معمولی استعداد رکھنے والا شخص بھی حدیث آسانی سے سمجھ جائے گا۔ یہ کتاب تو اب بغیر استاد کے پڑھی اور بھی جاسکتی ہے۔ ترجمے پر نمبر ڈال کر ضروری تشریحات کے ترجمے آپ نے جس طرح پیش کئے ہیں، اس سے عام لوگوں کو حدیث سمجھنے میں بہت مدد ملے گی۔ قوسین میں آپ کے وضاحتی نوٹس بھی دیکھے، یہ بہت ضروری تھے۔ دوسرے تعلیقات بھی بہت مفید ہیں"۔[۶]

☆

۵۔ محمد مسعود احمد، پروفیسر ڈاکٹر: تقدیم (قلمی) برائے "زندہ جاوید خوشبوئیں" محررہ ۸ جون ۱۹۹۳ء

۶۔ مختار الدین احمد، ڈاکٹر: مکتوب بنام علامہ شرف قادری، از علی گڑھ، محررہ ۳ مارچ ۱۹۹۳ء

علامہ اقبال احمد فاروقی

(ناظم مکتبہ نبویہ لاہور' مدیر ماہنامہ "جہان رضا" لاہور)

"غیر مقلدین کے خطیب واہب علامہ احسان الٰہی ظہیر صاحب نے اپنی بیمار عربی میں "البریلویہ" لکھ کر وادیٔ نجد کے نوکیلے ذہنوں کو خوش کر دیا تھا۔ اس کتاب کی غلط بیانیوں کو ہمارے فاضل دوست جناب مولانا محمد عبدالحکیم شرف نے "اندھیرے سے اجالے تک" میں آڑے ہاتھوں لیا۔ یہ کتاب نظریاتی افق پر ایک لطیف اجالا بکھیرتی ہوئی آئی"۔ ۴۵

☆

صاحبزادہ سید خورشید احمد گیلانی

(معروف دانشور و کالم نگار کالم "قلم برداشتہ" روزنامہ "نوائے وقت" لاہور)

"اللہ تعالیٰ نے ہمارے ممدوح مولانا عبدالحکیم شرف کو پڑھنے اور لکھنے کا اعلیٰ ذوق اور سلیقہ عطا فرمایا ہے۔ مدرس آدمی بسا اوقات خشک ہوتا ہے۔ ہر وقت قال اقول کی گردان ہر لمحہ ضرب اضوب کی مشق' ہر آن فقہی بحث' ہر ساعت منطقی صغرے کبرے اور ہر دقیقہ کلامی نکتے اچھے بھلے انسان کو عبوساً قمطریرا بنا دیتے ہیں۔ مگر ہمارے شرف صاحب چوبیس گھنٹے درس و تدریس میں منہمک رہ کر بھی تر و تازہ زبان لکھنے کی خوبی سے آراستہ ہیں۔ جس طرح مرغابی دن رات پانی میں غوطے کھاتی ہے۔ مگر جب نکلتی ہے تو اس کے پروں پر پانی کا قطرہ بھی نہیں ہوتا۔ اسی طرح جناب شرف قادری اپنی ساری خشکی مسند تدریس پر چھوڑ آتے ہیں۔ جب لکھنے کے لئے قلم ہاتھ میں لیتے ہیں' تو ان کا قلم آبشار کی طرح بہہ نکلتا ہے' جس کی آواز کانوں میں رس گھولتی ہے"۔ ۵۰

☆

۴۵۔ اقبال احمد فاروقی' علامہ: تعارف کتب مکتبہ نبویہ لاہور ۱۹۸۶ء

۵۰۔ خورشید احمد گیلانی' سید: حرفے چند "زندہ جاوید خوشبوئیں" (قلمی)

صاحبزادہ محمد امین الحسنات شاہ

(مدیر اعلیٰ ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور)

"جناب کا وجود باجود اہل سنت کے لئے غنیمت ہے۔ آپ کی اپنے مسلک کے لئے خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ سے سلامت باکرامت رکھے۔ آمین"!۔ ۴۸

☆

علامہ رضاء الدین صدیقی چشتی

(سابق مدیر ماہنامہ "ضیائے حرم" لاہور' ناظم مکتبہ "زاویہ" لاہور)

"مقتدر عالم دین اور کہنہ مشق مصنف علامہ عبدالحکیم شرف قادری نقشبندی کا پختہ انداز تحریر کسی تعارف کا محتاج نہیں ہے۔ عربی اور اردو دو زبانوں پر عبور بھی کسی سے پوشیدہ نہیں ہے"۔ ۴۹

☆

علامہ شبیر احمد ہاشمی

(مدیر ماہنامہ "ندائے اہل سنت" لاہور)

"علامہ موصوف نے "اندھیرے سے اجالے تک" اور "شیشے کے گھر" کے نام سے دو کتابیں لکھیں۔ ان کو اردو میں شائع کیا گیا۔ علامہ موصوف نے احسان الٰہی ظہیر اور پوری امت اہانت رسول کے تمام الزامات کا نہ صرف منہ توڑ جواب دیا بلکہ اس قبیلہ خرافات پر براہین کی یلغار کی۔ دلائل و شواہد کی قطاریں کھڑی کر دیں۔۔۔ علامہ عبدالحکیم

۴۸۔ محمد امین الحسنات شاہ' صاحبزادہ: مکتوب بنام علامہ شرف قادری' محررہ ۲۶ جون ۱۹۹۶ء

۴۹۔ محمد رضاء الدین صدیقی' علامہ: تبصرہ "زندہ جاوید خوشبوئیں" ماہنامہ ضیائے حرم لاہور' اکتوبر ۱۹۹۳ء

شرف قادری نے رضا کے نیزے کی مار سے عدو کے سینے میں غار پیدا کر دیئے اور ثابت کر دیا کہ تمام امت اہانت مصطفیٰ کو کسی چارہ جوئی کا دار نہیں ہے"۔ ۵۰

☆

ظہیر ہاشمی

(اسسٹنٹ ایڈیٹر ماہنامہ "استقلال" لاہور)

"حضرت مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری زاد اللہ شرفہ ایک پیر جواں عالم دین ہیں ان کے دل میں سنیت کا بے پناہ درد ہے۔ مسلک کے لئے کام کرنے کی انتھک لگن اور بھرپور جذبہ رکھتے ہیں۔ مسلک اہل سنت کی تبلیغ و اشاعت کے لئے اپنے وسائل سے بڑھ کر کام کرتے ہیں۔ انکی خدمات قابل رشک اور لائق تقلید ہیں"۔ ۵۱

خواجہ رضی حیدر

(ڈپٹی ڈائریکٹر قائد اعظم اکادمی کراچی)

"علمائے کبار اور مشاہیر و اخیار امت کا تذکرہ جہاں لمحہ موجود میں علم و عمل درست کرنے کا باعث ہوتا ہے' وہاں مستقبل میں ایک صالح روایت کے تسلسل کا موجب بھی۔۔۔ ۔ حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ العالی ہمارے درمیان اپنی ذات میں علم و عمل کے حوالے سے ایسی ہی ایک صالح روایت کے نمائندہ ہیں' آپ نے بحیثیت ایک عالم دین اپنی تدریسی و منصبی ذمہ داریوں کے ساتھ ہی تصنیف و تالیف سے خود کو سنجیدگی سے وابستہ کر رکھا ہے۔ علم حدیث' فقہ' تاریخ اور تذکرہ کے ضمن میں آپ اب تک ۳۵ کتابیں لکھ چکے ہیں اور یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر اور توفیقات میں وسعت و برکت عطا فرمائے کہ ایسے لوگ امت کا سرمایہ ہوتے ہیں۔

۵۰۔ شبیر احمد ہاشمی' علامہ: تبصرہ کتب' محررہ ۲۹ جون ۱۹۹۶
۵۱۔ ظہیر ہاشمی: علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری' ماہنامہ استقلال' لاہور شمارہ اکتوبر ۱۹۹۶ء

علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری کے انداز تحریر کی شگفتگی اور مطالعاتی کشش کا اندازہ اس حقیقت سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ آپ کی بیشتر کتابوں کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔۔۔۔ علامہ قادری کی تحریریں رنگ آمیزی' مبالغہ اور غیر ضروری اظہار عقیدت سے مبرا ہوتی ہیں' جس کی بنا پر وہ طبقات بھی جو بوجوہ اغیار میں شمار ہوتے ہیں' ان تحریروں کو نہ صرف بغور پڑھتے ہیں بلکہ ان کا اتباع بھی کرتے ہیں۔

علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ وہ اپنے اسلاف کی ایمانی کیفیت' عبادت و ریاضت' صدق و اخلاص' تبحر علمی' جامعیت و ہمہ دانی کو عام کریں تاکہ نہ صرف اغیار کے پروپیگنڈے کا بطلان ہو سکے بلکہ آئندہ نسلوں تک اپنے اسلاف کا ورثہ بھی منتقل ہو جائے۔ اور یہ بات بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ آپ کو خادم دین ہونے پر ناز ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے علم و عمل کے حوالے سے سخت ترین حالات میں بھی معذرت خواہانہ رویہ اختیار نہیں کرتے۔ اہل جاہ اور اہل دنیا کی آسائشوں کے آگے کسی احساس کمتری میں گرفتار نہیں ہوتے بلکہ اپنے علم و عمل کی بالادستی اور پائندگی پر قانع رہتے ہیں۔

علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری فی زمانہ علمائے سلف صالحین کا نمونہ ہیں' تبحر علمی کے ساتھ فقر و استغناء آپ کے مزاج کا لازمہ ہیں اور فی زمانہ یہی بات ان کے ثقہ و کامل ہونے کا ثبوت ہے۔ آپ کی تحریریں جہاں خدمت دین اور روایات اسلاف کے فروغ میں ہیں۔ وہاں اپنے اخلاف اور آئندہ نسلوں کی تربیت کے لئے بھی ایک نمونہ ہیں۔ گویا آپ نے تصنیف و تالیف کے حوالے سے جو کاوشیں کی ہیں' وہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کا بہترین منظم ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری کی مساعی جمیلہ کو اپنے حبیب پاک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں قبول فرمائے اور آپ کی تحریروں کو آئندہ نسلوں کے علم و عقیدے کی اصلاح و پائیداری کا ذریعہ بنا دے۔ آمین"۔ ۵۲

۵۲۔ رضی حیدر' خواجہ: ابتدائیہ "نور نور چہرے" مصنف علامہ شرف قادری مطبوعہ لاہور ۱۹۹۷ء

☆

اراؤ سلطان المجاہد طاہری

(سینئر سول انجینئر' اوکاڑہ مصنف "ایک قرآن ایک ترجمہ")

"آپ کی مختلف کتابیں نظر سے گزری ہیں ---- ہمارے مسلک میں آپ ان مصنفین میں شمار کئے جاسکتے ہیں جن کی تحریریں ہلکے اور بازاری الفاظ سے مبرا ہیں۔ دراصل آج کے دور میں یہی تحریریں قابل قبول و ستائش رہ گئی ہیں۔ آپ ایسے مصنفین ہمارے لئے قابل فخر سرمایہ ہیں۔ جن کی نگارشات ہر طبقہ میں پسند کی جائیں۔ پر اثر ہوں ---- ہم نے صرف اپنا نقطہ نظر پیش کرنا ہوتا ہے۔ دوسروں پر بے جا تنقید اور بے مقصد حملے دراصل صحیح موقف کو کمزور کر دیتے ہیں اور پڑھے لکھے لوگوں میں یہ تحریریں آج کل نفرت کی علامت سمجھی جاتی ہیں۔ ماشاء اللہ آپ کی تحریریں ان آلائشوں سے پاک ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نعمت آپ کو دی ہے' اس کا شکر ہے اور آپ کو مبارک ہو"۔[۳۶]

محمد نواز کھرل

(مدیر ماہنامہ "اخبار اہل سنت" لاہور)

"شیخ الحدیث حضرت علامہ عبدالحکیم شرف قادری ---- علم کی روشن دلیل ---- راہ علم میں آبلہ پائی کے درد کی لذت سے آشنا ---- اتباع رسول کی روشنیوں سے نور مند ---- سچائی و روشنی کے پیکر ---- قرآنی اوراق اور دینی کتب میں ڈوبا رہنے والا عالم دین ---- نیک تمناؤں اور اعلیٰ ارادوں سے لبالب بھرا ہوا انتھک آدمی ---- پیری کی حواس شکن عمر میں بھی روزانہ سولہ گھنٹے تصنیفی اور تدریسی کام کرنے والا محقق استاد اور مصنف ---- تہجد گزاری کے مشک بو لمحوں میں بیدار ہونے اور ہر اذان کے ساتھ سجدہ

۳۶۔ سلطان المجاہد 'اراؤ: مکتوب بنام علامہ شرف قادری' محررہ ۹ فروری ۱۹۸۶ء

ریز ہو جانے والا اللہ کا نیک بندہ ---- ہمیشہ نرم' مہربان اور دل گداز لہجے میں بات کرنے والا ایک دھیما اور سادہ سا انسان ---- خوبصورت رویے والا صاحب دل فرد۔

علامہ صاحب کی شخصیت میں گمشدہ زمانوں کے علماء کی سی مقناطیسی کشش پائی جاتی ہے۔ ان کے عالمانہ وقار میں عاجزانہ انکسار کی ایسی آمیزش ہے کہ پہروں ان کے پاس بیٹھنے اور ان کی دل کو چھو لینے والی باتیں سننے کو جی چاہتا ہے ---- اٹل عقیدہ' کھرا موقف' بے باکانہ اظہار' محنت' اخلاص عبادت' ریاضت' علامہ صاحب کی وہ ادائیں ہیں جو ان کی شخصیت کو حسن و زیبائی عطا کرتی ہیں۔ وہ ان لوگوں میں سے ایک ہیں جن کی سادگی اور سچائی انہیں قابل قدر بناتی ہے۔ وہ اپنی ذات کے لئے کسی صلے' ستائش اور انعام کے آرزو مند نہیں۔ برسوں کی ریاضت نے ان کی شخصیت میں ایک حیران کر دینے والی ترتیب اور ششدر کر دینے والی بے نیازی پیدا کر دی ہے۔ وہ مظاہر قدرت کی طرح وقت کی پابندی کرتے ہیں۔ لا یعنی ملاقاتوں اور بے معنی باتوں کو وہ پسند نہیں کرتے۔ ان کے چہرے سے بچوں جیسا تجسس اور آسمانوں جیسا تقدس جھلکتا ہے ---- شرف صاحب کی عکس در عکس چمکدار آئینے جیسی شخصیت میں ایک انوکھی فقیرانہ شان ہر وقت جاگتی رہتی ہے۔ انہوں نے اب تک ہزاروں صفحات لکھے ہوں گے۔ اب تو لفظ ان کے دوست بن گئے ہیں۔ علامہ صاحب کے لئے لکھنا پڑھنا ہی زندگی ہے۔ یہی ان کا ذریعہ آمدنی ہے اور یہی ان کا ذریعہ نشاط ہے اور وہ ذریعہ نجات بھی اسی کو سمجھتے ہیں۔ بخدا ایسی وہ لوگ ہیں جو معاشروں کو انعام کے طور پر بخشے جاتے ہیں اور قوموں کو توقیر عطا کرتے ہیں"۔[۵۳]

☆

۵۳۔ محمد نواز کھرل: علامہ عبدالحکیم شرف کی کھری کھری باتیں' ماہنامہ اخبار اہل سنت' لاہور' شمارہ جولائی ۱۹۹۷ء

ملک محبوب الرسول قادری

(مدیر ماہنامہ "سوئے حجاز" لاہور)

"عصر حاضر میں دینی اعتبار سے تعلیم و تعلم، درس و تدریس اور تصنیف و تالیف کے فن کی معراج کو اخلاص وللّٰہیت کے ساتھ چھونے والے نامور عالم دین، صاحب فن ادیب و شاعر، منکسر المزاج صوفی، درویش صفت استاد حضرت شیخ الحدیث والتفسیر علامہ مفتی محمد عبدالحکیم شرف قادری گزشتہ ۲۴ سال سے اہل سنت کی مرکزی درسگاہ دارالعلوم جامعہ نظامیہ رضویہ، اندرون لوہاری گیٹ، لاہور میں جلوہ افروز ہیں۔ اور نبوی علوم کا نور تشنگان علم میں تقسیم فرمارہے ہیں۔ سادگی، ایفائے عہد، مہمان نوازی، چھوٹوں پہ شفقت، بڑوں کا احترام، دینی کارکنوں کی قدر افزائی اور رہنمائی (وہ اوصاف ہیں جو اس وقت عوام تو کجا اہل علم میں بھی مفقود ہو کر رہ گئے ہیں) ان کی طبیعت ثانیہ ہے۔ وہ دقیانوسی اور روایتی مولوی نہیں بلکہ عصری تقاضوں سے واقف بیدار مغز عالم دین ہیں۔ ان کی تحریر میں نفاست بھی ہے اور ثقاہت بھی۔

بلاشبہ آپ اپنی وضع کے منفرد عالم دین ہیں۔ اختلاف رائے کے معاملے میں بھی جارحیت کو پسند نہیں کرتے بلکہ بہت ہی شستہ انداز میں اپنا موقف منوالیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بہتان طرازی اور بے بنیاد الزامات پر مبنی "البریلویہ" نامی رسوائے زمانہ کتاب کا جواب لکھنے کی ذمہ داری بھی آپ ہی کو سونپی گئی۔ اور آپ نے انتہائی جامع اور مدلل کتاب "من عقائد اہل السنۃ" لکھ کر اپنا موقف واضح کر دیا اور تمام الزامات کا حقیقت پسندانہ تجزیہ بھی کیا۔ بلکہ حق یہ ہے کہ موضوع نبھانے کا حق ادا کر دیا"۔ ۵۴؎

☆

۵۴۔ محبوب الرسول قادری، ملک: ماہنامہ سوئے حجاز، لاہور شمارہ جنوری ۱۹۹۸ء

روزنامہ "نوائے وقت" لاہور

"مولانا عبدالحکیم شرف قادری درویش صفت اور خاموش طبیعت کے انسان ہیں، وہ کسی داد و تحسین سے بے نیاز اپنے تدریسی و تبلیغی امور میں مصروف رہتے ہیں۔ کئی کتابوں اور کتابچوں کے مولف ہیں"۔ ۵۳؎

☆

ماہنامہ "جام عرفاں" ہری پور، ہزارہ

بحیثیت مجموعی "اندھیرے سے اجالے تک" ایک لاجواب کتاب ہے۔ اور اس میں جو خاص بات ہے وہ مصنف کی عالمانہ متانت ہے جو کتاب کے صفحہ اول سے صفحہ آخر تک برقرار رہی۔ اور کہیں بھی جذباتی رنگ جھلکنے نہیں پاتا۔ بلاشبہ ایسی ہی کتابیں اہل علم میں قدر کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں اور بلند پایہ لائبریریوں کی زینت بنتی ہیں"۔ ۵۵؎

☆

ماہنامہ "ضیائے قمر" گوجرانوالہ

علامہ شرف قادری عصر حاضر کے اہل قلم میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ آپ کی درجنوں کتب آپ کی علمی ثقاہت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ اس ضمن میں آپ کی کتب "اندھیرے سے اجالے تک" اور "شیشے کے گھر" یکے بعد دیگرے مرکزی مجلس رضا، لاہور کے زیر اہتمام شائع ہوئیں۔ ان کتب نے باطل پروپیگنڈے کی قلعی کھول دی"۔ ۵۶؎

☆

۵۳۔ شمارہ ۱۷ ستمبر ۱۹۹۳ء تبصرہ "البریلویہ کا تحقیقی اور تنقیدی جائزہ" مصنف علامہ شرف قادری
۵۵۔ ماہنامہ جام عرفاں، ہری پور ہزارہ، شمارہ اکتوبر ۱۹۸۶ء
۵۶۔ شمارہ فروری ۱۹۹۲ء تبصرہ پروفیسر محمد اکرم رضا "البریلویہ کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ"

ماہنامہ ''سنی دنیا'' بریلی شریف

''حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب دنیائے سنیت کی ایسی مشہور شخصیت کے مالک ہیں جو محتاج تعارف نہیں ہے۔ پاکستان کے چند ممتاز قلمکاروں میں آپ کی شخصیت بھی گوناگوں تنوع کے باعث ہر باشعور کے نزدیک متعارف ہے۔ آپ کی تحریروں میں ایک خاص اسلوب اور سبک کی چاشنی ہوتی ہے جو قاری کی توجہ اپنی طرف منعطف کر لیتی ہے۔ تحقیقی مواد، سہل ممتنع عبارتیں، ادلّہ کی قوت، سلاست و ربط اور تعمق نظری بھی کچھ آئینہ خانہ میں موجود ہوتے ہیں''۔۵۷

☆

ماہنامہ ''اشرفیہ'' مبارکپور

''حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری بلند پایہ عالم اور مستند مصنف اور جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں صف اول کے استاذ ہیں۔۔۔۔ بے پناہ تدریسی اور تبلیغی مصروفیات کے باوجود کاروان اہل قلم کے بھی سرخیل و رہنما ہیں۔ مسلسل لکھ رہے ہیں اور لکھوا بھی رہے ہیں۔ ایک درجن سے زائد تصانیف، سینکڑوں مضامین و مقالات ہندو پاک میں سند قبولیت حاصل کر چکے ہیں۔۔۔۔ انتہائی تحقیقی اور دقیق مسائل و مفاہیم دل آویز اور پرکشش پیرایہ بیان میں اتنی خوبصورتی کے ساتھ اتار دیتے ہیں کہ قارئین فرط مسرت سے جھوم اٹھتے ہیں۔۔۔۔ فکر انگیز اور مدلل مباحث کے باوجود قلم کا ہا تکین ایک لمحے کے لئے بھی متاثر نہیں ہوتا۔۔۔۔ اور مقام حیرت یہ ہے کہ زبان و بیان پر یہ دسترس اردو اور عربی میں یکساں طور پر حاصل ہے۔۔۔۔ اسی لئے آپ کی تحریریں عوام و خواص اور علماء و ادباء میں بذوق شوق اور کمال احترام کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں۔

۵۷۔ شمارہ دسمبر ۱۹۹۶ء تبصرہ نگار محمد قمرالحسن بستوی مصباحی ''اندھیرے سے اجالے تک''

اس علمی گہرائی، فکری بصیرت اور زبان و بیان کی مہارت کے ساتھ دین و سنیت کے فروغ و ارتقاء کا جذبہ آپ کے دل و دماغ پر وارفتگی کی حد تک چھایا رہتا ہے۔ ایک جانب آپ نے مثبت اسلوب میں داعیانہ، دردمندانہ اور محققانہ لٹریچر دیا ہے۔۔۔۔ تو دوسری جانب اسلام دشمن تحریروں کے خلاف دفاعی اور تردیدی نگارشات سے دل و دماغ روشن کر دیئے ہیں''۔۵۸

☆

ماہنامہ ''ضیائے حرم'' لاہور

''میرے نزدیک جس کتاب کے سرورق پر حضرت علامہ مولانا عبدالحکیم شرف قادری صاحب مدظلہ العالی کا نام گرامی لکھا ہو وہ کسی تبصرہ و تعارف کی محتاج ہی نہیں۔ کیونکہ کسی کتاب کا ان کی طرف منسوب ہونا ہی اس کتاب کے علمی شاہکار یا اصلاح احوال کے لئے نفع بخش ہونے کی دلیل ہے''۔۵۹

☆

ماہنامہ ''السعید'' ملتان

''علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری کی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ قدرت نے آپ کو بے پناہ صلاحیتوں سے نواز ہے۔ بلاشبہ موصوف علماء سلف کی یادگار اور علم و عمل کا حسین امتزاج ہیں۔ آپ کے تبحر علمی اور وسعت مطالعہ کے اپنے پرائے سب معترف ہیں''۔۶۰

☆

۵۸۔ مبارک حسین مصباحی، مولانا: ماہنامہ اشرفیہ مبارکپور شمارہ مئی ۱۹۹۶ء، تبصرہ ''سنی عقائد اہل السنۃ''

۵۹۔ اقبال شاہ، سید: ماہنامہ ضیائے حرم، لاہور نومبر ۱۹۹۷ء، تبصرہ ''نور نور چہرے''

۶۰۔ محمد فاروق خان سعیدی، حافظ: ماہنامہ السعید، ملتان شمارہ جنوری ۱۹۹۸ء، تبصرہ ''نور نور چہرے'' مصنف علامہ شرف قادری

ہفت روزہ "الہام" بہاولپور

"محمد عبدالحکیم شرف قادری بڑے محتاط صاحب قلم ہیں۔ تحقیق و تاریخ پر ان کی گہری نظر ہے۔ باقی دیگر تصانیف میں بھی یہ پہلو ہمیشہ پیش نظر رہا ہے۔ اور "شیشے کے گھر" میں بھی انہوں نے یہی طریق استعمال کیا' جو لوگ شیشے کے گھر میں بیٹھ کر دوسروں پر سنگ زنی کرتے ہیں' انہیں پہلے اپنے گھر کا جائزہ لینا چاہیے"۔ [61]

☆

ماہنامہ "احوال و آثار" لاہور

علامہ عبدالحکیم شرف قادری اہل علم و تحقیق میں اپنے منفرد قلم کی بدولت اپنی الگ شناخت رکھتے ہیں"۔ [62]

۶۱۔ شمارہ ۷ جون ۱۹۸۶ء (جمعہ میگزین) تبصرہ "شیشے کے گھر"۔
۶۲۔ شمارہ اکتوبر ۱۹۹۷ء تبصرہ "نور نور چہرے" مصنف علامہ شرف قادری

کتابیات

کتب:

۱۔ عبدالنبی کوکب' قاضی: حیات سالک' مطبوعہ لاہور دسمبر ۱۹۷۱ء

۲۔ اقبال احمد فاروقی' علامہ: تذکرہ علمائے اہل سنت و جماعت' مطبوعہ لاہور ۱۹۷۵ء

۳۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری' علامہ: تذکرہ اکابر اہل سنت پاکستان' مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء

۴۔ محمد منشا تابش قصوری' علامہ: تحریک نظام مصطفی اور جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور' مطبوعہ لاہور ۱۹۷۸ء

۵۔ محمد صدیق ہزاروی' علامہ: تعارف علمائے اہل سنت' مطبوعہ لاہور ۱۹۷۹ء

۶۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری' علامہ: برکات آل رسول' مطبوعہ لاہور ۱۹۸۰ء

۷۔ شرافت نوشاہی' سید: شریف التواریخ جلد ۱۲ مطبوعہ لاہور اکتوبر ۱۹۸۳ء

۸۔ محمد عبدالرحمن الحسنی: فیوضات باردیہ' مطبوعہ فتح پور ضلع لیہ ۱۹۸۵ء

۹۔ محمد منشا تابش قصوری' علامہ: اشعۃ اللمعات کے جلیل القدر مترجم' مشمولہ اشعۃ اللمعات مترجم جلد چہارم مطبوعہ لاہور ۱۹۸۹ء

۱۰۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری علامہ: اسلامی عقائد' مطبوعہ لاہور جنوری ۱۹۹۰ء

۱۱۔ شاہ محمود احمد قادری' مولانا: تذکرہ علمائے اہل سنت ہند' مطبوعہ فیصل آباد ۱۹۹۲ء

۱۲۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری' مولانا: زندہ جاوید خوشبوئیں' مطبوعہ لاہور ۱۹۹۳ء

۱۳۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری' مولانا: مقالات سیرت طیبہ' مطبوعہ لاہور ستمبر ۱۹۹۳ء

۱۴۔ محبوب احمد چشتی' مولانا: علمائے اہل سنت کی قلمی خدمات محررہ ۱۹۹۳ء (قلمی)

۱۵۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری' علامہ: تقدیس الوہیت اور امام احمد رضا' مطبوعہ کراچی ۱۹۹۴ء

کراچی ۱۹۹۴ء

۱۶- محمد مسعود احمد' پروفیسر ڈاکٹر: تقدیم زندہ جاوید خوشبوئیں (قلمی) محررہ ۸ جون ۱۹۹۴ء

۱۷- محمد عبدالحکیم شرف قادری' علامہ: البریلویہ کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ' مطبوعہ لاہور جنوری ۱۹۹۵ء

۱۸- محمد عبدالحکیم شرف قادری' علامہ: شہریار علم' مطبوعہ لاہور ۱۹۹۶ء

۱۹- علی احمد سندیلوی' مفتی: تبصرہ من عقائد اہل السنۃ (قلمی) محررہ ۲ شوال ۱۴۱۶ھ / مارچ ۱۹۹۶ء

۲۰- عابد حسین شاہ' پیرزادہ: اشاریہ ضیائے حرم' مطبوعہ چکوال ۱۹۹۷ء

۲۱- عبدالحلیم نقشبندی' حافظ: جمال حرمین شریفین' مطبوعہ چکوال ۱۹۹۷ء

۲۲- محمد عبدالحکیم شرف قادری' علامہ: نور نور چہرے' مطبوعہ لاہور ۱۹۹۷ء

۲۳- سید شبیر احمد ہاشمی' علامہ: تبصرہ من عقائد اہل السنۃ (قلمی)

۲۴- محمد صدیق ہزاروی' علامہ: تبصرہ من عقائد اہل السنہ (قلمی)

۲۵- سید خورشید احمد گیلانی' صاحبزادہ: حرفے چند "زندہ جاوید خوشبوئیں (قلمی)

۲۶- محمد صدیق ہزاروی' علامہ: تبصرہ زندہ جاوید خوشبوئیں (قلمی)

۲۷- عبدالرحمن بخاری' سید: تقریظ تحصیل التعرف فی معرفۃ الفقہ والتصوف (قلمی)

۲۸- عمران حسین' چوہدری: اجالوں کا نقیب' مطبوعہ لاہور' مئی ۱۹۹۸ء

۲۹- قلمی یادداشتیں مملوکہ علامہ شرف قادری صاحب (۳۰ ڈائریاں)

رسائل: روزنامے:

۱- روزنامہ وفاق' لاہور ۷ جولائی ۱۹۷۷ء

۲- روز نامہ نوائے وقت' لاہور ۱۷ ستمبر ۱۹۹۳ء

ہفت روزہ:

۳- ہفت روزہ الہام' بہاولپور ۷ جون ۱۹۸۶ء

ماہنامے:

۴- ماہنامہ ترجمان اہلسنت' کراچی فروری ۱۹۷۲ء

۵- ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور جولائی ۱۹۷۲ء

۶- ماہنامہ ضیائے حرم لاہور ستمبر ۱۹۷۲ء

۷- ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور دسمبر ۱۹۷۲ء

۸- ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور مارچ ۱۹۷۳ء

۹- ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور اپریل ۱۹۷۳ء

۱۰- ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور جولائی ۱۹۷۳ء

۱۱- ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور اکتوبر ۱۹۷۳ء

۱۲- ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور نومبر ۱۹۷۳ء

۱۳- ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور جنوری ۱۹۷۴ء

۱۴- ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور' اگست ۱۹۷۴ء

۱۵- ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور' اکتوبر ۱۹۷۴ء

۱۶- ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور دسمبر ۱۹۷۴ء

۱۷- ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور اپریل ۱۹۷۵ء

۱۸- ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور اگست ۱۹۷۶ء

۱۹- ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور دسمبر ۱۹۸۰ء

۲۰- ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور مارچ ۱۹۸۱ء

۲۱- ماہنامہ نور اسلام' شرقپور مارچ ۱۹۸۱ء

۲۲- ماہنامہ اشرفیہ' مبارکپور مارچ ۱۹۸۱ء

۲۳- ماہنامہ عرفات' لاہور مئی ۱۹۸۳ء

۲۴- ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور جولائی ۱۹۸۳ء

۲۵- ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور اگست ۱۹۸۳ء

۲۶- ماہنامہ المعین' ساہیوال اکتوبر ۱۹۸۳ء

۲۷- ماہنامہ الجامعہ' محمدی شریف جھنگ مارچ ۱۹۸۵ء

۲۸- ماہنامہ فیض الرسول' براؤں شریف مئی ۱۹۸۵ء

۲۹- ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور اکتوبر ۱۹۸۵ء

۳۰- ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور دسمبر ۱۹۸۵ء

۳۱- ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور جولائی ۱۹۸۶ء

۳۲- ماہنامہ استقامت' کانپور اگست ۱۹۸۶ء

۳۳- ماہنامہ جام عرفان' ہری پور ہزارہ اکتوبر ۱۹۸۶ء

۳۴- ماہنامہ رموز' انگلینڈ اپریل ۱۹۸۷ء

۳۵- ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور مئی ۱۹۸۷ء

۳۶- ماہنامہ فیض الرسول' براؤں شریف نومبر ۱۹۸۷ء

۳۷- ماہنامہ فیض الرسول' براؤں شریف جنوری ۱۹۸۷ء

۳۸- ماہنامہ فیض الرسول' براؤں شریف جنوری ۱۹۸۸ء

۳۹- ماہنامہ فیض الرسول' براؤں شریف ... ۱۹۸۸ء

۴۰- ماہنامہ نور الحبیب' ساہیوال مارچ ۱۹۸۸ء

۴۱- ماہنامہ اشرفیہ' مبارکپور مارچ ۱۹۸۸ء

۴۲- ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور اپریل ۱۹۸۸ء

۴۳- ماہنامہ حجاز جدید' دہلی ستمبر ۱۹۸۸ء

۴۴- ماہنامہ قاری' دہلی جنوری ۱۹۸۹ء

۴۵- ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور جنوری ۱۹۸۹ء

۴۶- ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور فروری ۱۹۸۹ء

۴۷- ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور مئی ۱۹۸۹ء

۴۸- ماہنامہ ضیائے قرآن گوجرانوالہ جون ۱۹۸۹ء

۴۹- ماہنامہ نور الحبیب' ساہیوال جون ۱۹۸۹ء

۵۰- ماہنامہ نور الحبیب' ساہیوال جولائی ۱۹۸۹ء

۵۱- ماہنامہ فیض الرسول' براؤں شریف ستمبر ۱۹۸۹ء

۵۲- ماہنامہ حجاز جدید' دہلی ستمبر ۱۹۸۹ء

۵۳- ماہنامہ حجاز جدید' دہلی اکتوبر ۱۹۸۹ء

۵۴- ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور اکتوبر ۱۹۸۹ء

۵۵- ماہنامہ فیض الرسول' براؤں شریف اکتوبر ۱۹۸۹ء
۵۶- ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور نومبر ۱۹۸۹ء
۵۷- ماہنامہ فیض الرسول' براؤں شریف نومبر ۱۹۸۹ء
۵۸- ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور دسمبر ۱۹۸۹ء
۵۹- ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور مئی ۱۹۹۰ء
۶۰- ماہنامہ اشرفیہ' مبارکپور جون ۱۹۹۰ء
۶۱- ماہنامہ فیض الرسول' براؤں شریف اگست ۱۹۹۰ء
۶۲- ماہنامہ فیض الرسول براؤں شریف ستمبر ۱۹۹۰ء
۶۳- ماہنامہ فیض الرسول' براؤں شریف نومبر ۱۹۹۰ء
۶۴- ماہنامہ اشرفیہ' مبارکپور نومبر ۱۹۹۰ء
۶۵- ماہنامہ فیض الرسول' براؤں شریف دسمبر ۱۹۹۰ء
۶۶- ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور جنوری ۱۹۹۱ء
۶۷- ماہنامہ عرفات' لاہور جنوری ۱۹۹۱ء
۶۸- ماہنامہ زم زم' بہاولپور جنوری ۱۹۹۱ء
۶۹- ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور فروری ۱۹۹۱ء
۷۰- ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور مارچ ۱۹۹۱ء
۷۱- ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور اپریل ۱۹۹۱ء
۷۲- ماہنامہ ضیائے قرآن گوجرانوالہ اپریل ۱۹۹۱ء
۷۳- ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور مئی ۱۹۹۱ء
۷۴- ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور جون ۱۹۹۱ء
۷۵- ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور جولائی ۱۹۹۱ء
۷۶- ماہنامہ اشرفیہ' مبارکپور جولائی ۱۹۹۱ء
۷۷- ماہنامہ فیض الرسول براؤں شریف جولائی ۱۹۹۱ء
۷۸- ماہنامہ نور الحبیب' ساہیوال اگست ۱۹۹۱ء
۷۹- ماہنامہ انوار الفرید' ساہیوال اگست ۱۹۹۱ء
۸۰- ماہنامہ نور اسلام' شرقپور اگست ۱۹۹۱ء
۸۱- ماہنامہ نور اسلام' شرقپور اگست ۱۹۹۱ء
۸۲- ماہنامہ دلیل راہ' لاہور اگست ۱۹۹۱ء
۸۳- ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور اگست ۱۹۹۱ء
۸۴- ماہنامہ فیض الرسول' براؤں شریف اگست ۱۹۹۱ء
۸۵- ماہنامہ طیبہ' سیالکوٹ اگست ۱۹۹۱ء
۸۶- ماہنامہ دلیل راہ' لاہور ستمبر ۱۹۹۱ء
۸۷- ماہنامہ اشرفیہ' مبارکپور ستمبر ۱۹۹۱ء
۸۸- ماہنامہ سنی دنیا' بریلی شریف ستمبر ۱۹۹۱ء
۸۹- ماہنامہ سنی دنیا' بریلی شریف اکتوبر ۱۹۹۱ء
۹۰- ماہنامہ دلیل راہ' لاہور اکتوبر ۱۹۹۱ء
۹۱- ماہنامہ اشرفیہ' مبارکپور اکتوبر ۱۹۹۱ء
۹۲- ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور اکتوبر ۱۹۹۱ء
۹۳- ماہنامہ اشرفیہ' مبارکپور نومبر ۱۹۹۱ء
۹۴- ماہنامہ سنی دنیا' بریلی شریف نومبر ۱۹۹۱ء
۹۵- ماہنامہ سنی دنیا' بریلی شریف دسمبر ۱۹۹۱ء
۹۶- ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور دسمبر ۱۹۹۱ء
۹۷- ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور جنوری ۱۹۹۱ء
۹۸- ماہنامہ ضیائے کرم' سرگودھا جنوری ۱۹۹۲ء
۹۹- ماہنامہ حجاز جدید' دہلی جنوری ۱۹۹۲ء
۱۰۰- ماہنامہ ضیائے کرم' سرگودھا فروری ۱۹۹۲ء
۱۰۱- ماہنامہ ضیائے کرم' سرگودھا فروری ۱۹۹۲ء
۱۰۲- ماہنامہ ضیائے قرآن گوجرانوالہ فروری ۱۹۹۲ء
۱۰۳- ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور مئی ۱۹۹۲ء
۱۰۴- ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور اپریل ۱۹۹۲ء
۱۰۵- ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور مئی ۱۹۹۲ء
۱۰۶- ماہنامہ سنی دنیا' بریلی شریف مئی ۱۹۹۲ء
۱۰۷- ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور جون ۱۹۹۲ء
۱۰۸- ماہنامہ حجاز جدید' دہلی جون ۱۹۹۲ء
۱۰۹- ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور جولائی ۱۹۹۲ء
۱۱۰- ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور نومبر ۱۹۹۲ء

۱۱۱ـ ماہنامہ دلیل راہ' لاہور نومبر ۱۹۹۲ء
۱۱۲ـ ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور دسمبر ۱۹۹۲ء
۱۱۳ـ ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور جنوری ۱۹۹۳ء
۱۱۴ـ ماہنامہ سنی دنیا' بریلی شریف جنوری ۱۹۹۳ء
۱۱۵ـ ماہنامہ ترجمان لاثانی' نارووال جنوری ۱۹۹۳ء
۱۱۶ـ ماہنامہ نوائے انجمن' لاہور مارچ ۱۹۹۳ء
۱۱۷ـ ماہنامہ نوائے انجمن' لاہور اپریل ۱۹۹۳ء
۱۱۸ـ ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور مئی ۱۹۹۳ء
۱۱۹ـ ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور جون ۱۹۹۳ء
۱۲۰ـ ماہنامہ سیدھا راستہ' لاہور جولائی ۱۹۹۳ء
۱۲۱ـ ماہنامہ سیدھا راستہ' لاہور اگست ۱۹۹۳ء
۱۲۲ـ ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور اکتوبر ۱۹۹۳ء
۱۲۳ـ ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور نومبر ۱۹۹۳ء
۱۲۴ـ ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور دسمبر ۱۹۹۳ء
۱۲۵ـ ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور جنوری ۱۹۹۴ء
۱۲۶ـ ماہنامہ نور الحبیب' ساہیوال فروری ۱۹۹۴ء
۱۲۷ـ ماہنامہ آستانہ' کراچی مارچ ۱۹۹۴ء
۱۲۸ـ ماہنامہ فیض الرسول' براؤں شریف مئی ۱۹۹۴ء
۱۲۹ـ ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور اکتوبر ۱۹۹۴ء
۱۳۰ـ ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور نومبر ۱۹۹۴ء
۱۳۱ـ ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور دسمبر ۱۹۹۴ء
۱۳۲ـ ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور فروری ۱۹۹۵ء
۱۳۳ـ ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور مارچ ۱۹۹۵ء
۱۳۴ـ ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور اپریل ۱۹۹۵ء
۱۳۵ـ ماہنامہ دعوت تنظیم الاسلام' گوجرانوالہ
جون ۱۹۹۶ء
۱۳۶ـ ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور جولائی ۱۹۹۵ء
۱۳۷ـ ماہنامہ سوئے حجاز' لاہور جولائی ۱۹۹۵ء
۱۳۸ـ ماہنامہ دعوت تنظیم الاسلام' گوجرانوالہ
جولائی ۱۹۹۵ء
۱۳۹ـ ماہنامہ ساتھی' مظفر آباد اگست ۱۹۹۵ء
۱۴۰ـ ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور اگست ۱۹۹۵ء
۱۴۱ـ ماہنامہ سیدھا راستہ' لاہور اگست ۱۹۹۵ء
۱۴۲ـ ماہنامہ سیدھا راستہ' لاہور ستمبر ۱۹۹۵ء
۱۴۳ـ ماہنامہ نور اسلام' شرقپور ستمبر ۱۹۹۵ء
۱۴۴ـ ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور اکتوبر ۱۹۹۵ء
۱۴۵ـ ماہنامہ سیدھا راستہ' لاہور اکتوبر ۱۹۹۵ء
۱۴۶ـ ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور نومبر ۱۹۹۵ء
۱۴۷ـ ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور فروری ۱۹۹۶ء
۱۴۸ـ ماہنامہ اخبار جمعیت' لاہور مارچ ۱۹۹۶ء
۱۴۹ـ ماہنامہ اخبار جمعیت' لاہور اپریل ۱۹۹۶ء
۱۵۰ـ ماہنامہ اشرفیہ' مبارکپور مئی ۱۹۹۶ء
۱۵۱ـ ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور مئی ۱۹۹۶ء
۱۵۲ـ ماہنامہ استقامت' مبارکپور جولائی ۱۹۹۶ء
۱۵۳ـ ماہنامہ جام عرفاں' علی پور ستمبر ۱۹۹۶ء
۱۵۴ـ ماہنامہ جام عرفاں' علی پور اکتوبر ۱۹۹۶ء
۱۵۵ـ ماہنامہ استقلال' لاہور اکتوبر ۱۹۹۶ء
۱۵۶ـ ماہنامہ انوار لاثانی' سیالکوٹ اکتوبر ۱۹۹۶ء
۱۵۷ـ ماہنامہ سنی دنیا' بریلی شریف جنوری ۱۹۹۷ء
۱۵۸ـ ماہنامہ سنی دنیا' بریلی شریف فروری ۱۹۹۷ء
۱۵۹ـ ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور فروری ۱۹۹۷ء
۱۶۰ـ ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور مارچ ۱۹۹۷ء
۱۶۱ـ ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور اپریل ۱۹۹۷ء
۱۶۲ـ ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور مئی ۱۹۹۷ء
۱۶۳ـ ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور جون ۱۹۹۷ء
۱۶۴ـ ماہنامہ دلیل راہ' لاہور جولائی ۱۹۹۷ء

۱۶۵- ماہنامہ دلیل راہ' لاہور اگست ۱۹۹۷ء
۱۶۶- ماہنامہ اخبار اہل سنت' لاہور جولائی ۱۹۹۷ء
۱۶۷- ماہنامہ اخبار اہلسنت' لاہور اگست ۱۹۹۷ء
۱۶۸- ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور اگست ۱۹۹۷ء
۱۶۹- ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور نومبر ۱۹۹۷ء
۱۷۰- ماہنامہ ضیائے حرم' لاہور جنوری ۱۹۹۸ء
۱۷۱- ماہنامہ سوئے حجاز' لاہور جنوری ۱۹۹۸ء
۱۷۲- ماہنامہ السعید' ملتان جنوری ۱۹۹۸ء
۱۷۳- ماہنامہ مدارس ٹائمز' لاہور فروری ۱۹۹۸ء
۱۷۴- ماہنامہ سوئے حجاز' لاہور فروری ۱۹۹۸ء
۱۷۵- ماہنامہ سوئے حجاز' لاہور اپریل ۱۹۹۸ء
۱۷۶- ماہنامہ سوئے حجاز' لاہور مئی ۱۹۹۸ء
۱۷۷- ماہنامہ نور الحبیب' ساہیوال مئی ۱۹۹۸ء

سہ ماہی رسائل:

۱۷۸- سہ ماہی منہاج' لاہور اپریل ۱۹۸۳ء
۱۷۹- سہ ماہی لوح و قلم' لاہور جولائی ۱۹۹۲ء
۱۸۰- سہ ماہی لوح و قلم' لاہور مارچ ۱۹۹۳ء

سالنامے:

۱۸۱- مجلہ معارف رضا' کراچی ستمبر ۱۹۹۱ء

مکاتیب:

۱- بنام علامہ محمد منشا تابش قصوری از علامہ ارشد القادری' دہلی محررہ ۱۳ فروری ۱۹۷۹ء

۲- بنام علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری از پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد' کراچی' محررہ ۱۳ فروری ۱۹۸۵ء

۳- بنام علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری از ارادؤ سلطان الجاہد' اوکاڑہ محررہ ۹ فروری ۱۹۸۶ء

۴- بنام محمد عبدالحکیم شرف قادری از مولانا مفتی محمد عبدالمنان اعظمی' پوسٹ گھوسی انڈیا' محررہ ۷ ۱۹۸۷ء

۵- بنام علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری از مفتی تقدس علی خاں' پیر جو گوٹھ ۱۵ ر جنوری ۱۹۸۸ء

۶- بنام علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری از علامہ محمد احمد مصباحی' اعظم گڑھ ۲۱ اکتوبر ۱۹۸۸ء

۷- بنام علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری از علامہ شریف الحق امجدی' مبارکپور ۱۹ جنوری ۱۹۹۰ء

۸- بنام علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری از مولانا محمد وارث جمال قادری' بمبئی' محررہ ۷ فروری ۱۹۹۰ء

۹- بنام علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری از علامہ محمد احمد مصباحی' اعظم گڑھ ۱۵ فروری ۱۹۹۰ء

۱۰- بنام علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری از محمد انور علی رضوی' بریلی شریف ۹ نومبر ۱۹۹۱ء

۱۱- بنام علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری از علامہ بدر القادری' ہالینڈ ۲۷ اپریل ۱۹۹۲ء

۱۲- بنام علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری از محمد نظام الدین الرضوی' مبارکپور ۹ فروری ۱۹۹۳ء

۱۳- بنام علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری از ڈاکٹر مختار الدین احمد' علی گڑھ محررہ ۳ مارچ ۱۹۹۳ء

۱۴- بنام علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری از ڈاکٹر مختار الدین احمد' علی محررہ گڑھ ۲ فروری ۱۹۹۳ء

۱۵- بنام علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری از علامہ محمد عبدالمبین نعمانی قادری' چریا کوٹ محررہ یکم جون ۱۹۹۵ء

۱۶- بنام علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری از علامہ محمد احمد مصباحی' اعظم گڑھ محررہ ۴ جون ۱۹۹۵ء

۱۷- بنام علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری از علامہ ارشد القادری' دہلی محررہ ۲

جولائی ۱۹۹۵ء

۱۸- بنام علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری از علامہ جلال الدین امجدی، مبارکپور محررہ ۳، جولائی ۱۹۹۵ء

۱۹- بنام علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری از محمد سعید نوری، بمبئی، محررہ ۹ جولائی ۱۹۹۵ء

۲۰- بنام علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری از ڈاکٹر مختار الدین احمد علی گڑھ، محررہ ۲۱ جولائی ۱۹۹۶ء

۲۱- بنام علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری از علامہ عطا محمد چشتی گولڑوی، خوشاب محررہ ۲۸ مارچ ۱۹۹۶ء

۲۲- بنام شیخ محمد عارف، مدینہ منورہ از علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری، لاہور محررہ ۲۲ مارچ ۱۹۹۶ء

۲۳- بنام علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری از علامہ شبیر احمد ہاشمی، لاہور محررہ ۲۶ جون ۱۹۹۶ء

۲۴- بنام علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری از ابن الحسنات شاہ، بھیرہ شریف محررہ ۲۶ جون ۱۹۹۶ء

۲۵- بنام علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری از مولانا محمد جان نعیمی، کراچی محررہ ۱۵ نومبر ۱۹۹۶ء

۲۶- بنام ملک محمد سعید مجاہد آبادی از پروفیسر فیاض احمد کاوش، میرپور محررہ ۸ دسمبر ۱۹۹۷ء

بعض مكاتيب علماء العرب

١-رسالة أرسلها الشيخ حسام قراقيره حفظه الله تعالىٰ ورعاه رئيس جمعية المشاريع الخيرية بمناسبة ذكرى المولد النبوى الشريف

٢-ثلاث مكتوبات أمر برقمها معالي الدكتور رزق مرسى ابوالعباس على أطال الله تعالىٰ بقائه، الاستاذ المساعد بكلية الدراسات الاسلامية العربية (بنين) قاهرة، حين أهدى مصنفاته إلى الشرف القادرى

٣-مكتوب العلامة المحدث محمد بن عبدالله العبيد الرشيد حفظه الله تعالى (الرياض)

بسم الله الرحمن الرحيم

جمعية المشاريع الخيرية الإسلامية
أسست سنة ١٣٤٩ هـ - ١٩٣٠ م
علم وخبر ٩٩٥

الحمد لله مكون الأكوان الموجود أزلاً وأبداً بلا مكان المنزه عن الشبيه والمثيل والولد والزوجة و الشريك ، الملك القدوس المنزه عن القعود والجلوس ، ليس كمثله شيء وهو السميع البصير . و الصلاة و السلام على سيدنا محمدٍ النبي الأمي وعلى ءاله و صحبه الطيبين الطاهرين .

جناب الشيخ ..العلامة محمد عبدالحكيم شرف القادري حفظه الله.

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته.

تطل علينا مناسبة عظيمة ألا وهي ذكرى المولد النبوي الشريف، هذه الذكرى التي تعبق بالروائح الزكية والنسائم العطرة فتعطّر الآفاق بطيب الحبيب الأعظم سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم وتكثر الاحتفالات فتعمّ أرجاء المعمورة حيث يحلو للمداح أن ينشدوا أحلى الأناشيد، كيف لا فبلسم المكروب هو حبُّ خير البرية الحبيب المصطفى صلوات الله وسلامه عليه.

لذا، واحتفاءً بهذه المناسبة العظيمة المباركة يسرني أن أتوجه إليكم بأسمى التهاني وأخلص المشاعر سائلين الله العلي القدير أن يعيده علينا وعليكم وعلى كافة الأمة الإسلامية بالخير واليمن والبركة تجتمع الكلمة ويتوحد الصف وينتصر الحق على الباطل.

سدد الله خطاكم ووفقكم لما يحبه ويرضاه، ورزقكم سؤلكم من الخير.
والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته.

رئيس الجمعية
الشيخ حسام قراقيرة

بيروت في ١٣ [illegible] ١٤١٩ هـ
الموافق في ٧/١٠/ ١٩٩٨ م

هاتف: ٩٣١٥٠٠ - ٩٣١٥٠١ / فاكس: ٦٤٦٧١٤ / ص.ب. ٥٢٨٣-١٤ بيروت - لبنان.

بسم الله الرحمن الرحيم

إهداء

إلى صاحب الفضيلة أحد علماء المسلمين في باكستان

إلى الصداقة المخلصة التي لم أر شخصها وإنما رأيت فكرها ،

لم أسمع حديثه وإنما سمعت جريان أسلوبه في الكتابة كأنه السحر

إلى صاحب الأسلوب الأخاذ

إلى من تفضل باهدائي أولا بعض فكره لعلي أستطيع أن أنال عنده ما أصبو إليه من تقدير

إلى العالم المفضال الشيخ محمد عبدالحكيم شرف القادري

أهدي نسخة من كتابي هذا نصوص أدبية تذوق واحساس

راجيا أن تنزل منه منزل القبول

أخوكم

٢٢ صفر ١٤١٩ هـ	د: رزق مرسي أبو العباس علي
١٧ يونيو ١٩٩٨ م	أستاذ مساعد بقسم اللغة العربية
	وآدابها
	كلية الدراسات الإسلامية (بنين)
	القاهرة

بسم الله الرحمن الرحيم

إلى الشيخ محمد عبدالحكيم شرف القادرى أحد علماء المسلمين الأفاضل في باكستان أهدى نسخة من دراستى المتواضعة والتى هى تحت اسم" مدخل إلى دراسة الأدب الجاهلي" ، لقد اهتممت بهذه الصفحة الأدبية حيث رأيتها أنفع الصفحات الأدبية على الاطلاق طول العصور التى مرت بأدبنا العربى ، ولم لا وقد نزل القرآن يتحدى أهل هذا العصر ، ولوأن خالقنا رأى أن عصرا من عصور أدبنا العربى سوف يبلغ مرتبة مثل العصر الجاهلى لتحدى ، وإن كان تحدى القرآن للإنس والجن جميعا على مر العصور – وأرجو أن تكون دراستى هذه محل إعجاب ، وأسمع رأى قارئها فى القريب العاجل إن شاء الله تعالىٰ ، وأنا فى حاجة إلى أن استمع إلى صوت الشيخ محمد عبدالحكيم شرف القادرى عن طريق قراء ة بعض مؤلفاته ، والله أسأل أن يعيننا جميعا على خدمة العلم والدين

المؤلف

٢٢ صفر ١٤١٩هـ	دكتور رزق مرسى ابو العباس
١٧ يونيو ١٩٩٨م	الاستاذ المساعد بكلية الدراسات
	الإسلامية العربية (بنين)
	قاهرة

بسم الله الرحمن الرحيم

إلى واحد من علماء المسلمين فى باكستان شقيقة الإسلام والتى نطمع أن تكون عوناله إن شاء الله وهذاأمر لايستغرب فالإسلام رحم بين أهلهٔ وهو رأيتها التى تلتف حولها و تستظل بسمته العظمى ، وهى قولنا لا اله إلا الله محمد رسول الله –

إلى أحد علماء المسلمين وهو الشيخ محمد عبد الحكيم شرف القادرى والذى نطمع فى أن يحظى أسلوبنا ولو ببعض التقدير فى نفسه رأيت أن أهدى إليه دراستى المتواضعة حول إثنى عشرنصا أدبيا رائعا ، نصفها على الذروة من التعبير ، والنصف الأخر له من اللطافة والظرف ما يشدنا إلى قرائته والله أسأل أن يجعل دراستى هذه محل تقدير من كل من يقرأها لا زلت أطمع فى سائر مؤ لفات الشيخ محمد عبدالحكيم شرف القادرى

المؤلف

٢٢ صفر ١٤١٩هـ	دكتور/رزق مرسى ابو العباس على
١٧ يونيو ١٩٩٨م	الاستاذ المساعد بكلية الدراسات
	لإسلامية والعربية (بنين)
	القاهرة

بسم الله الرحمن الرحيم

محمد بن عبدالله العبد الرشيد

إلى العلامة المحدث فضيلة الشيخ محمد عبدالحكيم شرف الحنفى القادرى النقشبندى – حفظه الله تعالىٰ ورعاه

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته وبعد

فارجو من الله عز وجل ان تصلكم رسالتى هذه وانتم على احسنِ حال ، سمعت عنكم كثيرا فاحببتكم قبل رؤيتكم فلهذا أتشرف بان أطلب منكم الإجازة ليكون لى شرف الإتصال بالنبى الأكرم صلى الله عليه وسلم عن طريقكم و بسندكم بارك الله فيكم وجعلنا وإياكم من المتمسكين بشرعه الكريم المهتدين بهدى سيد الأنبياء والمرسلين وجنّبنا وإياكم جميع البدع ما ظهر منها وما بطن والله يرعاكم

محبكم وطالب الإجازة والدعاء

محمد بن عبدالله الرشيد

ص ب ٢٤١٨٧ الرياض ١١٤٥١ هاتف ٤١١٨١٢ ( )

مکتبہ قادریہ لاہور کی مطبوعات

غیر درسی کتب		درسی کتب	
آداب شب عروسی	9/=	انتخاب	36/=
اسلامی عقائد	75/=	بدائع منظوم	18/=
اسلامی نظام جامع عبادت و سیاست	18/=	پند نامہ	18/=
امام احمد رضا اپنوں اور غیروں کی نظر میں	9/=	تحفہ نصائح	30/=
بانی ہندوستان	120/=	جواہر المنطق	30/=
بساتین الغفران (عربی)	250/=	صرف بہائی	33/=
تاریخ تاولیاں	21/=	علم التجوید	18/=
خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس	72/=	عقائد و مسائل (اردو ترجمہ)	33/=
زندہ جاوید خوشبوئیں	66/=	فارسی قاعدہ	9/=
العلامہ فضل حق خیر آبادی (عربی)	200/=	قانونچہ کھیوالی	24/=
عمامہ سنت مصطفی ﷺ	15/=	کریما سعدی	6/=
کشور تدریس کے تاجدار	18/=	المقدمۃ الجزریہ	12/=
گستاخ رسول کی شرعی حیثیت	72/=	المرقاۃ	39/=
اقامۃ القیامۃ (عربی)	33/=	میزان الصرف	15/=
مقالات سیرت طیبہ	90/=	نام حق	9/=
من عقائد اہل السنۃ (عربی)	210/=	نحو میر	36/=
نور نور چہرے	110/=	نور الایضاح (مجلد)	135/=
یاد اعلیٰ حضرت	21/=	نور الایضاح (عام)	105/=